گیارہویں شریف مبارک ہو

ربیعُ الآخر ۱۴۴۱ھ
دسمبر 2019ء

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

رنگین شمارہ

اللہ

"بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے کی عادت بدنگاہی میں ڈال سکتی ہے۔"

فریاد

تربیتِ مصطفٰے کے نتائج

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

معاشرے کے افراد کے ظاہر و باطن کو بُری خصلتوں سے پاک کرکے اچّھے اوصاف سے مزیّن کرنا اور انہیں معاشرے کا ایک باکردار فرد بنانا بہت بڑا کام اور انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کا طریقہ ہے۔ تربیت کرنے والے کو حُسنِ اَخلاق کا پیکر، خیر خواہی کا جذبہ رکھنے والا، عَفْو و دَرگزر سے کام لینے والا، عاجزی اختیار کرنے والا، ہشّاش بشّاش رہنے والا، حسبِ موقع مسکرانے والا، نفاست پسند اور خوفِ خدا رکھنے والا ہونا چاہئے۔ اگر ہم لوگوں کو سچّا مسلمان بنانا، دنیا و آخرت میں انہیں کامیاب و کامران دیکھنا اور خود بھی سُرخ رُو (کامیاب) ہونا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں ان کی اچّھے انداز سے تربیت کرنی ہوگی۔ اچّھی تربیت میں جن اُمور کا لحاظ رکھا جاتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ سامنے والے کی طبیعت اور مزاج کا خیال رکھا جائے اور بڑی حکمتِ عملی اور عقل مندی کے ساتھ تربیت کی جائے، سامنے والے کی نفسیات سمجھنے کو تربیت کے سلسلے میں بڑی اہمیت حاصل ہے، اس حوالے سے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اندازِ تربیت بہترین نمونہ ہے اور یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ہے کہ کسی نبی کو جو عقل عطا کی جاتی ہے وہ اوروں سے بہت زیادہ ہوتی ہے، کسی بڑے سے بڑے عقل مند کی عقل ان کی عقل کے لاکھویں حصے تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔ آیئے! رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تربیت کا ایک واقعہ ملاحظہ کرتے ہیں:

جھوٹ سے بچنے کی برکت: ایک مرتبہ ایک شخص نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میں آپ پر ایمان لانا چاہتا ہوں مگر مجھے شراب نوشی، بدکاری، چوری اور جھوٹ سے محبّت ہے۔ لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں، مجھ میں ان سب چیزوں کو چھوڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ اگر آپ مجھے ان میں سے کسی ایک سے منع فرمادیں تو میں اسلام قبول کرلوں گا۔ نبیِّ مُکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم جھوٹ بولنا چھوڑ دو! اس نے یہ بات قبول کرلی اور مسلمان ہو گیا۔ دربارِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جانے کے بعد جب اسے لوگوں نے شراب پیش کی تو اس نے کہا: میں شراب پیوں اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھ سے شراب پینے کے متعلق پوچھ لیں تو اگر میں جھوٹ بولوں گا تو حضور علیہ السّلام سے کئے ہوئے وعدے کو توڑنے والا ہو جاؤں گا اور اگر اقرار کیا تو مجھ پر حد (شرعی سزا) قائم کی جائے گی، لہٰذا اس نے شراب نوشی چھوڑ دی، اسی طرح بدکاری اور چوری کا معاملہ درپیش ہوتے وقت بھی اسے یہی خیال آیا، چنانچہ وہ ان بُرائیوں سے باز رہا۔ جب بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اس کی دوبارہ حاضری ہوئی تو کہنے لگا: آپ نے بہت اچھا کام کیا، آپ نے مجھے جھوٹ بولنے سے روکا تو مجھ پر دیگر گناہوں کے دروازے بھی بند ہوگئے اور یوں اس شخص نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلی۔

(تفسیر کبیر، پ11، التوبۃ، تحت الآیۃ:119، 6/167)

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فراست مرحبا! آپ نے اپنی مبارک عقل کے نور سے پہچان لیا کہ یہ شخص جھوٹ چھوڑنے کے سبب دیگر گناہوں سے بھی بچ جائے گا اسی لئے اسے جھوٹ ترک کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور پھر واقعی وہ تمام گناہوں سے تائب ہو گیا۔

بقیہ صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کے بیانات اور گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

فیضانِ شریعت: امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

فیضانِ علم: امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

ربیع الآخر 1441ھ | جلد: 4

دسمبر 2019ء | شمارہ: 01

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جا کر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:

سادہ: 480 رنگین: 720

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 785 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے

Call: +922111252692 Ext:9229-9231

Only Sms / Whatsapp: +923131139278

Email: mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

Whatsapp: +923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی / مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے

گرافکس ڈیزائننگ: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفےٰ ﷺ:

مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ، 5/458، حدیث: 6383)

حمد

فکر اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وصف کیا خاک لکھے خاک کا پُتلا تیرا

ہر جگہ ذکر ہے اے واحد و یکتا تیرا
کون سی بزم میں روشن نہیں اِکّا[1] تیرا

خیرہ کرتا ہے نگاہوں کو اُجالا تیرا
کیجئے کون سی آنکھوں سے نظارہ تیرا

ہیں ترے نام سے آبادی و صحرا آباد
شہر میں ذکر ترا دشت میں چرچا تیرا

بے نوا مُفلس و محتاج و گدا کون کہ میں
صاحبِ جُود و کرم وصف ہے کس کا تیرا

اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تُو مرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

اب جماتا ہے حسنؔ اس کی گلی میں بستر
خُوبرُویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

ذوقِ نعت، ص19
از برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

نعت

محمد مصطفےٰ نورِ خدا نامِ خدا تم ہو
شہِ خیرُ الوریٰ شانِ خدا صَلِّ عَلٰی تم ہو

غریبوں دردمندوں کی دوا تم ہو دُعا تم ہو
فقیروں بےنواؤں کی صَدا تم ہو ندا تم ہو

حبیبِ کبریا تم ہو اِمامُ الْاَنْبِیَآء تم ہو
محمد مصطفےٰ تم ہو محمد مجتبیٰ تم ہو

ہمارے ملجا و ماویٰ ہمارا آسرا تم ہو
ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا شہِ ہر دوسرا تم ہو

غریبوں کی مدد بےبس کا بس رُوحی فِدا تم ہو
سہارا بے سہاروں کا ہمارا آسرا تم ہو

حسینوں میں حسیں تم ہو نبیوں میں نبی تم ہو
کہ محبوبِ خدا تم ہو نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء تم ہو

وہ لاثانی ہو تم آقا نہیں ثانی کوئی جس کا
اگر ہے دوسرا کوئی تو اپنا دوسرا تم ہو

ریاضِ پاک، ص13
از حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

منقبت

طلب کا مُنہ تو کس قابل ہے یاغوث
مگر تیرا کرم کامل ہے یاغوث

دُہائی یا مُحِیُّ الدِّین دُہائی
بلا اسلام پر نازل ہے یاغوث

خُدارا ناخُدا آ دے سہارا
ہوا بگڑی بھنور حائل ہے یاغوث

غیورا[2]! اپنی غیرت کا تَصَدُّق[3]
وُہی کر جو ترے قابل ہے یاغوث

خدارا مرہمِ خاکِ قدم دے
جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یاغوث

تو قُوّت دے میں تنہا کام بِسیار[4]
بدن کمزور دل کاہل ہے یاغوث

رضاؔ کا خاتمہ بالخیر ہوگا
تری رحمت اگر شامل ہے یاغوث

حدائقِ بخشش، ص261
از امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

---

(1) اِکّا: شمعدان جس میں ایک شمع جلائی جاتی ہے۔ (2) غیورا یعنی اے غیرت والے۔ (3) تَصَدُّق یعنی صدقہ۔ (4) بسیار یعنی بہت زیادہ۔

دِلوں کی حالتیں

قسط:01

مفتی محمد قاسم عطاری*

﴿وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَۙ(۸۷) یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَۙ(۸۸) اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍؕ(۸۹)﴾ ترجمہ: اور مجھے اس دن رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے، جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور سلامت دل کے ساتھ حاضر ہوگا۔ (پ19، الشعرآء: 87-89)

ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا ذکر کی گئی ہے کہ اے میرے رب! مجھے قیامت کے اس دن رسوا نہ کرنا جس دن سب لوگوں کو اٹھایا جائے گا، اس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے البتہ جو اللہ تعالٰی کے حضور کفر، شرک اور نفاق سے سلامت دل کے ساتھ حاضر ہوگا تو اسے راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال بھی نفع دے گا اور اولاد بھی۔

یہاں قلبِ سلیم یعنی سلامتی والے دل کی بات کی گئی۔ دل کی دنیا بہت وسیع ہے جس پر علما، اولیا اور صوفیا نے تفصیلی کلام کیا ہے کیونکہ ظاہر و باطن کی اصلاح، معرفت کا حصول، قُربِ الٰہی کی منازل تک رسائی اور تجلیات و انوارِ الٰہی کا مشاہدہ اِسی قلب کے تور و سلامتی پر موقوف ہے۔ کائناتِ دل کی وسعت کے بارے میں حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

دل دریا سمندروں ڈونگھے، کون دِلاں دیاں جانے ھُو
وِچے بیڑے وِچے جھیڑے، وِچے ونجھ مہانے ھُو
چوداں طبق دِلے دے اندر، جتھے عشق تمبو وِچ تانے ھُو
جو دل دا محرم ہووے باہو، سوئی رب پچھانے ھُو

خلاصۂ اشعار: دل دریاؤں اور سمندروں سے بھی زیادہ گہرے ہیں۔ کشتیاں، چپو اور ملاح سب اسی میں ہیں۔ چودہ طبق یعنی تمام کائنات اور تمام جہان دل کے اندر سمائے ہوئے ہیں اور انسانی قلب اللہ کریم کی جلوہ گاہ ہے لیکن ایسے عظیم صلاحیتیں رکھنے والے دل سے رب کو وہی پہچان سکتا ہے جو دلوں کی دنیا کے بھید جانتا ہے یعنی وہ مرشدِ کامل جو ساری منزلیں طے کرچکا ہو۔

دل اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالٰی نے دونوں طرح کے دلوں کا بیان فرمایا ہے، بُرے دلوں کے

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/
* دار الافتاء اہل سنت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

متعلق فرمایا: ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کر دیا۔ (پ1، البقرۃ:10) ایک جگہ فرمایا: تو وہ لوگ جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے۔ (پ3، آل عمران:7) ایک جگہ فرمایا: اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ (پ1، البقرۃ:7) ایک جگہ فرمایا: پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے تو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ (پ1، البقرۃ:74) ان آیات میں بُرے دلوں کو جن الفاظ سے بیان فرمایا گیا ہے، یہ ہیں: مریض دل، ٹیڑھے دل، مہر لگے ہوئے دل اور پتھروں جیسے یا اس سے بھی سخت دل۔ یہ سب بُرے اور خدا کی بارگاہ میں ناپسندیدہ دل ہیں۔

اور اچھے دلوں کے بارے میں فرمایا: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ (پ9، الانفال:2) ایک جگہ فرمایا: جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور سلامت دل کے ساتھ حاضر ہو گا۔ (پ19، الشعرآء:88، 89) ایک جگہ فرمایا: کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کیلئے جھک جائیں۔ (پ27، الحدید:16) ان آیات میں اچھے دلوں کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ خدا کے ذکر پر خوفِ خدا سے لبریز، باطنی عیوب ورذائل سے سلامت اور اللہ کی یاد کیلئے جھکنے والے ہوتے ہیں۔

دل کی بُری حالت ختم کر کے اسے اچھی حالت میں تبدیل کرنا نہایت اہم ہے کیونکہ تمام اعضا کی اصلاح کا دار و مدار دل کی اصلاح پر ہے۔ دل نیک اور متقی ہے تو اعضا بھی نیکی و تقویٰ سے آراستہ ہوں گے اور اگر دل تقویٰ سے خالی ہوا تو ظاہر بھی گناہوں میں لتھڑ جائے گا۔ اسی لئے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جان لو کہ جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے، خبردار! وہ دل ہے۔ (بخاری، 1/20، حدیث:52)

دل کی سب سے اعلیٰ حالت تو یہ ہے کہ وہ پاک صاف، نفسانی خواہشات سے دور، محبتِ الٰہی میں مستغرق اور رضائے الٰہی کا طلب گار ہو جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔ (پ29، الدھر:8، 9) ایک جگہ فرمایا: جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں۔ (پ7، الانعام:52) اعلیٰ حالت کے مقابلے میں دل کی بدتر حالت یہ ہے کہ یادِ خدا سے غافل، نفسانی خواہشات کا شکار، حلال و حرام کی تمیز سے بے پروا اور گناہوں کی آلودگی میں ڈوبا ہوا ہو۔ تیسری حالت یہ ہے کہ دل مختلف خیالات کے لئے میدانِ جنگ بنا ہوتا ہے، اس میں شیطان اور فرشتوں کی جنگ جاری ہوتی ہے۔ شیطان دنیوی لذتوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے کہ دیکھ! لوگ کتنے مزے، عیش اور مستیوں میں مگن ہیں اور تم خواہ مخواہ عبادت کی مشقتوں میں خود کو ہلکان کر رہے ہو اور فرشتہ یاد دلاتا ہے کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ (پ21، العنکبوت:57) نیز قبر کا حساب، آخرت میں جواب اور جنت و جہنم کا ٹھکانہ سب معاملات پیش آنے ہیں۔

ان تینوں حالتوں میں سے کسی کو بھی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ نے بندے کے اختیار میں دیا ہے۔ جو بہترین حالت میں ہے وہ اپنی محنت سے ہے، جو بدتر حالت میں ہے وہ اپنے کرتوتوں کے سبب ہے اور جو تردُّد و تذبذب کا شکار ہے وہ بھی اپنی اختیاری کمزوری کی وجہ سے ہے۔ کامل مسلمان کی خواہش یقیناً یہی ہوتی ہے کہ اپنے دل کو بہترین حالت میں رکھے۔ اس کا طریقہ کیا ہے، یہ اِنْ شَآءَ اللہ اگلی قسط میں بیان کیا جائے گا۔

تلفظ درست کیجئے!

غلط الفاظ	صحیح الفاظ
اِخْتَتَام	اِخْتِتَام
اِجْتَمَاع	اِجْتِمَاع
اَحْتِرَام	اِحْتِرَام
اِحْتَیَاط	اِحْتِیَاط
آذَان/اُذَان	اَذَان

(اردو لغت (تاریخی اصول) جلد 1)

عاجزی اختیار کرو

محمد اشفاق عطاری*

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ یعنی اللہ پاک نے میری طرف وحی فرمائی کہ تم لوگ تواضُع (عاجزی) اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی بھی دوسرے پر فخر نہ کرے۔ (مسلم، ص1174، حدیث:7210)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی عجز و انکسار اختیار کرو تاکہ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر تکبّر نہ کرے نہ مال میں نہ نسب و خاندان میں نہ عزت یا جتھہ (طاقت) میں۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/506، 507) مرقات میں ہے: کسی پر فخر اور ظلم و زیادتی کرنا تکبُّر کے نتیجے میں ہوتا ہے کیونکہ مُتَکَبِّر اپنے آپ کو ہر ایک سے بَرتر سمجھتا ہے اور کسی کے تابع ہونے کو قُبول نہیں کرتا۔ (مرقاۃ المفاتیح، 8/635، تحت الحدیث:4898)

عاجزی کی تعریف: لوگوں کی طبیعتوں اور ان کے مقام و مرتبے کے اعتبار سے ان کے لئے نرمی کا پہلو اختیار کرنا اور اپنے آپ کو حقیر و کمتر اور چھوٹا خیال کرنا عاجزی و انکساری کہلاتا ہے۔ (فیض القدیر، 1/599، تحت الحدیث:925)

عاجزی کے متعلق 5 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1. عاجزی اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ کریم کی بارگاہ میں بڑے مرتبے کے حامل بندے بن جاؤ گے اور تکبّر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔ (کنز العمال، ج2، 3/ 49، حدیث:5722)

2. علم سیکھو، علم کے لئے سکینہ (اطمینان) اور وقار سیکھو اور جس سے علم سیکھو اس کے لئے تواضُع اور عاجزی بھی کرو۔ (معجم اوسط، 4/ 342، حدیث:6184)

3. تم پر لازم ہے کہ عاجزی اختیار کرو اور بے شک عاجزی کا اَصل مقام دل ہے۔ (کنز العمال، ج2، 3/ 47، حدیث:5724)

4. جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضُع اختیار کرتا ہے اللہ کریم اسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو اس پر بلندی چاہتا ہے، اللہ پاک اسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔ (معجم اوسط، 5/ 390، حدیث:7711)

5. مجلس میں اَدنیٰ جگہ پر بیٹھنا بھی اللہ پاک کے لئے عاجزی کرنا ہے۔ (معجم کبیر، 1/ 114، حدیث:205)

* مُدرّس جامعۃ المدینہ، لاہور

شہنشاہِ دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی انکساری

① رسولِ پاک صاحبِ لولاک کے خادمِ خاص حضرت سیّدُنا اَنَس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مریض کی عیادت فرماتے، جنازے میں تشریف لے جاتے، دراز گوش (Donkey) پر سواری فرماتے اور غلاموں (Slaves) کی دعوت بھی قبول فرمایا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی، ص190، حدیث:315)

② نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جَو کی روٹی اور پُرانے سالن کی دعوت بھی دی جاتی تو آپ قبول فرمالیتے۔

(شمائل ترمذی، ص190، حدیث:316)

③ حَجَّۃُ الْوَداع میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک لاکھ سے زائد شمعِ نبوت کے پروانوں کے ساتھ اپنی مقدس زندگی کے آخری حج میں تشریف لے گئے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُونٹنی پر ایک پُرانا پالان تھا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ انور پر ایک چادر تھی جس کی قیمت چار درہم کے برابر بھی نہ تھی۔

(زرقانی علی المواھب،6/54)

"عاجزی وانکساری" اسلاف کی نظر میں

① اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: عاجزی اختیار کرنا افضل عبادت ہے۔ (احیاء،1/163)

② حضرت سیّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عاجزی یہ ہے کہ جب تم اپنے گھر سے نکلو تو جس مسلمان سے بھی ملو اسے اپنے آپ سے افضل جانو۔ (سابقہ حوالہ)

③ حضرت سیّدُنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عاجزی یہ ہے کہ تم حق کے آگے جُھک جاؤ اور اس کی پیروی (یعنی اسے Follow) کرو اور اگر تم سب سے بڑے جاہل سے بھی حق بات سنو تو اُسے بھی قبول کرلو۔ (سابقہ حوالہ)

④ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصل عاجزی یہ ہے کہ تم دُنیوی نعمتوں میں اپنے آپ سے کمتر کے سامنے بھی عاجزی کا اظہار کرو حتّی کہ تم یقین کرلو کہ تمہیں دیوی اعتبار سے اُس پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور جو شخص دنیوی اعتبار سے تم پر فوقیت رکھتا ہے اپنے آپ کو اس سے برتر سمجھو حتی کہ یقین کرلو کہ اُس شخص کو دنیوی اعتبار سے تم پر کوئی فضیلت نہیں۔ (احیاء العلوم،3/419)

عاجزی کے انعام اور تکبر کے انجام پر 3 روایات

① رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: جس نے اللہ پاک سے ڈرتے ہوئے تواضُع اختیار کی تو اللہ کریم اسے بلندی عطا فرمائے گا، جو خود کو بڑا سمجھتے ہوئے غُرور کرے تو اللہ جبّار اسے پَست کردے گا۔ (کنزالعمال، جز3، 2/50، حدیث:5734)

② حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہر آدمی کے سَر میں ایک لگام ہوتی ہے جسے ایک فرشتہ تھامے ہوتا ہے جب وہ تواضُع اختیار کرتا ہے تو اللہ اس لگام کے ذریعے اسے بلند فرمادیتا ہے اور فرشتہ کہتا ہے: بلند ہوجا! اللہ تجھے بلند فرمائے۔ اور جب وہ (اَکڑ کر) اپنا سَر اُوپر اٹھاتا ہے تو اللہ اسے زمین کی طرف پھینک دیتا ہے اور فرشتہ کہتا ہے: پَست ہوجا! اللہ تجھے پست کرے۔

(معجم کبیر،12/169، حدیث:12939)

③ ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کوہِ صَفا کے قریب ایک شخص کو خچر پر سوار دیکھا، دولڑکے اس کے سامنے سے لوگوں کو دُور کررہے تھے، پھر میں نے اسے بغداد میں دیکھا کہ وہ ننگے پاؤں اور حسرت زدہ تھا، اس کے بال بہت بڑھے ہوئے تھے، میں نے اس سے پوچھا: اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو اس نے جواب دیا: میں نے ایسی جگہ رِفعت چاہی جہاں لوگ عاجزی کرتے ہیں تو اللہ پاک نے مجھے ایسی جگہ رُسوا کردیا جہاں لوگ رِفعت پاتے ہیں۔ (احیاء،1/164)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زندگی میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کے مطابق عاجزی و انکساری پیدا کریں اور تکبر کی نُحوست سے دُور رہیں۔

تُو چھوڑ دے تکبر ہو بھائی میرے عاجز
چھائی ہے اس پہ رحمت کرتا ہے جو تواضُع

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

کراماتِ اولیاء کا ثبوت

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

زمانۂ نبوت سے آج تک اہلِ حق کے درمیان کبھی بھی اس مسئلے میں اختلاف نہیں ہوا، سبھی کا عقیدہ ہے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ السلام کی کرامتیں حق ہیں۔ ہر زمانے میں اللہ والوں سے کرامات کا ظہور ہوتا رہا اور اِنْ شَآءَ اللہ قیامت تک کبھی بھی اس کا سلسلہ ختم نہیں ہو گا۔

کرامت کیا ہے؟ مشہور مفسر و حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصطلاحِ شریعت میں کرامت وہ عجیب و غریب چیز ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ حق یہ ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ بن سکتی ہے وہ ولی کی کرامت بھی بن سکتی ہے، سوا اُس معجزہ کے جو دلیلِ نبوت ہو جیسے وحی اور آیاتِ قرآنیہ۔

(مراٰۃ المناجیح، 8/268)

عقیدہ: امامِ جلیل، مفتیِ جنّ و اِنس، نَجْمُ الْمِلَّةِ وَالدِّین عمر نَسَفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: كَرَامَاتُ الْاَوْلِيَاءِ حَقٌّ فَتَظْهَرُ الْكَرَامَةُ عَلٰى طَرِيْقِ نَقْضِ الْعَادَةِ لِلْوَلِيِّ مِنْ قَطْعِ مَسَافَةِ الْبَعِيْدَةِ فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيْلَةِ ترجمہ: اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں، پس ولی کی کرامت خلافِ عادت طریقے سے ظاہر ہوتی ہے مثلاً طویل سفر کو کم وقت میں طے کرلینا۔

اس کی شرح میں حضرت امام سعدُ الدّین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جیسے حضرت سیّدُنا سلیمان علیہ السلام کے درباری حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ کا طویل مسافت (Long Distance) پر موجود تختِ بلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے لے آنا۔

(شرح عقائد نسفیہ، ص316تا318)

بعدِ وصال بھی کرامات: اولیاء اللہ سے ان کے وصال (Death) کے بعد بھی کرامات ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ حضرت امام ابراہیم بن محمد باجوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جمہور اہلِ سنّت کا یہی مؤقف ہے کہ اولیائے کرام سے ان کی حیات اور بَعْدَ الْمَمَات (یعنی مرنے کے بعد) کرامات کا ظہور ہوتا ہے (فقہ کے) چاروں مذاہب میں کوئی ایک بھی مذہب ایسا نہیں جو وصال کے بعد اولیا کی کرامات کا انکار کرتا ہو بلکہ بعدِ وصال کرامات کا ظہور اَولیٰ ہے کیونکہ اس وقت نفس کدورتوں سے پاک ہوتا ہے۔ (تحفۃ المرید، ص363)

منکرِ کرامات کا حکم: یہ عقیدہ ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنّت میں سے ہے لہٰذا جو کراماتِ اولیا کا انکار کرے، وہ بدمذہب و گمراہ ہے چنانچہ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کراماتِ اولیاء کا انکار گمراہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/324)

شرح فقہ اکبر میں ہے: کراماتِ اولیا قرآن و سنّت سے ثابت ہیں، مُعْتَزِلَہ اور بدعتیوں کے کراماتِ اولیا کا انکار کرنے کا کوئی

* رکن مجلس المدینۃ العلمیہ کراچی

اعتبار نہیں۔ (شرح فقہ اکبر، ص141)

کرامت کی قسمیں: حضرت علّامہ یوسف بن اسماعیل نَبْہانی رحمۃ اللہ علیہ نے کراماتِ اولیا کے موضوع پر اپنی کتاب "جامع کراماتِ اولیاء" کی ابتدا میں کرامت کی ستّر سے زیادہ اقسام (Types) کو بیان فرمایا ہے۔ اولیائے کرام سے ظاہر ہونے والی کرامتوں کی اقسام اور ان کی تعداد کے متعلق حضرت علّامہ تاجُ الدّین سُبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے خیال میں اولیائے کرام سے جتنی اقسام کی کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں ان کی تعداد 100 سے بھی زائد ہے۔ (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، 2/78)

کراماتِ اولیا کی چند مثالیں: مُردہ زندہ کرنا، مُردوں سے کلام کرنا، مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کرجانا، دریا کا پھاڑ دینا، دریا کو خشک کردینا، دریا پر چلنا، نباتات سے گفتگو، کم کھانے کا کثیر لوگوں کو کفایت کرنا وغیرہ۔

قراٰن سے ثبوت: حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس گرمی کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمی میں موجود ہوتے۔ (تحفۃ المرید، ص363) حضرت زکریا علیہ السّلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے پوچھا: یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آئے؟ تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یہ اللہ پاک کی طرف سے ہیں چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے۔ (پ3، اٰل عمرٰن:37)

اصحابِ کہف کا تین سو نو (309) سال تک بغیر کھائے پئے سوئے رہنا بھی (کرامت کی دلیل) ہے۔ (تحفۃ المرید، ص363)

حدیث سے ثبوت: کُتُبِ احادیث میں کرامات پر بے شمار روایات موجود ہیں، بعض عُلَما و مُحدِّثین نے اس موضوع پر مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ ایک روایت ملاحظہ فرمایئے: ہمارے پیارے نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابی حضرت عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ کا علمِ غیب دیکھئے کہ اپنی موت، نوعیتِ موت، حُسنِ خاتمہ وغیرہ سب کی خبر پہلے سے دے دی۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب غزوۂ اُحُد ہوا میرے والد نے مجھے رات میں بلا کر فرمایا: میں اپنے متعلق خیال کرتا ہوں کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ میں پہلا شہید میں ہوں گا۔ میرے نزدیک رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد تم سب سے زیادہ پیارے ہو۔ مجھ پر قرض ہے تم ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے لئے بھلائی کی وصیت قبول کرو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا صبح سب سے پہلے شہید وہی تھے۔

(بخاری، 1/454، حدیث:1351 مختصراً)

امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک صالح نوجوان کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے فُلاں! اللہ پاک نے وعدہ فرمایا ہے کہ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ (پ27، الرحمٰن:46) اے نوجوان! بتا تیرا قبر میں کیا حال ہے؟ اس صالح نوجوان نے قبر کے اندر سے آپ کا نام لے کر پکارا اور بلند آواز سے دو مرتبہ جواب دیا: میرے رب نے مجھے یہ دونوں جنتیں عطا فرمادیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص612)

حضرت سیّدُنا سفینہ رضی اللہ عنہ کی کرامت بھی بہت مشہور ہے کہ یہ رُوم کی سرزمین میں دورانِ سفر اسلامی لشکر سے بچھڑ گئے۔ لشکر کی تلاش میں جارہے تھے کہ اچانک جنگل سے ایک شیر نکل کر ان کے سامنے آگیا۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے شیر کو مخاطب کر کے کہا: اے شیر! اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم یعنی میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا غلام ہوں، میرا معاملہ اِس اِس طرح ہے۔ یہ سُن کر شیر دُم ہلاتا ہوا ان کے پہلو میں آکر کھڑا ہوگیا۔ جب کوئی آواز سنتا تو اُدھر چلا جاتا، پھر آپ کے برابر چلنے لگتا حتّٰی کہ آپ لشکر تک پہنچ گئے پھر شیر واپس چلاگیا۔

(مشکاۃ المصابیح، 2/400، حدیث:5949)

اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 11 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

1 گیارھویں شریف کا دُنبہ چوری ہو جائے تو کیا کریں؟

سوال: ہم نے گیارھویں شریف کرنے کی نیت سے دُنبہ پالا تھا مگر وہ چوری ہو گیا تو اب ہم کیا کریں؟

جواب: صبر کریں اور (مشورہ ہے کہ) اس پر ملنے والے اجر کو غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کو ایصال کر دیں، نیز اللہ پاک نے آپ کو وسعت دی ہے تو (بہتر ہے کہ) نیت پوری کرنے کے لئے ایک اور دُنبہ لے کر گیارھویں شریف کرلیں۔ (مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1439ھ)

2 ہمیشہ سچ بولیں

سوال: غوثِ پاک کی سیرت پر بچے کس طرح عمل کر سکتے ہیں؟

جواب: بچوں کو چاہئے کہ جب وہ سات سال (7 Years) کے ہو جائیں تو نمازیں پڑھنا (اور طاقت ہو تو روزہ رکھنا) شروع کر دیں کہ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھا کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا تھا، جب وعدہ کریں تو پورا کریں کہ ہمارے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ وعدہ پورا کیا کرتے تھے اور ہمیشہ سچ بولیں کہ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ سچ بولتے تھے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سچ بولنے کی برکت سے ڈاکوؤں کے سردار نے اپنے 60 ساتھیوں سمیت توبہ کی اور نیکی کا راستہ اختیار کیا تھا۔ لہٰذا بچوں کو چاہئے بلکہ بڑوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولیں، کبھی بھی جھوٹ نہ بولیں۔ اگر آپ نے اپنے کسی بھائی یا بہن کی کوئی چیز فریج وغیرہ سے نکال کر چوری چھپے کھالی تو امی یا کسی اور کے پوچھنے پر سچ سچ بتا دیں کہ سانچ کو آنچ نہیں! (یعنی سچ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا) جھوٹے کا منہ کالا اور سچے کا منہ اُجیالا!

اللہ پاک ہم سب کو سچ بولنے کی اور جھوٹ بولنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(البتہ یہ یاد رکھئے کہ بھائی بہن یا کسی اور کی کوئی چیز چوری چھپے بھی نہیں اور جھپٹ کر بھی نہیں کھانی چاہئے۔) (مدنی مذاکرہ، 11 ربیع الآخر 1439ھ)

(غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "غوثِ پاک کے حالات" پڑھئے۔)

3 غسل میں وضو کا ثواب

سوال: کیا غسل کرنے سے وضو کا ثواب ملے گا؟

جواب: اگر غسل کرنے سے پہلے وضو کی نیت کرلی تھی تو وضو کا ثواب ملے گا، البتہ غسل کرنے سے پہلے وضو کی نیت نہیں کی

اور غسل کر لیا تو بھی وضو ہو جائے گا مگر وضو کا ثواب نہیں ملے گا۔

(مدنی مذاکرہ، ربیع الآخر 1439ھ)

4 زندگی اور موت کی حکمت

سوال: زندگی و موت پیدا کرنے میں اللہ پاک کی کیا حکمت ہے؟

جواب: اس کی حکمت اللہ کریم نے قرآنِ کریم کے پارہ 29، سورۃُ الملک، آیت نمبر 2 میں کچھ یوں بیان فرمائی ہے: الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 22 رجب المرجب 1440ھ)

5 جامعۃ المدینہ اور برف باری کی برف

سوال: جامعۃ المدینہ کی چھت یا صحن سے برف باری میں برسنے والی برف اپنے ساتھ لے جاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: لے جاسکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، ربیع الآخر 1439ھ)

6 غوث پاک کے بھائی

سوال: غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے کتنے بھائی تھے؟

جواب: غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صرف ایک بھائی تھے جن کا نام سید ابو احمد عبداللہ تھا اور یہ غوث پاک سے ایک سال چھوٹے تھے، جوانی ہی میں ان کا انتقال ہوا اور جیلان میں ان کی تدفین ہوئی۔ (مرآۃ الجنان، 3/265، مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الآخر 1439ھ)

7 اِشراق وچاشت کی قضا

سوال: اگر اشراق وچاشت کی نماز کسی دن رہ جائے تو کیا اس کی قضا پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اِشراق وچاشت کی نماز کا وقت (سورج طلوع ہونے کے 20 منٹ بعد سے زوال سے پہلے تک) مقرر ہے، وقت نکل گیا تو ان کی قضا نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 15 رجب المرجب 1440ھ)

8 سب سے بڑی اور سب سے چھوٹی سورت

سوال: قراٰنِ پاک کی سب سے بڑی اور سب سے چھوٹی سورت کون سی ہے؟

جواب: قراٰنِ کریم کی سب سے بڑی سورت سُورۃُ البقرہ اور سب سے چھوٹی سورت سُورۃُ الکوثر ہے۔

(مدنی مذاکرہ، رجب المرجب 1440ھ)

9 بیعت ٹوٹنے کی صورتیں

سوال: کیا بیعت ٹوٹ بھی جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں! ٹوٹ جاتی ہے، مثلاً پیر صاحب سے عقیدت ختم ہو جائے یا پیر صاحب کی گستاخی کی جائے یا مُرید خود ہی کہہ دے کہ میں نے بیعت توڑ دی یا مَعَاذَ اللہ مُرید (یا پیر) اسلام سے خارج ہو گیا تو ان سب صورتوں میں بیعت ٹوٹ جائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، ربیع الآخر 1439ھ)

(پیری مریدی کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب [illegible] کا مطالعہ کیجئے۔)

10 مکہ میں رہنے والی عورت کا اکیلے عمرہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا مکۃُ المکرمہ میں رہنے والی عورتیں اکیلے عمرہ کر سکتی ہیں؟

جواب: کر سکتی ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، رجب المرجب 1440ھ)

یہ کتاب دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے خود بھی پڑھئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے ڈنمارک کوپن ہیگن (Denmark (Copenhagen)) کے اسلامی بھائیوں کی خدمتوں میں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه

مَا شَآءَ الله! حاجی عُبید رضا عطّاری مدنی اور رُکنِ شوریٰ حاجی ظہیر عطّاری کے ساتھ آپ حضرات کی زیارت ایک ویڈیو کلپ میں ہوئی، جس میں حاجی عُبید رضا نے آپ حضرات کے مدنی کاموں کے تعلق سے بھی بتایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یومِ تعطیل اعتکاف کی بھی نیتیں ہو رہی ہیں تو مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھانے کی بھی ترکیبیں بن رہی ہیں اور اِنْ شَآءَ الله عنقریب آپ حضرات فیضانِ جمالِ مصطفےٰ کے نام سے عالی شان مسجد بھی بنائیں گے، غالباً کوششیں بھی شروع ہو چکی ہوں گی، الله کریم آپ کی مدد کرے اور مددگار پیدا فرمائے، اٰمین۔ خوب مدنی کام کرتے رہیں، آپس میں اتحاد، اتفاق رکھیں اور آپس میں ناراضیاں نہ ہوں، اخلاق اچھا ہو، اگر کوئی اسلامی بھائی کوئی کمزور بات کہہ بھی دے تو دل بڑا رکھ کر اس کو برداشت کرلیں۔ ایسا نہ ہو کہ لڑ جھگڑ کر (الله نہ کرے) اپنے اپنے گھر کو چلے جائیں۔ کیونکہ شیطان نہیں چاہے گا کہ آپ دین کا کام کریں یا آپ نیک بنیں، سنّتوں پر عمل کریں، نمازیں پڑھیں، مسجد بنائیں، مسجد کو آباد کریں، یہ شیطان کبھی بھی نہیں چاہے گا۔ لہٰذا سب مل جُل کر سگے بھائیوں کی طرح دین کی خدمت کرتے رہیں اور خشوع و خضوع کے ساتھ، دل جمعی کے ساتھ عبادت کریں، الله کرے خشوع و خضوع کے ساتھ نمازیں نصیب ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مکتبۃ المدینہ نے چھ سو صفحات پر مشتمل نئی کتاب "فیضانِ نماز" چھاپی ہے۔ اس کے صفحہ 342 سے کچھ مدنی پھول آپ کو پیش کرتا ہوں: امام شرف الدین حسین بن محمد طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دل کو پیدا کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ الله پاک کے لئے خُشوع کرے تاکہ اس کے سبب سینہ کھل جائے اور دل نور ڈالے جانے کے قابل ہو جائے، جب دل میں خُشوع نہیں ہوگا تو وہ سخت کہلائے گا اور سخت دلی سے پناہ مانگنا ضروری ہے، الله کریم (پارہ 23، سورۂ زُمر، آیت نمبر 22 میں) ارشاد فرماتا ہے:

فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَۃِ قُلُوۡبُہُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ترجمۂ کنزالایمان: تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں۔

(شرح الطیبی، 5 / 210)

(حکیم الامت) حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عاجز دل زرخیز زمین کی طرح ہے جس میں پیداوار خوب ہوتی ہو اور سخت دل اس پتھریلے علاقے کی طرح ہے جس میں پھیلایا ہوا بیج بیکار جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/60 ملخصاً)

(ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:) جس دل میں اللہ (پاک) کے ذکر سے چین، عذاب کے ذکر سے خوف، جنّت کے ذکر سے شوق، حضور علیہ السلام کے ذکر سے وجدان (یعنی قلبی لذت) نہ پیدا ہو وہ سخت ہے، اللہ (پاک) اس سے بچائے۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/59)

آپ کا نام سنتے ہی سرکار کاش   دل مچلنے لگے جان ہو بے قرار

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص224)

میں نے آپ کا بہت قیمتی وقت لے لیا ہے، اللہ آپ کو خوش رکھے، سلامت رکھے، آپ سبھی کو بے حساب مغفرت سے مشرف فرمائے، میرے لئے بھی بے حساب مغفرت کی دعا کرتے رہیں۔

نماز کی پابندی کرتے اور کرواتے رہیے!

مدنی چینل!   دیکھتے رہیے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کھاتے وقت اصلاح فرمائی: حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تربیت کا ایک اور واقعہ ملاحظہ کیجئے کہ آپ نے کس حکمتِ عملی اور کتنے پیارے انداز میں غلطی کی اصلاح فرمائی، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت عُمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پرورش میں تھا، میرا ہاتھ (کھانا کھاتے ہوئے) پیالے میں اِدھر اُدھر گھومتا تھا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یعنی بیٹا! اللہ کا نام لو (بسم اللہ پڑھو)، سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ (حضرت عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس کے بعد میں ہمیشہ اسی طریقے سے کھانا کھاتا رہا۔ (بخاری، 3/521، حدیث: 5376) قربان جائیے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اندازِ تربیت پر! کس پیار بھرے اور مثبت (Positive) انداز میں اپنی گفتگو شروع فرمائی، آپ نے پہلے کھانے کے آداب بیان فرمائے تاکہ انہیں یہ محسوس نہ ہو کہ مجھے ٹوکا جارہا ہے اور آخر میں یہ ادب بھی بتادیا کہ برتن میں اپنے قریب سے کھانا چاہئے اور غلطی کی اصلاح اس انداز سے فرمادی کہ گویا آخری بات بھی دوسری ہدایتوں کی طرح ایک ہدایت ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم صحیح انداز سے تربیت کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کا مطالعہ کرنا ہوگا کہ کس طرح آپ لوگوں کے مزاج اور نفسیات کو ملحوظ رکھ کر حکمتِ عملی کے ساتھ لوگوں کی تربیت فرماتے تھے۔ تفسیرِ عزیزی میں ہے: عقل کے سو (100) حصّے ہیں جس میں سے ننانوے (99) حصّے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا ہوئے اور جو شخص نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عقل معلوم کرنا چاہے، اسے چاہئے کہ سیرت کی کتابوں کا گہری نظر سے مطالعہ کرے۔ (تفسیر عزیزی مترجم، 3/61) تربیتِ رسول کا ایک اور واقعہ پڑھئے:

وارثوں کا مال: ایک مرتبہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے فرمایا: تم میں کون ایسا ہے جسے اپنے مال سے زیادہ وارثوں کا مال پسند ہو؟ صحابۂ کرام نے عرض کی: ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں جسے اپنے مال سے زیادہ وارثوں کے مال سے محبت ہو۔ ارشاد فرمایا: جس نے (صدقہ دے کر) اپنا مال آگے بھیج دیا وہ اس کا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ اس کے وارثوں کا مال ہے۔ (مسند احمد، 2/23، حدیث: 3620)

تمام عاشقانِ رسول سے میری فریاد ہے کہ وہ معاشرے کے افراد کی تربیت میں اپنا اپنا حصّہ ملائیں اور اس کے لئے حکمتِ عملی اور انفرادی کوشش کو اپنائیں۔ اللہ پاک ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ شریعت کے مطابق حکمتِ عملی اپناتے ہوئے دوسروں کی اصلاح کرنے کی کوشش کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دارُالافتاء اَہلسنّت

دارالافتاء اہل سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 نقد اور اُدھار کے ریٹ میں فرق رکھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارا تعلق غلہ منڈی بصیر پور اوکاڑہ سے ہے، ہم کھاد، بیج، اسپرے وغیرہ کا کاروبار کرتے ہیں۔ بعض اشیاء نقد اور بعض ادھار پر دیتے ہیں اور اس کی تعیین بھی شروع ہی میں کرلی جاتی ہے، ادھار کی قیمت نقد سے زیادہ ہوتی ہے۔ رقم کی ادائیگی کی مدت بھی شروع سے ہی طے ہوتی ہے اور رقم کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں کسی طرح کا جرمانہ بھی نہیں ہوتا۔ سوال یہ ہے کہ ادھار کی صورت میں قیمت زیادہ مقرر کرنا غیر شرعی عمل تو نہیں؟ بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ ادھار میں زیادہ قیمت مقرر کرنا سُود ہے۔ آپ اس معاملے میں ہماری شرعی رہنمائی فرمائیں۔ سائل: نوید احمد قادری (غلہ منڈی ضلع اوکاڑہ، پنجاب)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نقد و ادھار خرید و فروخت میں چند چیزوں کا لحاظ ضروری ہے، پہلی یہ کہ شروع ہی میں طے کرلیا جائے کہ سودا نقد ہے یا ادھار، دوسری یہ کہ ادھار کی صورت میں ادائیگی کی مدت بھی معلوم و مقرر ہو۔ تیسری یہ کہ کوئی ناجائز شرط بھی نہ ہو مثلاً مقرر کردہ مدت سے تاخیر کی صورت میں جرمانہ وغیرہ کی شرط نہ ہو۔ ان چیزوں کا لحاظ رکھتے ہوئے خرید و فروخت جائز ہے اور چونکہ آپ کا طریقہ کار بھی اس کے مطابق ہے لہٰذا درست ہے۔ جو لوگ اسے سُودی معاملہ کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ توبہ کریں کہ بغیر تحقیق کے اپنی اٹکل سے شرعی مسئلہ بتانا ناجائز و گناہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

2 پرانی قبر کھود کر کسی کو دفن کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی شخص کا اپنے والد یا دادا کی قبر کھود کر اس میں کسی اور مُردے کو دفن کروانا یا اپنے جسم کو وہاں دفن کرنے کا کہنا کیسا ہے؟ شریعت کی روشنی میں اس کا جواب عنایت فرمائیں؟

سائل: محمد افضل خان (لیاقت آباد، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسلمان میت کی قبر کو بلا ضرورت کھودنا یا اس کی جگہ دوسری میت دفن کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے، لہٰذا والد، دادا یا ان کے علاوہ کسی اور کی قبر خواہ کتنی ہی پُرانی ہوجائے اسے کھود کر اس کی جگہ کسی

دوسرے مُردے کو دفن کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے، احادیث مبارکہ میں مسلمان کی قبر پر بیٹھنے، اس پر چلنے، اسے پاؤں سے روندنے اور اس سے تکیہ لگانے کی بھی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے جبکہ اسے برابر کر کے کھود ڈالنا تو اور زیادہ سخت قبیح، قبورِ مسلمین کی توہین و بے ادبی، باعثِ گناہ و عذاب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں اللہ عزّوجلّ کے رازوں کی توہین بھی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

③ امتحانات کے عملے کو کھلانا پلانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ Examination Staff کو اس لئے کھانا کھلانا اور تحفہ دینا تاکہ وہ ہمارے طلبہ کو چیٹنگ (نقل) کرنے دیں۔ یہ کیسا ہے؟ سائلہ: بنتِ نواز (خوشاب)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانینِ شرعیہ کے مطابق اپنا کام نکلوانے یا دوسروں کی حق تلفی کے لئے کسی کو کچھ دینا رشوت کہلاتا ہے، اس کے مطابق Examination Staff کو اس مذموم غرض سے کھانا کھلانا یا تحفہ دینا، یہ کام نکلوانے اور نقل نہ کرنے والے طلبہ کی حق تلفی کے لئے ہے، لہٰذا رشوت دینا ناجائز ہے۔ پھر یہ کہ امتحانات میں نقل کرنا یا کروانا خود مستقل طور پر ناجائز و حرام کام ہے۔ اوّلاً اس لئے کہ قانوناً جرم ہے اور پکڑے جانے کی صورت میں ذلت و رسوائی کا سبب ہے اور ایسا ملکی قانون جو خلافِ شریعت نہ ہو اور اس کی خلاف ورزی میں ذلت کا اندیشہ ہو، ایسے قانون پر شرعاً بھی عمل واجب ہے، ثانیاً اس لئے کہ نقل کرنے میں نگرانی کرنے والوں، پیپر چیک کرنے والوں اور اس ڈگری کے ذریعے نوکری دینے والوں کے ساتھ دھوکا ہے حالانکہ احادیثِ کریمہ میں دھوکا دینے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ثالثاً اس لئے کہ نقل کرنے میں بغیر نقل پیپر دینے والے طلبہ کی حق تلفی ہے اور یہ بھی ناجائز ہے۔ الغرض نقل کرنا یا کروانا کئی وجوہ سے ناجائز ہے اور ایسا ناجائز کام بغیر رشوت بھی ناجائز و حرام ہے، تو رشوت دے کر کرنے یا کرانے میں اس کی شناعت و برائی میں اضافہ ہو جائے گا، لہٰذا اس مذموم غرض سے کھانا کھلانا یا تحفہ دینا سخت ناجائز و حرام ہے، کھانے والے، کھلانے والے یونہی تحفے کا لین دین کرنے والے رشوت کے گناہ کے ساتھ ساتھ نقل کے گناہ میں معاون و مددگار بننے کی وجہ سے سخت گناہ گار و عذابِ نار کے حقدار ہوں گے، لہٰذا اس سے بچنا فرض ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

④ پلاسٹک یا لوہے کا فریم والا چشمہ پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ پلاسٹک یا لوہے وغیرہ کی دھات سے بنا ہوا چشمہ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ سائل: محمد ارسلان (گلستانِ جوہر، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

چشمے کا فریم خواہ پلاسٹک سے بنا ہو یا کسی بھی دھات سے اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، جبکہ ناک کی ہڈی زمین پر جم رہی ہو۔ سجدے میں پیشانی کا لگانا فرض ہے جبکہ ناک کی ہڈی کا لگانا واجب ہے اس لئے اگر چشمہ کی وجہ سے ناک کی ہڈی زمین پر نہ جمتی ہو یا چشمے کی وجہ سے صرف ناک کی نوک ہی لگائی ہو تو ترکِ واجب کی بنا پر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہو گا یعنی اس حالت میں پڑھنی گناہ اور پڑھ لی ہو تو اس کا اعادہ (یعنی نماز دوبارہ پڑھنا) واجب ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابو الحسن جمیل احمد غوری عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

بزرگوں کا عُرس

حضرت حیات عطاری مدنی*

داؤد صاحب بازار (Market) جانے لگے تو حسن رضا بھی اپنے ابو جان کے ساتھ ہولیا۔ آج خلافِ معمول داؤد صاحب نے دودھ زیادہ خریدا تو حسن رضا نے پوچھا: ابو جان! آج اتنا زیادہ دودھ کیوں خرید لیا ہے آپ نے؟ ابو جان: بیٹا! آج 11 ربیعُ الآخر ہے اور اس دن سلسلۂ قادریہ کے عظیم پیشوا پیرانِ پیر حضرت سیّدنا غوثِ اعظم عبدُالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے تو ان کے عُرس کے سلسلے میں ہم بھی اپنے گھر میں نیاز (لنگر) کا اہتمام کریں گے، اس لئے آج دودھ زیادہ خریدا ہے۔

حسن رضا: ابو جان! یہ "عُرس" کیا ہوتا ہے؟ ابو جان: بیٹا! ویسے تو عُرس عربی زبان میں شادی (Marriage) کو کہا جاتا ہے، اور اسلام میں بزرگانِ دین کی سالانہ فاتحہ کی محفل جو ان کی تاریخِ وفات پر ہو اسے بھی عُرس کہتے ہیں، کیونکہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ قبر میں جب سوالات کرنے والے فرشتے میّت کا امتحان لیتے ہیں اور وہ کامیاب ہوجاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُہٗ اِلَّا اَحَبُّ اَہْلِہٖ اِلَیْہِ یعنی اس دلہن کی طرح سوجا کہ جس کو اس کے گھر والوں کے سوا کوئی نہیں جگاتا۔ (ترمذی، 2/337، حدیث:1073) تو چونکہ فرشتوں نے ان کو عروس کہا ہوتا ہے اس لئے وہ دن عُرس کہلاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/134)
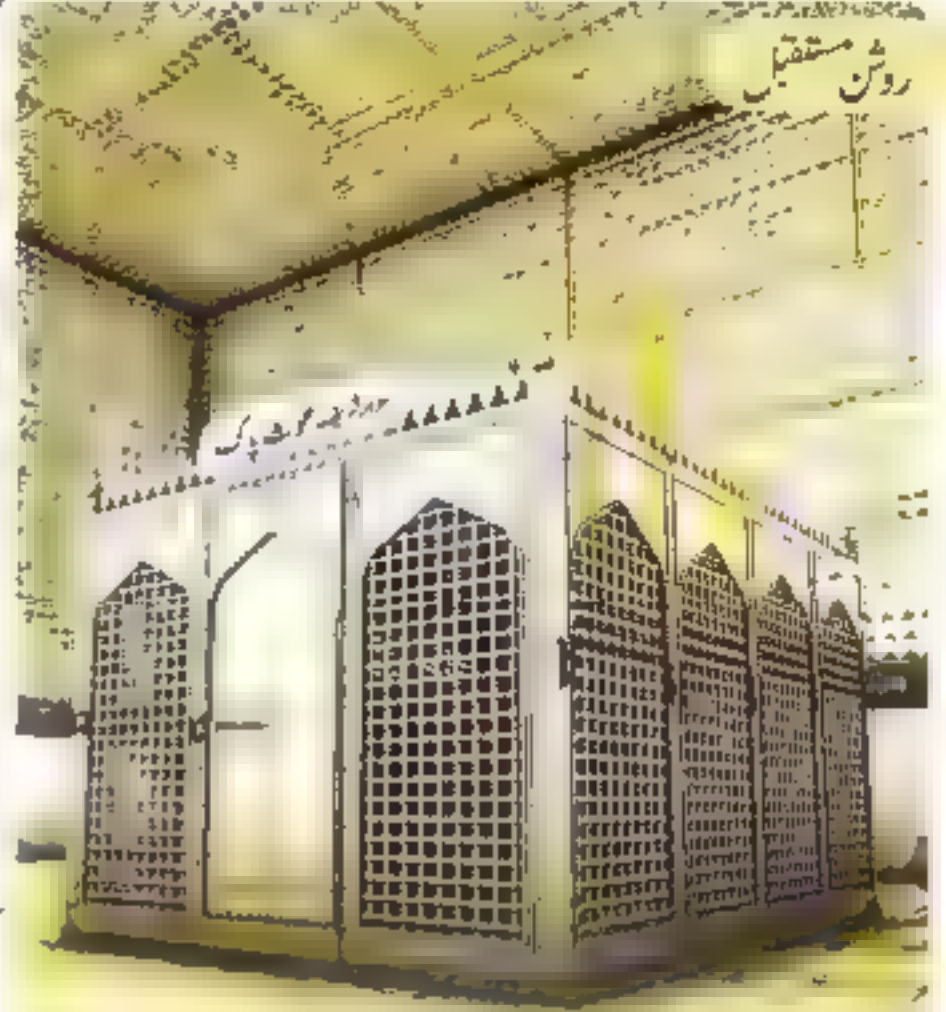
اسی وجہ سے جس تاریخ کو صحابۂ کرام، تابعین، علمائے دین اور اولیائے کرام میں سے کوئی اس دنیا سے رُخصت ہوئے ہوتے ہیں اس تاریخ کو عقیدت مندوں کی ایک تعداد ان کے مزارات پر حاضری دیتی ہے اور فیض یاب ہوتی ہے، ان سے محبت رکھنے والے مسلمان ان کے ایصالِ ثواب کے لئے مزارات کے قریب اور دیگر مقامات پر دینی محافل کا اہتمام کرتے ہیں جن میں تلاوت و نعت اور ذکر و اذکار کے علاوہ علما و مبلغین بیانات کے ذریعے اللہ پاک کے اَحکامات، اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں، صاحبِ مزار کا تعارف، ان کی سیرت کے بارے میں بتاتے اور بزرگوں کی تعلیمات لوگوں میں عام کرتے ہیں۔ انہی محفلوں کو "بزرگوں کا عُرس" کہا جاتا ہے۔

11 ربیعُ الآخر کو سلسلۂ قادریہ کے عظیم پیشوا پیرانِ پیر سیدنا غوثِ اعظم عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عُرس مبارک بڑے ہی ادب واحترام سے منایا جاتا ہے، کئی عاشقانِ غوثِ اعظم اس کو بڑی گیارہویں شریف بھی کہتے ہیں۔ ابو جان! عُرس منانے سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟ حسن رضا نے سوال کیا۔

ابو جان: آپ نے بہت ہی اچھا سوال کیا، حسن بیٹا! اللہ پاک کے نیک بندوں کا عُرس منانے کے ہمیں بہت سارے فائدے حاصل ہوتے ہیں، (1) سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ اس سے

* مدرس جامعۃ المدینہ، ملتان

ہم پر اللہ پاک کی رحمت نازل ہوتی ہے روایت میں ہے: اللہ کے نیک بندوں کے ذِکر کے وقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء،7/335، رقم:10750) 2 ان کا ذِکرِ خیر کرنے اور سننے سے ہمارے دل میں نیک بندوں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ کل قیامت میں ہم اللہ کے ان پیاروں کے ساتھ ہوں گے کیونکہ جو اللہ کی رضا کے لئے کسی سے محبت رکھے وہ قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا۔ 3 عرس منانے کی برکت سے ہمیں بزرگوں اور نیک بندوں کی زندگی کے بارے میں **معلومات** (Information) حاصل ہوتی ہیں کہ انہوں نے کس طرح اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنی زندگی گزاری 4 اسی طرح ان کے تقویٰ و پرہیزگاری اور علم و عمل کے واقعات سُن کر ہمارے اندر بھی تقویٰ و پرہیزگاری اور علم و عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں بھی بزرگوں سے محبت کا اظہار اور ان کی برکتیں پانے کے لئے ان کا عرس منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ایک مرتبہ پوری رات تیز ہواؤں کے ساتھ بارش ہوتی رہی۔ جس سے جنگل کے جانور ڈر گئے اور اپنے گھروں میں صبح ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ صبح کے وقت جانور باہر نکلے تو انہیں ہر طرف برسات کا پانی اور تیز ہواؤں کی وجہ سے گرے ہوئے درخت نظر آئے۔ دیگر جانوروں کی طرح لمبے سینگ والا ہرن (Deer) بھی جنگل کی صبح کا مزہ اٹھانے سیر کو نکل پڑا۔ راستے میں اسے گھنے درختوں کے پاس سے آوازیں سنائی دیں کہ کوئی چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے: ”کوئی ہے؟ میری مدد کرو۔“ ہرن دوڑا دوڑا وہاں پہنچا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک بھیڑیے (Wolf) کے اوپر درخت کی شاخ گری ہوئی ہے اور وہ درد سے چلا رہا ہے۔ ہرن کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا، پھر اس کی مدد کئے بغیر وہاں سے جانے لگا۔ بھیڑیا: پیارے ہرن! مجھے بچاؤ گے نہیں؟ ہرن: اگر میں نے تمہیں بچایا تو آزاد ہونے کے بعد تم مجھ پر حملہ کردو گے۔ بھیڑیا: اپنی جان بچانے والے کے ساتھ میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں، میں عمر بھر تمہارا احسان نہیں بھولوں گا۔ ہرن: اچھا ٹھیک ہے، لیکن میں اکیلے اس شاخ کو کیسے اٹھاؤں گا؟ بھیڑیا: اپنے سینگ اس کے نیچے دے کر زور لگاؤ، میں بھی اٹھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ بہت کوشش کے بعد وہ بھیڑیا (Wolf) شاخ سے نکل آیا۔ آزاد ہونے کے بعد بھیڑیے نے پہلے کچھ دیر سانس لیا پھر بڑی خطرناک نظروں سے ہرن کو گھورنے لگا، ہرن نے اس کا ارادہ بھانپ کر وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی مگر نہ بھاگ سکا اور دھوکے باز بھیڑیے کا لقمہ بن گیا۔

پیارے بچّو! کسی کی مدد کرنا اچھی بات ہے کہ جو لوگوں کی مدد کرتا ہے اللہ پاک اس کی مدد کرتا ہے۔ مگر! کچھ لوگ دھوکے باز اور ناشکرے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی ان کی مدد کرے تو اس کا شکریہ ادا کرنا تو دور کی بات بلکہ اسی کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اللہ کریم ہمیں ایسوں سے بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ماں باپ کے نام

بچوں کو نمازی بنائیں

بلال حسین عطاری مدنی

اسلام کے بنیادی ارکان میں نماز ایک امتیازی شان رکھتی ہے جو اللہ پاک اور اس کے رسول کی رضا پانے، اُخروی کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ اور بے حیائی سمیت دیگر بُرائیوں سے حفاظت (Protection) کا بھی سبب ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اولاد کی تربیت کرنا اور انہیں نمازی بنانا والدین کی اہم ذمہ داری (Responsibility) ہے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی نماز کا عادی بنانا چاہئے تاکہ جب وہ بڑے ہوں تو نماز پڑھنا ان کی زندگی کا مستقل حصہ بن چکا ہو۔ یاد رہے کہ بچوں کو فقط نماز کا کہہ دینا ہی کافی نہیں ہوگا بلکہ اولاد سے پہلے آپ خود بھی نماز کی پابندی فرمائیں تاکہ آپ کو دیکھ کر بچے بھی نماز کی طرف راغب ہوں، گھر کی خواتین بچوں کی نظروں کے سامنے نماز ادا کریں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ یہ بہترین عملی ترغیب (Practical Motivation) ہوگی۔ بچوں کو نمازی بنانے کیلئے مزید ان اُمور کو پیشِ نظر رکھئے:

◦ اپنے بچوں کو وضو کا طریقہ سکھائیں ◦ نماز کی تسبیحات، قراٰن پاک کی چھوٹی چھوٹی سورتیں اور بتدریج (Gradually) (آہستہ آہستہ) دُعائے قنوت وغیرہ بھی یاد کرائیں ◦ المدینۃ العلمیہ کا بچوں کے لئے تیار کردہ نصاب "اسلام کی بنیادی باتیں" بچوں کو دے کر دیجئے، جس سے بچے روزانہ کچھ نہ کچھ سیکھتے رہیں اور یاد بھی کرتے رہیں (مثلاً ایمانِ مُفصّل، ایمانِ مُجمل، 6 کلمے، اذان کی دُعا، نماز کا طریقہ، دُعائے قنوت وغیرہ) ◦ بچوں کو دیر تک نہ جاگنے دیں بلکہ آپ خود بھی جلدی سونے کا اہتمام کریں اور بچوں کو بھی جلدی سُلائیں تاکہ نمازِ فجر کے لئے اٹھنے میں آسانی ہو ◦ سردیوں کے موسم میں بچوں کیلئے نیم گرم پانی کا اہتمام کریں تاکہ وہ بآسانی وضو کرلیں کیونکہ گرم پانی مُیَسّر (Available) نہ ہونے کی صورت میں ٹھنڈے پانی کی دُشواری بچوں اور نماز کے بیچ میں آسکتی ہے نیز وہ بیمار بھی ہوسکتے ہیں ◦ والد صاحب کو چاہئے کہ سمجھدار بچے کو اوّلاً نرمی اور محبت کے ساتھ مسجد کے آداب سے آگاہ کریں مثلاً مسجد میں شور نہیں مچانا، اِدھر اُدھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ پھر اسے اپنے ساتھ مسجد لے کر جائیں اور جماعت کی سب سے آخری صف میں دیگر بچوں کے ساتھ کھڑا کریں ◦ بچوں کو نماز پڑھنے پر کبھی کبھار انعام (Gift) بھی دیں لیکن اس انداز سے نہ دیں کہ وہ نماز کا عادی بننے کے بجائے انعام کے لالچی بن جائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس حکمتِ عملی کی بدولت بچوں کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ قائم ہوجائے گا۔

بچّوں کو نماز کا حکم دینے کے متعلق تین فرامینِ صحابہ

(1) حضرت سیّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اَیْقِظُوا الصَّبِیَّ یُصَلِّی، وَلَوْ بِسَجْدَۃٍ یعنی بچے کو نماز کیلئے بیدار کرو اگرچہ ایک ہی سجدہ کریں۔ (مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم: 7328)

(2) حضرت سیّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِکُمْ فِی الصَّلَاۃِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچوں پر توجہ دو۔ (مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم: 7329)

(3) حضرت سیّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یُعَلَّمُ الصَّبِیُّ الصَّلَاۃَ اِذَا عَرَفَ یَمِیْنَهٗ مِنْ شِمَالِهٖ یعنی جب بچہ دائیں اور بائیں میں فرق کرنے لگے تو اسے نماز کی تعلیم دی جائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، 3/202، رقم: 3504)

اللہ پاک ہمیں اور ہماری اولاد کو مرتے دم تک نماز پڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

نوٹ: نماز سے متعلق احکامِ شرعیہ کی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "نماز کے احکام" کا مطالعہ کیجئے۔

سوال: عشرۂ مبشرہ کن صحابہ کو کہا جاتا ہے؟

جواب: اُن دس (10) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو جنہیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ایک ساتھ جنّت کی بشارت دی۔

(ترمذی، 5/416، حدیث: 3768)

سوال: عشرۂ مبشرہ کے نام کیا ہیں؟

جواب: حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم، حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیدنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ، حضرت سیدنا زبیر بن عوّام، حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص، حضرت سیدنا سعید بن زید اور حضرت سیدنا ابو عُبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(ترمذی، 5/416، حدیث: 3768)

سوال: اللہ پاک کی بھیجی ہوئی مشہور چار کتابیں کن کن انبیائے کرام علیہم السّلام پر نازل ہوئیں؟

جواب: (1) توریت شریف حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السّلام پر (2) زبور شریف حضرت سیدنا داؤد علیہ السّلام پر (3) انجیل شریف حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السّلام پر اور (4) قراٰن مجید اللہ کے آخری نبی حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر۔

سوال: قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے کے وقت اللہ پاک سب سے پہلے کس کو زندہ فرمائے گا؟

جواب: صُور پھونکنے والے فرشتے حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السّلام کو۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص523)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

غوثِ اعظم کون ہیں؟

محمد عباس عطاری مدنی

کچھ دوست رات کے وقت فُٹ پاتھ(Footpath) پر بیٹھے اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے اور ساتھ ہی مسجد میں محفلِ نعت کا سلسلہ جاری تھا دورانِ بیان امام صاحب نے کہا: غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللہ میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔" حمّاد کہنے لگا: تم لوگوں نے سنا امام صاحب نے کیا کہا؟ سب نے کہا: نہیں، حمّاد: امام صاحب نے کہا کہ غوثِ اعظم کہتے ہیں: "میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔" تو یہ غوثِ اعظم کون ہیں؟ طاہر: حماد! مجھے بھی نہیں پتا، دوسروں نے بھی یہی جواب دیا، اگلے دن شام کے وقت اسی مسجد کے امام صاحب مسجد کی طرف جارہے تھے، اکبر نے کہا: حمّاد! غوثِ اعظم کے بارے میں امام صاحب سے پوچھ لیتے ہیں، حمّاد نے اپنے دوستوں سمیت امام صاحب سے ملاقات کی اور سوال کرنے کی اجازت مانگی، امام صاحب: جی بیٹا! بولیں، حمّاد: امام صاحب! غوثِ اعظم کون ہیں؟ امام صاحب: غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالمِ دین اور اللہ کے بہت بڑے ولی تھے، آپ کا نام عبدُالقادِر، کنیت ابو محمد اور لقب مُحیُ الدّین ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ یکم رمضان المبارک 470ھ بروز پیر صبح صادق کے وقت بغداد شریف کے علاقے جیلان میں پیدا ہوئے اور 11 ربیعُ الآخر 561ھ میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ حسنی اور حُسینی سید تھے، اسامہ: حسنی اور حُسینی سید سے کیا مراد ہے؟ امام صاحب: حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ نسب والد کی طرف سے حضرت سیّدُنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور والدہ کی طرف سے حضرت سیّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے اس لئے آپ کو حسنی حسینی سید کہا جاتا ہے۔(ملفوظات امیر اہلسنت، قسط:18، ص12 ملخصاً) طاہر: امام صاحب! ہمیں غوث پاک کے بارے میں اور بھی بتائیے، امام صاحب: طاہر بیٹا! غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی دعائیں قبول ہوتی تھیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی کثرت کیا کرتے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں حاضرین کی تعداد 70ہزار تک بھی ہوا کرتی تھی، حماد: 70 ہزار؟ امام صاحب: جی ہاں، حمّاد: ماشآءَ اللہ، اچھا امام صاحب! یہ بتائیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدُالقادر ہے تو پھر انہیں "غوثِ اعظم" کیوں کہتے ہیں؟ امام صاحب: حماد بیٹا! غوث کا معنیٰ ہے "فریاد کو پہنچنے والا" چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں کے مددگار ہیں اس لئے لوگ آپ کو "غوثِ اعظم" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ حمّاد: جزاکَ اللہُ خیراً۔ امام صاحب نے غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزید فضائل بیان کرتے ہوئے کہا: غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور قراٰنِ پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور پندرہ(15) سال تک ہر رات میں ایک قراٰن پاک ختم کیا کرتے تھے ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نمازوں کی پابندی اور قراٰن پاک کی تلاوت کو اپنا معمول بنانا چاہئے۔ سب نے ایک آواز ہو کر کہا: ہم سب ایسا ہی کریں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ

What will happen now?

محمد آصف عطاری مدنی

ایک نامور شخصیت جو اپنے شعبے میں بہت کامیاب سمجھے جاتے ہیں، انہوں نے یہ واقعہ کچھ یوں بیان کیا: میں اس وقت چھٹی (6th) کلاس میں پڑھتا تھا۔ سالانہ امتحان کا رزلٹ آیا تو میں فیل ہوگیا، ایک رشتے دار خاتون میری امی سے کہنے لگیں: اس نے پڑھنا پڑھانا تو ہے نہیں! اسے "خراد" کا کام سیکھنے پر لگا دیں، مجھے ان کی بات بُری تو بہت لگی لیکن میں نے دل میں ٹھان لی کہ اب میں صرف پاسنگ مارکس نہیں بلکہ پوزیشن لے کر دکھاؤں گا، میری محنتوں کا پھل اس وقت ملا جب اگلے ہی سال میں نے فرسٹ پوزیشن لی اور پھر آگے بڑھتا چلا گیا، آج مجھے عزت، دولت، شہرت! کیا کچھ حاصل نہیں ہے۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! انسان کی زندگی کامیابیوں اور ناکامیوں کا مجموعہ ہے، کسی تعلیمی امتحان (Educational exam) میں کامیابی درکار ہو یا ملازمت وغیرہ کے حصول میں کامرانی! ہمیں Success کے ساتھ Failure کا امکان بھی پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ لیکن ہماری ایک کمزوری یہ بھی ہے کہ ہم اپنی توقعات کا لیول اتنا بلند کرلیتے ہیں کہ جب ناکام ہوتے ہیں تو مایوسی کی حد سے گزر جاتے ہیں، جس کی وجہ سے کچھ لوگ تو نفسیاتی مریض بھی بن جاتے ہیں، کچھ نشے میں پناہ ڈھونڈتے ہیں اور بعض بے چارے تو اتنے دل برداشتہ ہوجاتے ہیں کہ اپنے ہاتھوں سے موت کو گلے لگا کر خودکشی جیسا حرام کام کر گزرتے ہیں۔ چند مہینوں کے دوران کچھ خبریں ایسی سامنے آئیں جس نے مجھے تشویش میں مبتلا کردیا، وہ خبریں ایسے نوجوانوں کی تھیں جنہوں نے امتحان میں فیل ہونے یا کم نمبر آنے یا کسی خاص کالج یا یونیورسٹی میں داخلہ نہ ملنے کی وجہ سے گلے میں پھندا لگا کر یا کسی اونچی بلڈنگ سے کود کر یا کسی دریا وغیرہ میں چھلانگ لگا کر خودکشی کرلی۔

بطورِ نمونہ تین افسوس ناک خبریں ملاحظہ کیجئے: "میرے پیارے ابو اور میری ماں، مجھے معاف کردینا میرا رزلٹ بہت گندا آیا ہے۔ اور جس کی وجہ سے اب کوئی عزت میری نہیں رہے گی۔ مگر میں نے

نمبر لینے کی کوشش کی تھی۔ بس مجھے معاف کر دینا۔ اللہ حافظ۔“ یہ الفاظ اس پرچی پر لکھے تھے جو ملتان میں فرسٹ ایئر کے طالب علم نے اپنے والدین کے نام الوداعی طور پر لکھی تھی۔ (ڈیلی پاکستان، 15 جنوری 2019ء) گیارہویں کلاس کے ایک طالب علم نے فائنل امتحانات میں ناکامی کے بعد خودکشی کرلی۔ ایک ہفتہ قبل ہی ایک اور طالب علم بھی خودکشی کرچکا ہے، وہ سیکنڈ ایئر میں زیرِ تعلیم تھا۔ (روزنامہ دنیا ویب سائٹ، 14 اپریل 2018) مصر میں میٹرک کی طالبہ نے امتحان میں ناکامی کے خوف سے ایک عمارت سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرلی، بلڈنگ سے گر کر لڑکی کے جسم پر شدید چوٹیں آئیں اس کو فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا تاہم وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئی۔

(اے آر وائی نیوز، 25 مئی 2018ء)

اے عاشقانِ رسول! ناکام ہونے والے تو دُنیا سے چلے گئے لیکن اپنے ماں باپ بہن بھائیوں کو حسرت و یاس کی داستان بنا گئے، آج ان کے والدین سے پوچھا جائے کہ زندہ سلامت اولاد چاہئے یا امتحان میں کامیابی اور پوزیشن! تو بلا تاخیر ان کا جواب یہی ہوگا کہ ہمیں اپنی اولاد سلامت چاہئے۔ لیکن ایسے والدین اور رشتے داروں کو سوچنا ہوگا کہ کس کے طعنوں کے خوف، کس کی طرف سے بُرا بھلا کہنے کے اندیشے نے ایک انسان کو اپنی ہی جان لینے پر مجبور کیا؟ تو شاید جواب کے آئینے میں انہیں اپنا ہی وجود کھڑا دکھائی دے۔ فیل ہوجانے والا پہلے ہی صدمے سے دوچار ہوتا ہے ایسے میں اُسے سہارے، ہمدردی اور دلجوئی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن افسوس! خاندان والے مل کر اس کی وہ کلاس لیتے ہیں اور کیا چھوٹا کیا بڑا ایسی ایسی باتیں سناتے ہیں اور ایسا دل توڑتے ہیں کہ ہتھوڑے سے بھی کیا ٹوٹتا ہوگا! ایک سے زیادہ بار فیل ہونے والے سے تو ایسا رویہ رکھا جاتا ہے جیسے اس نے دنیا کا سب سے بڑا جرم کرلیا ہو۔ ہمیں سمجھنا چاہئے کہ فیل ہوجانا بُرا سہی لیکن اس پر ہمارا ردِّ عمل تو مہذب اور شائستہ ہونا چاہئے۔ فیل ہونے والے کا حوصلہ بڑھایا جائے گا، اس کے مسائل سُن کر حل نکالا جائے گا تبھی وہ آئندہ پاس ہونے یا پوزیشن لینے کی سوچے گا! کم از کم اس کا یہ ذہن تو بنا ہی دیا جائے کہ فیل ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ دنیا ہی ختم ہوگئی ہے، خدارا! اپنے جگر کے ٹکڑے کو اتنا اعتماد تو فراہم کردیجئے کہ خدانخواستہ فیل ہونے کی صورت میں وہ پلٹ کر گھر آسکے، آپ اسے زندہ سلامت دیکھ سکیں۔ خیال رہے کہ بہت سارے کیسز میں والدین نہیں بلکہ دیگر رشتے داروں کے رویّے بھی کار فرما ہوتے ہیں، بہر حال ہمیں کسی کو تباہ کرنے کے لئے جمع نہیں ہونا چاہئے۔

امیرِ اہلِ سنّت کا انداز: امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک مرتبہ جامعۃُ المدینہ کے طلبہ میں اچھی پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم فرما رہے تھے، اختتام پر آپ نے دریافت فرمایا کہ سب سے کم نمبر کس کے آئے ہیں؟ جواب میں جس طالبِ علم نے ہاتھ اٹھایا، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اسے انعام دیا اور یہ مدنی پھول عطا کیا کہ کامیاب ہونے والوں کی حوصلہ افزائی تو ہر کوئی کرتا ہے، کم نمبر لینے والوں کا بھی حوصلہ بڑھانا چاہئے تاکہ وہ آئندہ اچھے نمبر لے سکیں۔

محترم والدین! آپ کو بھی چاہئے کہ اپنی اولاد کی ذہانت، صلاحیت اور ہمّت دیکھ کر اس سے توقعات باندھیں، بچّوں کا یہ ذہن بنائیں کہ تم جو کچھ پڑھ رہے ہو وہ تمہیں آنا چاہئے، تمہیں اچھا اسٹوڈنٹ بننا ہے، اگر پوزیشن لوگے تو تمہیں فلاں انعام ملے گا، پوزیشن نہ لے سکے تو ”کچھ نہیں کہا جائے گا“۔ اس کے برعکس بچّوں کو اس پریشر میں رکھنا کہ چاہے کچھ بھی ہوجائے تمہیں پوزیشن لینی ہے ورنہ تم ناکام اور نااہل سمجھے جاؤگے! اس کے لئے نہ اسے مناسب آرام کرنے دیتے ہیں، نہ ذہن کو فریش کرنے دیتے ہیں، اُسے کتابی کیڑا بنا دیتے ہیں جو خوراک کھانے کے لئے باہر نکلتا ہے پھر دوبارہ کتاب میں گھس جاتا ہے۔ امتحانات میں پوزیشن آنا اچھی بات ہے لیکن معذرت کے ساتھ یہ غلط فہمی بھی دُور کرلیجئے کہ صرف پوزیشن لینے والے ہی زندگی میں کامیاب ہوسکتے ہیں، پوزیشن تو بائی چانس بھی آسکتی ہے کہ جو سوالات اچھی طرح تیار کئے وہی پیپر میں آگئے اور پوزیشن آگئی۔ آپ اردگرد کے جن لوگوں کو کامیاب سمجھتے ہیں ان میں سے چند نام ایک لسٹ میں لکھ لیجئے اور دیکھئے کہ کیا یہ سب پوزیشن ہولڈر رہے تھے؟ میرا اندازہ ہے کہ بہت مرتبہ پوزیشن ہولڈر دیکھتے رہ گئے اور عملی زندگی میں کامیابی کا میڈل کوئی اور لے اُڑا۔ پھر اگر پوزیشن لینے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم اپنے عزیزوں دوستوں میں فخر

سے کہہ سکیں: جناب! ہمارے بچّے کی فرسٹ پوزیشن آئی ہے، اسے سوشل میڈیا پر شیئر کرکے اپنا قد بڑھا سکیں، تو اس کے لئے اپنی اولاد کو تختۂ مشق بنانا ستم ظریفی ہے یا نہیں! اس کا جواب اپنے دل سے لے لیجئے۔ نیز کہیں ایسا تو نہیں جو آپ سے نہ ہو سکا وہ اپنی اولاد سے کروانا چاہتے ہوں، ایک دلچسپ مگر فرضی حکایت پڑھئے اور اپنے رویّے پر ٹھنڈے دماغ سے نظرِ ثانی کرلیجئے:

یہ آپ کی مارک شیٹ ہے! ایک شخص شام کو تھکا ہارا گھر پہنچا، جا کر صوفے پر بیٹھا ہی تھا کہ سامنے میز پر پانچویں کلاس کی مارک شیٹ دکھائی دی، وہ سمجھا کہ اس کی بیوی نے رکھی ہے تاکہ اپنے بیٹے کا رزلٹ دیکھ سکے، نمبر دیکھنا شروع کئے تو اس کا پارہ بھی چڑھنا شروع ہو گیا۔ بیٹے کو بلا کر سامنے کھڑا کیا اور لال پیلا ہونا شروع ہو گیا: یہ دیکھو Maths میں صرف 55 نمبر، Science میں 45، کمپیوٹر میں صرف 40! اتنے کم نمبر! تمہارے دماغ میں بھُس بھرا ہوا ہے! وہ بے تکان بولتا چلا جارہا تھا، بیٹا حیران پریشان کھڑا تھا کہ خدایا! یہ اچانک ابو کو کیا ہو گیا ہے! اس کی گرما گرم آوازیں سُن کر بیوی بھی کچن چھوڑ کر بھاگی چلی آئی اور کچھ کہنے کی کوشش کی مگر وہ تو کسی کی سننے کو تیار ہی نہیں تھا، جب اس نے مارکس شیٹ پر اچھی طرح تبصرہ کر لیا تو بیوی ہمت کرکے بولی: میرے سرتاج! سنئے تو سہی، یہ مارک شیٹ آپ کے بیٹے کی نہیں ہے، اس کا رزلٹ تو کل آئے گا۔ وہ حیرت سے کہنے لگا: پھر کس کی ہے؟ ”وہ میں پرانے کاغذات درست کر رہی تھی اس میں سے آپ کی پُرانی مارک شیٹ نکل آئی تو میں نے یادگار کے طور پر دکھانے کے لئے یہاں ٹیبل پر رکھی تھی کہ آپ آئیں گے تو دکھاؤں گی۔“ بیوی کا جواب سُن کر شوہر کے کانوں میں کچھ ہی دیر پہلے کئے جانے والے تبصرے کی آوازیں گونجنے لگیں، اب اسے اپنی شرمندگی اور جھیپ مٹانے کے لئے کوئی بہانہ نہیں مل رہا تھا، لہٰذا وہ خاموشی سے واش روم کی طرف بڑھ گیا، جاتے ہوئے چور نظروں سے دیکھا تو بیوی اور بیٹا منہ چھپا کر ہنس رہے تھے۔

آخری بات: جتنی توجہ ہم دنیاوی تعلیم میں کامیابیوں پر دیتے ہیں، اگر اس سے آدھی توجہ ہم اپنی اولاد کو نماز، روزہ اور دیگر فرائض و واجبات کا پابند بنانے پر دیں تو ہمارا معاشرہ صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ بن سکتا ہے۔ اس جذبے کو پانے اور بڑھانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں اپنے بیٹوں کے ساتھ شرکت کیجئے اور مثبت نتائج کھلی آنکھوں سے ملاحظہ کیجئے۔

”نماز کا وقت پر ادا کرنا تمام اعمال سے افضل ہے۔“ (فیضان نماز، ص1)

مَا شَآءَ اللہ! مبلّغِ دعوتِ اسلامی حاجی سیّد فُضَیل شاہ صاحب عطاری (U.K) نے مدنی مذاکرہ (منعقدہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی، 1 صفرالمظفر 1441ھ) میں 1900 کی تعداد میں ”فیضانِ نماز“ (فیضانِ سنّت جلد 3 کا ایک باب) خرید کر تقسیم کرنے کی عظیم الشّان نیّت فرما کر مکتبۃُ المدینہ کی مجلس کے نگران کے ذاتی اکاؤنٹ سے سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کو تحفۃً ملنے والا پہلا نسخہ حاصل کیا۔

یااللہ! سیّد فُضَیل شاہ صاحب کو ان کے نانا جان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت سے جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ نصیب فرما اور سیّد صاحب کے صدقے میں یہ دُعا مجھ گنہگاروں کے سردار اور میری آل اور ہر اُس اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے حق میں قبول فرما جو ”فیضانِ نماز“ کے 568 صفحات پڑھ یا سُن لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

۱۴۴۱ھ

میزانِ عمل کو بھرنے والی نیکیاں

عبدالماجد نقشبندی عطاری مدنی*

قیامت کے دن جس کی نیکیوں کا پلّہ بھاری ہو گا اور اس کے نیک عمل زیادہ ہوں گے تو وہ جنّت کی مَن پسند زندگی میں ہو گا اور جس کی نیکیوں کا پلّہ ہلکا پڑے گا تو اس کا ٹھکانا جہنّم ہو گا۔ احادیثِ مُبارکہ میں بہت سی ایسی عبادات، اعمال، اوراد و وظائف بیان کئے گئے ہیں جو بروزِ قیامت بندۂ مؤمن کے نیکیوں کے پلڑے کو بھر دیں گے اور اس کے لئے ذریعۂ نجات بنیں گے، یہاں چند ایسی نیکیاں ذکر کی جا رہی ہیں جو میزانِ عمل کو بھر دیتی ہیں، چنانچہ

میزانِ عمل کو بھرنے والے کلمات: نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزانِ عمل میں بھاری ہیں اور اللہ پاک کو بہت پسند ہیں۔ (وہ دو کلمے یہ ہیں:) "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ"۔ (بخاری، 4/297، حدیث:6682)

ہمیں بھی چاہئے کہ ان کلمات کو ہمیشہ وردِ زبان رکھیں کہ یہ دو کلمات اللہ کریم کو بہت زیادہ محبوب ہیں، زبان پر بہت ہلکے پھلکے ہیں مگر قیامت کے دن میزانِ عمل میں ان کا وزن بہت بھاری ہو گا یعنی عمل بہت تھوڑا ہے مگر اس کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے۔

میزان پر سب سے زیادہ وزنی عمل: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پانچ چیزیں میزان پر سب سے زیادہ وزن والی ہیں: ① سُبْحٰنَ اللّٰہ ② اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ③ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ④ اَللّٰہُ اَکْبَر ⑤ کسی مسلمان شخص کا نیک بچّہ مر جائے اور وہ اس پر ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے صبر کرے۔ (صحیح ابن حبان، 2/100، حدیث:830 ملتقطاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میزان کو بھر دیتی ہے: نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: صفائی نصف ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میزان کو بھر دیتا ہے اور "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ" زمین و آسمان کے درمیان ہر چیز کو بھر دیتے ہیں اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل یعنی راہنما ہے، صبر روشنی ہے اور قراٰن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے۔ (مسلم، ص115، حدیث:534)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص ہر حال میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرے تو قیامت میں میزانِ عمل کے نیکی کا پلّہ اس سے بھر جائے گا اور ایک حمد تمام گناہوں پر بھاری ہو گی۔ کیونکہ یہ ہیں ہمارے کام اور وہ ہے رب کا نام۔

مزید فرماتے ہیں: ان دو کلموں (سُبْحٰنَ اللّٰہ و اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) کا ثواب اگر دنیا میں پھیلایا جائے تو اتنا ہے کہ اس سے سارا جہان بھر جائے یا مطلب یہ ہے کہ سُبْحٰنَ اللّٰہ میں اللہ کی بے عیبی کا اقرار ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں اس کے تمام کمالات کا اظہار۔ اور یہ دو چیزیں وہ ہیں جن کے دلائل سے دنیا بھری ہوئی ہے کہ ہر ذرہ اور ہر قطرہ رب کی تسبیح و حمد کر رہا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/232)

حُسنِ اخلاق سے بھاری وزنی شے نہیں: دینِ اسلام میں حُسنِ خلق کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حُسنِ اخلاق کو بہت زیادہ پسند فرمایا اور اس کے متعلق بشارت عطا فرمائی کہ قیامت کے دن حُسنِ اخلاق کو میزانِ عمل میں نیکیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا اور یہ اس کی نیکیوں میں سب سے وزنی عمل ہو گا چنانچہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں حُسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں ہو گی۔ (ترمذی، 3/404، حدیث:2009)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

گزشتہ سے پیوستہ

مؤمن کی شان

قسط: 03

راشد علی عطاری مدنی*

● مسلمان کو چاہئے کہ ہر معاملے میں اللہ و رسول کے احکام کو ترجیح دے، نیکی و بھلائی اور احکامِ خداوندی کی اشاعت و نفاذ میں کسی طرح کی ملامت وغیرہ کا خوف نہ رکھے، قراٰنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍؕ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔ (پ6، المآئدۃ:54)

● مسلمان کو چاہئے کہ اپنے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم پر ثابت رہے اور ان کا ہر حکم دل و جان سے تسلیم کرے کیونکہ مسلمان کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت اللہ پاک ہی کی اطاعت ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَۚ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔ (پ5، النسآء:80)

● مسلمان کو جب بھی کسی معاملے میں کسی سے اختلاف ہو تو اسے اللہ کریم اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق حل کرنا اور اپنا معاملہ اللہ و رسول کے سپرد کر دینا چاہئے، کیونکہ ہر معاملے میں اللہ و رسول کی طرف رجوع لانا ہی بہتر اور اچھے انجام کا ذریعہ ہے، چنانچہ ربِّ کریم کا فرمان ہے: ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۠﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اُسے اللہ و رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔ (پ5، النسآء:59)

● مسلمان کو ہمیشہ قراٰن و سنّت اور عُلمائے حقّہ کی اطاعت کرتے رہنا چاہئے نیز کسی بھی معاملے میں کفار کی اطاعت و ہم نوائی سے بچنا چاہئے، اللہ کریم فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو اگر تم کچھ کتابیوں کے کہے پر چلے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر چھوڑیں گے۔ (پ4، اٰلِ عمرٰن:100)

● مسلمان کو احکامِ اسلام پر آدھا ادھورا نہیں بلکہ پورا پورا ایمان ہونا چاہئے اور عمل و عقیدہ ہر ہر معاملے میں ایمان و اسلام کو ترجیح دینی چاہئے، ذرہ بھر بھی شیطان کی پیروی نہیں کرنی چاہئے، ربِّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو اسلام میں پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر نہ

چاہو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (پ2، البقرۃ:208)

◆ ہمیشہ اللہ کریم پر بھروسا اور توکّل کرنا مسلمان کی صفات میں شامل ہونا چاہئے کیونکہ مسلمان کو اپنے رب پر ہی توکّل کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ کریم کا ارشادِ گرامی ہے: [illegible] الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے۔ (پ4، اٰل عمرٰن:122)

◆ مسلمان کو ہمیشہ اللہ کریم کا دیا ہوا حلال اور سُتھرا رزق کھانا چاہئے نیز رزق کم ہو یا زیادہ ہر حال میں شکر ادا کرتے رہنا چاہئے، فرمانِ خداوندی ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں اور اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔ (پ2، البقرۃ:172)

◆ مسلمان کو دوسروں کا مال و اسباب ناجائز و باطل طریقے یعنی سُود، چوری، دھوکے اور رشوت وغیرہ کے ذریعے حاصل کرنے سے بچنا چاہئے کیونکہ ربِّ کریم کا ارشاد ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔ (پ5، النسآء:29)

◆ مسلمان کو ہمیشہ اللہ کریم کے قہر و غضب سے خوف زدہ رہنا چاہئے اور اس کی رحمت و کرم پانے کے لئے نیک اعمال، تقویٰ و پرہیزگاری اور اللہ کریم کے نیک بندوں کا وسیلہ بھی اپنانا چاہئے۔ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔ (پ6، المآئدۃ:35)

◆ مسلمان کو ہمیشہ اچھائی، بھلائی اور تقویٰ و پرہیزگاری کے کاموں پر دوسروں کی مدد اور تعاون کرنا چاہئے، برائی اور گناہ کے کاموں پر ساتھ دینے سے باز رہنا چاہئے، فرمانِ ربُّ العزّت ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ6، المآئدۃ:2)

◆ مسلمان اگر کوئی گناہ کر بیٹھے تو اسے فوراً اللہ کریم کی بارگاہ میں پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وسیلے سے توبہ و استغفار کرنی چاہئے کہ مسلمان کو یہی حکم ہے۔ فرمانِ ربِّ کائنات ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ5، النسآء:64)

◆ مسلمان کو ہر طرح کی مصیبت، آزمائش، امتحان، رزق و مال کی تنگی وغیرہ پر صبر کرنا چاہئے اور دوسروں کو بھی صبر کی نصیحت کرنی چاہئے چنانچہ اللہ پاک کا فرمان ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔ (پ4، اٰل عمرٰن:200)
ایک اور مقام پر اللہ ربُّ العزّت ارشاد فرماتا ہے: [illegible] فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور صبر والے مصیبت اور سختی میں۔ (پ2، البقرۃ:177)

◆ مسلمان کو جب کوئی مصیبت یا پریشانی لاحق ہو تو اسے چاہئے کہ وہ صبر و نماز کے ذریعے مدد طلب کرے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے: [illegible] الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ (پ2، البقرۃ:153)

◆ مسلمان کو نفس کے وسوسوں اور خواہشات سے کنارہ کش رہنا چاہئے، اللہ کریم فرماتا ہے: [illegible] ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانا ہے۔ (پ30، النّٰزعٰت:40، 41)

(بقیہ اگلے شمارے میں)

کاشف شہزاد عطاری مدنی

اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے 3 خصوصی کمالات

① **معجزات و کمالات کو جمع کر دیا گیا:** دیگر انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کو جو فضائل و معجزات الگ الگ ملے وہ سب محبوبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے جمع کر دیئے گئے۔ (کشف الغمہ، 2/54)

تمام اچھی خصلتوں کو جمع فرمایا اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ترجمۂ کنز الایمان: یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی تو تم انہیں کی راہ چلو۔ (پ7، الانعام: 90)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: علمائے کرام نے اس آیتِ مبارکہ سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام انبیائے کرام علیہمُ السّلام سے افضل ہیں۔ اللہ پاک نے مختلف انبیا کو جو کمال والی خصلتیں اور شرف و فضیلت والے اوصاف عطا فرمائے ہیں ان کا ذکر کرکے اپنے حبیبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حکم دیا کہ ان تمام اوصاف و کمالات کو جمع فرمالیں اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اللہ کے حکم کی تعمیل میں کوتاہی ہونا ممکن ہی نہیں۔ ثابت ہوا کہ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان تمام خصائلِ حمیدہ کو جمع فرمایا جو انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو الگ الگ حاصل تھیں اس لئے آپ تمام انبیا سے افضل ہیں۔ (تفسیر کبیر، 5/57)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی نبی نے کوئی آیت و کرامت ایسی نہ پائی کہ ہمارے نبی اکرمُ الانبیاء صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلَّم کو اس کی مثل اور اس سے افضل عطا نہ ہوئی۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/595)

صَدْرُ الشَّرِیعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اوروں کو فرداً فرداً (یعنی دیگر لوگوں کو الگ الگ) جو کمالات عطا ہوئے حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میں وہ سب جمع کر دیے گئے اور ان کے علاوہ حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصہ نہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/63)

مدنی مشورہ: اس حوالے سے مزید تفصیل جاننے کے لئے رَئِیْسُ الْمُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "سُرُوْرُ الْقُلُوب فِی ذِکْرِ الْمَحْبُوب" صفحہ 312 تا 321 ملاحظہ فرمایئے۔

خلق سے اولیا اولیا سے رُسُل | اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
ملک کونین میں انبیا تاجدار | تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

② **نام لے کر پکارنے کی ممانعت:** سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نام لے کر پکارنا آپ کی اُمّت پر حرام کر دیا گیا۔ (الخصائص الکبریٰ، ص57)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علماء تصریح فرماتے ہیں (کہ) حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نام

سے کر ندا کرنی (یعنی پکارنا) حرام ہے اور (یہ بات) واقعی محلِ انصاف ہے، جسے اُس کا مالک و مولیٰ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نام لے کر نہ پکارے غلام کی کیا مجال کہ راہِ ادب سے تَجاوُز کرے (یعنی آگے بڑھے)، بلکہ امام زَینُ الدِّین مَرَاغی وغیرہ مُحَقِّقِین نے فرمایا: اگر یہ لفظ (یعنی یا محمد) کسی دعاء میں وارِد ہو جو خود نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تعلیم فرمائی تاہم اس کی جگہ یا رسولَ اللہ، یا نبیَّ اللہ (کہنا) چاہیے، حالانکہ الفاظ دعاء میں حتَّی الْوَسع تَغْییر (یعنی جہاں تک ممکن ہو تبدیلی) نہیں کی جاتی۔ یہ مسئلہ مُہِمّہ (یعنی اہم مسئلہ) جس سے اکثر اہلِ زمانہ غافل ہیں نہایت واجبُ الحِفْظ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/157)

صَدْرُ الشَّرِیعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اگر حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو پکارے تو نامِ پاک کے ساتھ ندا نہ کرے کہ یہ جائز نہیں، بلکہ یوں کہے: یَا نَبِیَّ اللہ! یَا رَسُوْلَ اللہ! یَا حَبِیْبَ اللہ! (بہار شریعت، 1/78)

گزشتہ اُمتوں کا اپنے نبیوں کو نام لے کر پکارنا: اے عاشقانِ رسول! دیگر انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کی اُمتیں نام لے کر اپنے نبیوں کو پکارا کرتی تھیں۔ دو مثالیں ملاحظہ فرمائیے: 1 حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السَّلام کی قوم کا کلام: ﴿ قَالُوْا یٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: (بنی اسرائیل نے) کہا: اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایسا ہی ایک معبود بنا دو جیسے ان کے لئے کئی معبود ہیں۔ (پ9، الاعراف: 138) 2 حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کی قوم کا کلام: ﴿ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: یاد کرو جب حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ بن مریم! (پ7، المآئدۃ: 112)

اُمّتِ مسلمہ کے لئے حکم: اللہ پاک نے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کو یہ حکم فرمایا: ﴿ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: (اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے۔ (پ18، النور: 63)

حضرت علّامہ احمد بن محمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیتِ مُقدّسہ کے تحت فرماتے ہیں: سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نام لے کر "یا محمد" اور کُنْیت کے ساتھ "یَا اَبَا الْقَاسِم" کہہ کر نہ پکارا جائے بلکہ تعظیم و تکریم اور عزّت و توقیر کے ساتھ یا رسولَ اللہ، یا نبیَّ اللہ، یا اِمَامَ الْمُرْسَلِین، یا رسولَ رَبِّ الْعٰلَمِین اور یا خَاتَمَ النَّبِیِّیْن وغیرہ کلمات کے ساتھ پکارا جائے۔ (تفسیر صاوی، 4/142)

(نعت میں بھی) نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "یَا مُحَمَّد" کہہ کر پکارنے کی اجازت نہیں۔ لہٰذا اگر کسی نعت وغیرہ میں اس طرح لکھا ہوا ملے تو اسے تبدیل کر دینا چاہیے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/675)

اے عاشقانِ رسول! جن روایات میں کسی شخص کے سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "یا محمد" کہہ کر پکارنے کا تذکرہ ہے ان کی علمائے کرام نے دو وُجوہات بیان فرمائی ہیں: 1 اس طرح کی روایات اللہ پاک کی طرف سے ممانعت نازل ہونے سے پہلے کی ہیں 2 اس طرح نام لے کر ندا کرنے والے افراد اس حکم سے ناواقف تھے۔

(زرقانی علی المواہب، 6/26، سبل الہدیٰ والرشاد، 10/454)

3 خوشبو کے ذریعے پہچان لیا جاتا: اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی راستے سے گزرتے تو بعد میں آنے والا شخص خوشبو کے ذریعے پہچان لیتا کہ اس راستے سے سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گزرے ہیں۔ (الشفا، 2/64) قُدرتی خوشبو: اے عاشقانِ رسول! حضرت علّامہ مولانا علی بن سلطان محمد قاری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: یہ خوشبو بدن یا لباس پر کسی قسم کی خوشبو استعمال کرنے کے باعث نہیں تھی بلکہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (کے مبارک بدن) کی قُدرتی خوشبو تھی۔ (شرح الشفا، 1/167) مُشک کی خوشبو: حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینۂ منوّرہ کے راستوں میں سے کسی راستے سے گزرتے تو اس راستے سے مُشک کی خوشبو آنے لگتی اور لوگ کہتے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آج اس راستے سے گزرے ہیں۔

(مسند ابی یعلیٰ، 3/39، حدیث: 3114)

جس گلی سے تُو گزرتا ہے مِرے جانِ جِناں
ذرّہ ذرّہ تِری خوشبو سے بَسا ہوتا ہے

(سامانِ بخشش، ص117)

کیا اسلام بہت مشکل دین ہے؟

قسط:01

مفتی محمد قاسم عطاری*

مشہور جملہ ہے کہ دین بہت مشکل ہے اور بعض تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ دین مشکل نہیں تھا لیکن مولویوں نے مشکل بنادیا۔ کیا واقعی اسلام بہت مشکل دین ہے یا یہ ایک وسوسہ اور پروپیگنڈا ہے؟ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ پست ہمت آدمی کے لئے معمولی سا کام بھی مشکل ہوتا ہے جبکہ باہمت کے لئے بھاری کام بھی آسان ہوتا ہے، جیسی نیت ویسی مراد۔ مومن کو باہمت ہونا چاہیے، حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ بلند ہمتی والے کام پسند فرماتا ہے۔

(معجم اوسط، 2/179، حدیث:2940)

اسلام کا معاملہ یہ ہے کہ انسان کی طاقت و قوت اور ہمت و حوصلہ کے اعتبار سے بنیادی طور پر اسلام آسان ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: [illegible] (پ3، البقرۃ:286) "اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔" اور فرمایا: [illegible] (پ17، الحج:78) "اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی۔" اور فرمایا: [illegible] (پ2، البقرۃ:185) "اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔" اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا: [illegible] "بے شک دین بہت آسان ہے۔" (بخاری، 1/36، حدیث:39) مذکورہ آیت اور حدیث سے مجتہدین کرام نے یہ اصول بنایا ہے: اَلْحَرَجُ مَدْفُوْعٌ "حرج دور ہے یعنی اسے دور کیا جاتا ہے۔" (المبسوط للسرخسی، 16/108) اور اَلْمَشَقَّةُ تَجْلِبُ التَّيْسِيْرَ "مشقت آسانی لاتی ہے۔" (الاشباہ والنظائر، ص64)، یعنی جہاں بہت مشقت آجائے تو وہاں شریعت آسانی پیدا کردیتی ہے۔

ان دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ حقیقت میں طاقت و ہمت کے اعتبار سے شرعی احکام آسان ہیں اگرچہ بعض احکام دوسرے بعض کی نسبت یا بعض حالات میں مشکل ہوتے ہیں لیکن کبھی ایسے مشکل نہیں ہوتے کہ ناقابلِ برداشت ہوجائیں اور دنیا جہان کے اکثر کاموں میں حقیقت حال یہ ہے کہ ہر کام کے لئے کچھ نہ کچھ ہمت، کوشش اور مشقت تو کرنی ہی پڑتی ہے۔ اب رہا یہ کہ یہ کچھ نہ کچھ مشقت بھی بہت مشکل ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ آخر یہ مشقت دین کے معاملے میں ہی کیوں یاد آتی اور محسوس ہوتی ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر مشقت کا سامنا زندگی کے اکثر ضروری معاملات میں کرنا پڑتا ہے۔ آئیے! ذرا ان معاملات پر نظر دوڑائیں:

بچپن اور تعلیم دیکھ لیں، بچہ پیدا ہوتا ہے تو پہلے بیٹھنا، کھڑا ہونا، چلنا اور دوڑنا سیکھتا ہے پھر چاہتے یا نہ چاہتے ہوئے بھی اسکول جاتا، محنت سے پڑھائی کرتا، اسکول سے واپسی پر ٹیوشن پڑھتا، وہاں یا گھر پر ہوم ورک کرتا، اسباق سمجھتا، یاد کرتا اور دن رات ایک کرکے امتحانات کی تیاری کرتا ہے۔ محنت کا یہ سلسلہ عموماً 12، 14 یا 16 سال جاری رہتا ہے۔ پھر اس تعلیم میں بھی اگر سائنس، میڈیکل، انجینئرنگ وغیرہ کے اسٹوڈنٹس کو دیکھیں تو مشقت کا حقیقی معنی پتہ چل جاتا ہے کہ نہ دن کا پتہ اور نہ رات کی خبر، بندہ ہے اور کتابیں، کالج کی دوڑ ہے اور پاس ہونے کی فریادیں۔ کیا یہ مشقت دین پر عمل کی مشقت سے کم ہے؟ نہیں نہیں، بہت زیادہ ہے۔

اس کے بعد نوکری دیکھ لیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد گھر بیٹھے

* دارالافتاء اہل سنت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari

نوکری نہیں مل جاتی بلکہ اچھی نوکری کے لئے کئی جگہوں کے چکر لگانے اور دھکے کھانے پڑتے ہیں۔ کبھی نوکری کی جگہ نہیں اور کبھی جگہ تو دس افراد کو رکھنے کی ہے لیکن انٹرویو کے لئے چار سو محنت مشقت سے پڑھے ہوئے امیدوار بیٹھے ہیں۔ انٹرویو کی بھرپور تیاری کے بعد بھی یا تو انٹرویو میں فیل ہو جاتے ہیں یا پاس ہونے کے باوجود ٹاپ ٹین میں نام نہ آنے کی وجہ سے نوکری سے باہر۔ اب دوبارہ وہی دفتروں کے چکر، افسروں کی خوشامدیں، رشوتوں کے لین دین پھر بھی یہ مقصود رسائی سے دور، قلب، محبوب نوکری کے عدم حصول سے مجبور اور صدموں سے چور چور۔ اگر پوچھیں کہ بھائی کیوں اتنی مشقت کرتے اور خواری اٹھاتے ہو تو جواب ملے گا کہ یہی ہے زمانے کا دستور۔ واہ! کہاں دین پر عمل کے لئے تھوڑی سی مشقت پر یہ رونا دھونا اور آہ و زاری اور کہاں نوکر بننے کی خاطر یہ ذوق شوق اور بے قراری۔ اب ہزار محنت اور کوشش کے باوجود نوکری مل بھی گئی تو کیا بیٹھے بٹھائے تنخواہ مل جاتی ہے؟ نہیں، وہاں بھی وقت کی پابندی، ماتحتوں کی کام چوری اور اوپر والوں کی سینہ زوری سب برداشت کر کے مطلوبہ نتیجہ دے کر ہی تنخواہ ملتی ہے ورنہ نوکری سے چھٹی۔

کاروبار کا معاملہ دیکھ لیں، کاروبار شروع کرنے میں مشکلات کے بیسیوں مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ نقصان ہو جائے تو کام تمام یا اس کے ازالے کے لئے دن رات محنت کرنی پڑتی ہے پھر جب پیسہ آ جاتا ہے تو دشمنیاں، حسد، بیماریاں، چوروں اور ڈاکوؤں کے خطرات بھی ساتھ ہی آتے ہیں لیکن دین کو مشقت سمجھنے والے دنیوی زندگی کے تھوڑے سے مزے کے لئے یہ ساری مشکلات برداشت کرتے ہیں۔

شادی دیکھ لیں، جب شادی کا مرحلہ آتا ہے تو شادی کے بعد چار دن کی چاندنی ہوتی ہے اور پھر آزمائشوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ولادت ہو تو طعنے، احساسِ محرومی اور اگلی شادی کی سوچ اور اگر اولاد ہو جائے تو ایک طرف ماں اس کے کھانے پینے، راحت و آرام کا خیال رکھ کر مشقت برداشت کرتی ہے اور دوسری طرف باپ دن رات ایک کر کے سردی گرمی، دھوپ بارش وغیرہ ہر طرح کے حالات میں بچے کو کھلانے کے لئے محنت کرتا ہے۔

یونہی لائف اسٹائل کے لئے مشقتیں دیکھ لیں، اگر کسی آدمی نے اپنی زندگی کا مقصد بنایا ہو کہ اسے اچھی گاڑی، رہائش کے لئے عالیشان بنگلہ چاہیے تو اسے گھر بیٹھے دولت نہیں مل جائے گی بلکہ بہت سی قربانیاں دینی ہوں گی، راتوں کو جاگنا پڑے گا، گرمی سردی برداشت کرنا پڑے گی، محنت کرنی پڑے گی تبھی منزل پر پہنچ سکتا ہے کیونکہ یہ تمام مشکلات زندگی کا حصہ ہیں، بغیر مشقت دنیا کا نظام چل ہی نہیں سکتا۔

اب عرض ہے کہ جب زندگی مشقت اور جدوجہد کا دوسرا نام ہے تو اسلام بھی اسی زندگی کا حصہ بلکہ اس کی روح ہے اور اس عظیم روح یعنی اسلام پر عمل کرنے میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے امورِ حیات کی نسبت بہت کم مشقتیں رکھی ہیں مثلاً عبادات کو دیکھ لیں، نماز ایک ڈسپلن ہے جس کا دورانیہ پانچ نمازوں میں تقریباً ڈیڑھ سے اڑھائی گھنٹے ہیں لیکن اس کے مقابلے میں فوج کے ڈسپلن میں اس سے کئی گنا زیادہ مشقت اٹھانی پڑتی ہے، یونہی کسی آفس میں کام کرنے میں آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی اور اس کے ڈسپلن کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ حیرت ہے کہ اس سخت ڈسپلن اور مشقت پر کوئی کلام نہیں کرتا جبکہ ڈیڑھ گھنٹے کی نماز کی ادائیگی کو بہت بڑی مشکل کے طور پر پیش کر دیا جاتا ہے۔

اصل بات یہ ہے مشقت اٹھانے کا دار و مدار مقصد کے ساتھ لگن پر ہوتا ہے۔ اچھی سواری، اچھی رہائش اور پُرسکون زندگی کے حصول کی لگن چونکہ دل کی گہرائیوں میں موجود ہوتی ہے اس لئے ساری مشقتیں قابلِ برداشت ہو جاتی ہیں جبکہ آخرت کی بہتر زندگی، دائمی جنت کی اعلیٰ نعمتیں، رضائے الٰہی اور قربِ خداوندی کی لگن مَعَاذَ اللہ دلوں میں اتنی راسخ نہیں ہے، اس لئے دین پر عمل کی محنت پہاڑ جیسی مشکل معلوم ہوتی ہے حالانکہ جنت کی دائمی نعمتیں اور دیدارِ الٰہی وہ اعلیٰ ترین مقاصد ہیں کہ کروڑوں زندگیاں تلواروں کے دھاروں پر کٹوا کٹوا کر قربان کر دی جائیں تو بھی سودا مفت ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ دین مشکل نہیں، پست ہمتی اور کم حوصلگی اسے مشکل بنا دیتی ہیں۔

اب رہی یہ بات کہ مولویوں نے دین کو مشکل بنا دیا ہے، اس کا جواب اگلی قسط میں دیا جائے گا۔

غوثِ اعظم کی 7 نصیحتیں

اویس یامین عطاری مدنی*

محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اللہ کریم کی عبادت اور لوگوں کی اصلاح کرتے ہوئے گزری ہے۔ آپ طویل عرصے تک اپنے ملفوظات (Sayings)، تالیفات (Books) اور بیانات (Speeches) کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے بچاتے اور راہِ ہدایت پر گامزن فرماتے رہے، چنانچہ "اَخْبارُ الْاَخْیار" میں ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر مبارک کے 33 سال درس وتدریس اور فتویٰ نویسی میں بسر فرمائے، جبکہ 40 سال مخلوقِ خدا کو وعظ و نصیحت فرماتے رہے۔ (اخبار الاخیار، ص9)

شیخ عبدُ الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: حضرت شیخ (عبدُ القادر جیلانی) رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں غیر مسلم، آپ کے دستِ مبارک پر دولتِ ایمان سے مشرف نہ ہوتے اور نافرمان، ڈاکو، گمراہ اور بدمذہب افراد، آپ کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتے۔ جب پانچ سو (500) سے زیادہ غیر مسلم اور لاکھوں سیاہ کار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر تائب ہو چکے اور بداعمالیوں سے باز آچکے تھے تو دیگر لوگوں کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے؟ (یعنی بے شمار ہی آپ کے فرامینِ مبارکہ سے مستفید ہوتا تھا) (اخبار الاخیار، ص13)

غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ملفوظات ہر عام و خاص کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں، آیئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں سے 7 فرامین ملاحظہ کرتے ہیں:

(1) رضائے الٰہی پر راضی رہئے: ایک مسلمان کو اللہ کریم کی رضا پر راضی رہنا چاہئے کہ نعمتیں بھی اسی کی دی ہوئی ہیں اور آزمائشیں بھی اسی کی طرف سے آتی ہیں، مگر انسان نعمتیں سمیٹتے وقت تو ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہتا ہے لیکن آزمائش کے وقت شکوہ و شکایت زبان پر لے آتا ہے۔ حضور غوث پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہنے کے بارے میں فرماتے ہیں: (اے اللہ کے بندے!) اگر تیری قسمت میں نعمت کا ملنا ہے تو وہ تجھے ضرور مل کر رہے گی، چاہے تُو اس کو طلب کرے یا ناپسند کرے! اور اگر تیری قسمت میں مصیبت و تکلیف ہے اور تیرے لئے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے، تُو خواہ اسے ناپسند کرے یا اس سے بچنے کی دعا کرے تو بھی وہ مصیبت تجھ پر آکر رہے گی۔ اپنے تمام اُمور اللہ پاک کے حوالے کر دے، اگر تجھے نعمتیں عطا ہوں تو شکر ادا کر اور اگر آزمائش کا سامنا ہو تو صبر کر۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، ص24، فتوح:3)

(2) خوفِ خدا: پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کے لئے خوفِ خدا کا ہونا بے حد ضروری ہے، کیونکہ جب تک خوفِ خدا نہیں ہوگا گناہوں سے بچنا اور نیک اعمال کرنا دشوار ہے۔ حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے اللہ کے بندے! تُو اللہ کریم سے بے خوف نہ ہو بلکہ خوف کو لازم پکڑ لے، اگر اللہ پاک جنّت اور جہنم کو پیدا نہ فرماتا تب بھی اس کی ذات اس بات کی

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

مستحق تھی کہ اس سے خوف کیا جائے اور اسی سے امید رکھی جائے۔ اس کی اطاعت کر، جس کے احکام ہیں) اور اس کی ممنوعات (یعنی منع کردہ کاموں) سے باز رہ، تُو اس کی بارگاہ میں توبہ کر اور اس کے سامنے خُوب خُوب عاجزی اور گریہ وزاری کر اور جب تُو صدقِ دل سے توبہ کرے گا اور اعمالِ صالحہ پر ہمیشگی اختیار کرے گا تو اللہ کریم تجھے نفع عطا فرمائے گا۔ (الفتح الربانی، ص275ملخصاً)

3 مبلغ کو باعمل ہونا چاہئے: اگر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا خود باعمل ہوگا تو اس کی بات میں بھی اثر ہوگا، لہٰذا اپنی بات میں تاثیر پیدا کرنے کے لئے ہمیں اپنی عملی حالت بھی دُرست کرنی ہوگی۔ حضور غوث پاک شیخ عبدُالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: جو عمل کئے بغیر، دوسروں کو نصیحت کرے وہ کچھ اہمیت (Importance) نہیں رکھتا۔ خود عمل نہ کرکے دوسروں کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے جیسے بغیر دروازے کا گھر ہو اور اس میں ضروریاتِ خانہ داری بھی نہ ہوں اور ایسا خزانہ ہے جس میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے اور یہ ایسے دعوے کی طرح ہے جس کا کوئی گواہ نہیں۔ (الفتح الربانی، ص248ملخصاً)

4 فکرِ آخرت: فکرِ آخرت سے غافل لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: (اے نادان انسان!) ذرا غور کر! جب اس فنا ہونے والی دُنیا کا حُصول بغیر محنت و مشقت کے ممکن نہیں ہے (یعنی دنیاوی فانی نعمتوں کیلئے محنت کرنی پڑتی ہے) تو وہ چیز جو اللہ کریم کے پاس ہے (اور ہمیشہ رہنے والی ہے) اس کا بغیر ریاضت و محنت کے ملنا کس طرح ممکن ہے؟ (الفتح الربانی، ص222ملخصاً)

5 توبہ: انسان سے گناہ ہو ہی جاتے ہیں، لیکن اس پر ہمیشگی اختیار کرلینا اور توبہ کو بالکل بھول جانا بڑی بدنصیبی ہے۔ پیروں کے پیر، روشن ضمیر، شیخ عبدُالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے مسلمانو! جب تک زندگی کا دروازہ کُھلا ہے اس کو غنیمت سمجھو کہ وہ عنقریب تم پر بند کردیا جائے گا، جب تک نیک عمل کرنے کی قُدرت رکھتے ہو، اس کو غنیمت سمجھو اور جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اسے غنیمت سمجھو اور اس میں داخل ہوجاؤ۔ (الفتح الربانی، ص29)

6 خوابِ غفلت سے بیداری: موت سے غافل اور لمبی امیدیں لگائے رکھنے والے شخص کو حضور غوث پاک شیخ عبدُالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے اللہ پاک کے بندے! اپنی اُمیدوں کے چراغ گُل کر! اپنی حرص کی چادر کو لپیٹ! اور دنیا سے رُخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھا کر (یعنی ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھا کر) یاد رکھ! مؤمن کے لئے یہ مُناسب نہیں ہے کہ وہ اس حال میں سوئے کہ اس کی تحریر شدہ وصیت اس کے سرہانے نہ رکھی ہو۔ اے بندے! تیرا کھانا پینا، اہل و عیال میں رہنا سہنا اور اپنے دوست احباب سے ملنا جلنا ایک رخصت ہونے والے شخص کی طرح ہونا چاہئے، اس لئے کہ وہ شخص کہ جس کی زندگی کی ڈور اور تمام اِختیارات دوسرے کے قبضے میں ہوں تو اس کو اسی طرح دُنیا میں رہنا چاہئے۔ (الفتح الربانی، ص220ملخصاً)

7 نفس کی بلاکتوں سے کیسے بچیں: نفس کی ہلاکتوں سے بچنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نفس بُرائی کا ہی مشورہ دیتا ہے، یہ اس کی فطرت (Nature) ہے، ایک مُدّت کے بعد یہ اصلاح پذیر ہوگا، تم پر لازم ہے کہ ہر وقت نفس سے مجاہدہ کرتے رہو (یعنی اس کی مخالفت پر کمربستہ رہو)۔ اپنے نفس سے ہمیشہ کہتے رہو کہ تیری نیک کمائی تجھے فائدہ دے گی اور تیری بُری کمائی تیرے لئے وبال ثابت ہوگی، کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہ تو عمل کرے گا اور نہ ہی اپنے اعمال میں سے کچھ دے گا۔ نیک اعمال کرتے رہنا اور نفس سے مُجاہدہ کرنا بے حد ضروری ہے، تیرا دوست وہی ہے جو تجھے بُرائی سے روکے اور تیرا دُشمن وہی ہے جو تجھے گمراہ کرے۔ جب تک نفس نجاستوں اور بُری خواہشات سے پاک نہ ہوگا اسے اللہ کریم کی بارگاہ کا قُرب کیسے حاصل ہوسکتا ہے؟ اپنے نفس کی خواہشات اور اُمیدوں کو ختم کردے، جبھی تیرا نفس تیرا مُطیع ہوگا۔

(الفتح الربانی، ص130،131ملخصاً)

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ ہمیں غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے فرامین پر عمل کرکے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

باتوں سے خوشبو آئے

بدگمانی بدترین گناہ ہے

بدگمانی بدترین گناہ ہے لیکن لوگوں کی غالب اکثریت (Majority) نہ اسے گناہ سمجھتی ہے اور نہ اس سے توبہ کرتی ہے۔

(ارشادِ حضرت سیّدُنا سہل بن عبدُ اللہ تُستری رحمۃ اللہ علیہ)(حدیقہ ندیہ،1/489)

علم کے 4 دروازے

علم کا پہلا دروازہ خاموشی، دوسرا توجہ سے سننا، تیسرا اس پر عمل کرنا جبکہ چوتھا دروازہ علم کو عام کرنا اور دوسروں کو سکھانا ہے۔(ارشادِ حضرت سیّدُنا ضحّاک بن عُمر رحمۃ اللہ علیہ)(جامع الاخلاق، ص129)

چھوٹا اور بڑا کون؟

علم نہ رکھنے والا چھوٹا ہے اگرچہ بوڑھا ہو اور عالم بڑا ہے اگرچہ کم عمر ہو۔(ارشادِ حضرت سیّدُنا ابنِ مُعتَز رحمۃ اللہ علیہ)(الجامع لاخلاق الراوی، ص214)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

حقوقُ العباد دنیا میں ہی مُعاف کروالئے جائیں

یہاں(دنیا میں حقوقُ العباد) مُعاف کرالینا سہل (یعنی آسان) ہے، قیامت کے دن اس کی(یعنی معافی کی) اُمید مشکل کہ وہاں ہر شخص اپنے اپنے حال میں گرفتار نیکیوں کا طلبگار بُرائیوں سے بیزار ہوگا، پرائی نیکیاں اپنے ہاتھ آتے پرائی بُرائیاں اس کے سر جاتے کسے بُری معلوم ہوتی ہیں۔(فتاویٰ رضویہ،24/460)

اندازِ بیان کی اہمیت

امورِ شرم(یعنی شرم والی باتوں مثلاً میاں بیوی کے مخصوص معاملات، حیض ونفاس، غسل فرض ہونے کے اسباب وغیرہ) کا ذکر طرزِ بیان (یعنی بیان کرنے کے انداز و الفاظ) مختلف ہوجانے سے مختلف ہوجاتا ہے۔ ایک ہی مسئلہ اگر حیا کے پیرایہ میں بیان کیا جائے تو کنواری لڑکی کو اس کی تعلیم ہوسکتی ہے اور بے حیائی کے طور پر ہو تو کوئی مہذب آدمی مَردوں کے سامنے بھی بیان نہیں کرسکتا۔(فتاویٰ رضویہ،29/60)

ہر اُمّتی کے حال سے آقا ہیں باخبر

(سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اپنی تمام اُمّت کو اس سے زیادہ پہچانتے ہیں جیسا آدمی اپنے پاس بیٹھنے والوں کو، اور فقط پہچانتے ہی نہیں بلکہ ان کے ایک ایک عمل ایک ایک حرکت کو دیکھ رہے ہیں۔ دلوں میں جو خطرہ(یعنی خیال) گزرتا ہے اس سے آگاہ ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ،15/74)

عطار کا چمن کتنا پیارا چمن!

دُعا کس سے کروائی جائے؟

جس کے بارے میں یہ حُسنِ ظن ہو کہ اس کی دُعا قبول ہوتی ہے تو اس سے بے حساب مغفرت کی دعا کروانی چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ،25 رمضان مبارک1436ھ)

بدگمانی میں کوئی بھلائی نہیں

حُسنِ ظن میں کوئی شر(یعنی بُرائی) نہیں اور بدگمانی میں کوئی خیر (یعنی بھلائی) نہیں۔(مدنی مذاکرہ،18 رمضان المبارک1432ھ)

مسکرانا سنّت ہے

مسکرانا سنّت ہے، مسکرانے والوں کے لوگ قریب آتے ہیں، ہر وقت رونی صورت بنائے رکھنے والوں سے لوگ دور بھاگتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ،25 رمضان المبارک1436ھ)

یتیموں پر شفقت

ابو معاویہ محمد منعم عطاری مدنی*

حکایت: ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میں پہلے بڑا گنہگار تھا، ایک دن کسی یتیم (Orphan) کو دیکھا تو میں نے اس سے اتنا زیادہ عزت و محبت بھرا سلوک کیا جتنا کہ کوئی باپ بھی اپنی اولاد سے نہیں کرتا ہوگا۔ رات کو جب میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ جہنم کے فرشتے بڑے برے طریقے سے مجھے گھسیٹتے ہوئے جہنم کی طرف لے جا رہے ہیں اور اچانک وہ یتیم درمیان میں آگیا اور کہنے لگا: اسے چھوڑ دو تاکہ میں ربِّ کریم سے اس کے بارے میں گفتگو کرلوں، مگر فرشتوں نے انکار کر دیا، پھر ایک ندا سنائی دی: اسے چھوڑ دو! ہم نے یتیم پر رحم کرنے کی وجہ سے اسے بخش دیا ہے۔ خواب ختم ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی، اس دن سے ہی میں یتیموں کے ساتھ انتہائی باوقار سلوک کرتا ہوں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص231) معلوم ہوا کہ یتیم سے کیا گیا حُسنِ سُلوک دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کو بھی بہتر بنا سکتا ہے۔

یتیم کسے کہتے ہیں؟ ہر وہ نابالغ بچہ یا بچی جس کا باپ فوت ہو جائے وہ یتیم ہے۔ (از فتاویٰ رضویہ، 10/416)

اس میں شک نہیں کہ جب تک باپ سلامت رہتا ہے وہ اپنے بچوں کے لئے مضبوط محافظ، بہترین نگران (Guardian)، شفیق استاذ اور ایک سایہ دار درخت ثابت ہوتا ہے۔ لیکن جیسے ہی دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو بچوں کے سر سے گویا سائبان لپیٹ دیا جاتا ہے۔ بظاہر پورا گھر بے سہارا ہو جاتا ہے اور ایسے میں بعض اپنے بھی پرائے ہونے لگتے ہیں، بعض رشتہ دار نگاہیں پھیر لیتے ہیں اور تعلق رکھنے والے حقیر سمجھنے لگتے ہیں اور اگر باپ کچھ مال چھوڑ کر گیا ہو تو کچھ رشتے دار بھوکے گدھ کی طرح مالِ وراثت پر نظریں گاڑ کر تاک میں بیٹھ جاتے اور موقع ملنے پر یتیموں کا حق ہتھیا کر اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔

یتیم اور اسلامی تعلیمات: اسلام نے مذکورہ سوچ کی نفی کے لئے یتیم سے نیک سلوک کی ترغیبات ارشاد فرمائی ہیں۔ یتیموں سے حُسنِ سلوک کرنے کی یہ سنہری تعلیمات "انسانی زندگی کی بہتری" اور ہر ایک کو معاشرے کا باعزت فرد بنانے کی ضامن ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قراٰنِ پاک میں متعدد مقامات پر یتیموں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ ایک آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے اپنی عبادت کرنے اور شرک سے بچنے کے حکم کے بعد جن لوگوں سے حُسنِ سلوک کا حکم دیا ہے ان میں والدین اور رشتہ داروں کے بعد تیسرے نمبر پر یتیموں کا ذکر فرمایا ہے۔ (پ5، النسآء: 36)

یتیموں سے حُسنِ سلوک کرنے اور ان کی خبر گیری کرنے

* شعبہ بیانات، دعوتِ اسلامی، مدینۃ العلمیہ

میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کردار ہمارے لئے سراپا ترغیب ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ صرف خود یتیموں و بے کسوں کی مدد فرمائی بلکہ رہتی دنیا تک اپنے ماننے والوں کو اس کا درس بھی دیا۔

یتیم سے حسنِ سلوک سے متعلق 2 فرامینِ مصطفےٰ:

❶ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنّت میں اس طرح ہوں گے۔ یہ کہہ کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی دونوں انگلیوں (یعنی شہادت اور اس کے ساتھ والی انگلی) کے ساتھ اشارہ فرمایا۔ (بخاری، 4/102، حدیث:6005)

❷ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بُرا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہو۔ (ابن ماجہ، 4/193، حدیث:3679)

یاد رکھئے! آج اگر ہم یتیموں کے دُکھ درد کو ہلکا کرنے، ان کی زندگیوں پہ چھائی تاریکیاں مٹانے اور ان کے مُرجھائے اور غم زدہ چہروں پر مسکراہٹیں بکھیرنے کی کوشش کریں گے تو اللہ کریم ہماری دنیا و آخرت کو روشن فرمائے گا۔ اللہ پاک ہمیں یتیموں کا سہارا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شخصیات کی مدنی خبریں

مجلس رابطہ بالعلماء کے ذمہ داران نے ماہِ ستمبر 2019ء میں کئی علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔ چند کے نام یہ ہیں: ◆ مولانا محمد مصطفےٰ شاہ اروی صاحب (ناظم شعبہ جامعہ نظامیہ، لاہور) ◆ مولانا غلام محمد سیالوی صاحب (چیئرمین قرآن بورڈ پنجاب) ◆ مولانا سید مظفر حسین شاہ صاحب ◆ مولانا کوکب نورانی صاحب ◆ بشیر فاروق قادری صاحب (چیئرمین سیلانی ویلفیئر) جبکہ شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور حافظ عبدالستار سعیدی صاحب نے جامعۃُ المدینہ رحمان سٹی شاہدرہ لاہور اور مفتی نعیم اختر صاحب (کاموکی) نے دارالافتاء اہلِ سنّت لاہور کا وزٹ کیا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی اشاعت کے سلسلے میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی ستمبر 2019ء کو پنجاب کے مدنی دورے پر روانہ ہوئے۔ آپ نے لاہور، اسلام آباد اور فیصل آباد میں سنّتوں بھرے اجتماعات میں بیانات کئے اور مدنی مشورے لئے۔ نگرانِ شوریٰ اور چند اراکینِ شوریٰ نے کئی اہم شخصیات سے ملاقاتیں بھی کیں۔ چند شخصیات کے نام یہ ہیں:

اسلام آباد: ◆ سابق وزیرِ اعظم راجہ پرویز اشرف ◆ سابق چیف جسٹس افتخار چودھری ◆ بابر اعوان (قانونی مشیر وزیرِ اعظم) ◆ عامر رشید (ڈائریکٹر فنانس بحریہ ٹاؤن) ◆ بریگیڈیئر (ر) اسحاق (I.S.I) ◆ عابد حسین (D.S.P) ◆ چودھری غلام یٰسین (سابق سیکریٹری جنرل DA بار یونین) ◆ صفدر (نائب صدر DA بار یونین) ◆ اسد اللہ خان (I.O) ◆ عامر کیانی اور اعجاز چودھری (سیاسی شخصیات) ◆ کرنل (ر) طاہر بٹ (میڈیا سیکورٹی ٹیم) ◆ عامر زیب یوسفزئی (سیکریٹری F.B.R) ◆ ڈاکٹر ندیم شفیق ملک (سیکریٹری قومی ورثہ) ◆ اسلم کمبوہ (سیکریٹری سینٹ پاکستان)۔ لاہور: ◆ کامران لاشاری (سابق چیئرمین C.D.E اسلام آباد) ◆ نذیر چوہان (M.P.A، چیئرمین اوقاف اسٹینڈنگ کمیٹی) ◆ اوریا مقبول جان ◆ پریذیڈنٹ عرفان اقبال ◆ صدر پاکستان ٹریڈرز الائنس محمد علی میاں ◆ پریذیڈنٹ بابر محمود۔ فیصل آباد: ◆ محمد آصف (عمرو گروپ) ◆ چیمبر آف کامرس فیصل آباد کے صدر اور ممبران۔

مزید تفصیلات جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے شب و روز news.dawateislami.net کا وزٹ کیجئے۔

مثبت یا منفی؟
Positive or Negative?

ابو رجب عطاری مدنی*

استاذ صاحب سبق پڑھا کر فارغ ہوئے تو طلبہ سے فرمانے لگے: پہلے میں آپ کو ایک تمثیل (فرضی کہانی) سناتا ہوں پھر اس میں موجود کرداروں پر بات کرتے ہیں، ایک کسان اپنی بیل گاڑی پر خربوزے لے کر بیٹوں کے ہمراہ گاؤں سے شہر کی طرف آرہا تھا، خربوزوں کی مقدار زیادہ تھی اور راستے کچے پکے! جب کہیں چڑھائی آتی تو ایک بیٹا بیل کے ساتھ مل کر زور لگاتا اور گاڑی کو آگے کی طرف کھینچتا، دوسرا پیچھے سے دھکا لگاتا لیکن تیسرا بیٹا عجیب و غریب حرکت کرتا، وہ بیل گاڑی کے پہیے کے باہر والے حصے پر ہاتھ پاؤں جما کر کھڑا ہوجاتا اور گھومتے پہیے پر خطرناک طریقے سے جھولے لینا شروع کردیتا جس سے بیل گاڑی کو چلانے میں مشکل ہوتی جبکہ چوتھا بیٹا ان سے بھی چار ہاتھ آگے تھا وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد باپ سے نظر بچا کر ایک خربوزہ اُٹھاتا اور جھاڑیوں میں پھینک دیتا۔

اس کے بعد استاذ صاحب نے سوالیہ نظروں سے طلبہ کو دیکھا اور پوچھا: ان میں کون مثبت کردار ادا کررہا تھا اور کون منفی؟ طلبہ فوراً بولے: کسان اور اس کے دو بیٹے جو بیل گاڑی کو آگے بڑھنے میں مدد دیتے تھے اور بیل، یہ مثبت کردار تھے جبکہ پہیے پر جھولے لینے والا فضول اور منفی کیونکہ وہ آگے بڑھنے سے روکتا تھا جبکہ خربوزے پھینک کر ضائع کرنے والا تو بہت ہی منفی کردار کا حامل تھا۔

اب استاذ صاحب طلبہ سے مخاطب ہوئے: ہم سب کو اپنے اپنے گھر، محلے، درس گاہ، تجارت اور ملازمت کی جگہ پر مثبت کردار ادا کرنا چاہئے۔

مثلاً گھریلو زندگی کی گاڑی اپنی منزل کی طرف جارہی ہے، فرض کیجئے کہ بیل سے مراد آپ کے والد صاحب کا ذریعۂ روزگار تجارت یا نوکری وغیرہ ہے، خربوزوں سے مراد آپ کے والد کی کمائی ہے، اگر آپ اس رقم کو بے جا خرچ کریں گے تو گویا یہ کمائی ضائع ہوگئی لیکن اگر آپ گھر میں بجلی، پانی اور گیس کا استعمال احتیاط سے کریں گے، کھانا ضائع کرنے سے بچیں گے، بے جا فرمائشیں نہیں کریں گے، گھر کی چیزوں کو توڑیں پھوڑیں گے نہیں تو یہ کمائی کو بچانے والے کام ہیں، اس کے علاوہ اگر آپ اپنے بہن بھائیوں اور والدہ کے ساتھ عزّت و محبّت کا رویّہ رکھیں گے تو یہ یقیناً ایک مثبت رویّہ ہے جو آپ کے کردار کو بلندی عطا کرے گا اور اگر رویّہ اس کے برعکس ہوا تو گھر والے ہی آپ سے کترانے لگیں گے۔

اسی طرح محلّے میں بھی کسی کے لئے مسئلہ نہ بنیں، محلّے داروں سے بے وجہ اُلجھنا، بچّوں کو جھاڑنا مارنا، پان کی پیک سے دوسروں کی دیواریں رنگ دینا، آتے جاتے کان پھاڑ ہارن بجانا، یہ سب کچھ آپ کا کیسا امیج بنائے گا، یہ جاننا مشکل نہیں۔

یونہی اپنی درس گاہ، تعلیمی ادارے میں بھی وقت پر پہنچنا، کلاس وغیرہ کے ڈسپلن کا خیال رکھنا، اپنے کلاس فیلوز سے حُسنِ سلوک کرنا، وقت پڑنے پر ان کی مدد کرنا، باہمی احترام کی فضا قائم کرنے میں اپنا رول ادا کرنا، اساتذہ کی عزت کرنا، ان کی توقعات پر پورا اترنا، فضول بیٹھکوں سے بچ کر اپنی پڑھائی پر فوکس کرنا، اس طرح کی دیگر مثبت خصوصیات آپ کو اچھا اسٹوڈنٹ بننے میں کامیابی دیں گی۔

اگر کسی ادارے میں جاب کرنے کا موقع ملے تو اپنے کام پر توجہ رکھنا، کارکردگی کے معیار کو صرف کاغذوں میں نہیں بلکہ حقیقت میں بھی اونچا کرنا، خود کو اچھا ثابت کرنے کے لئے دوسروں کو ڈی گریڈ نہ کرنا، بڑوں کی عزت چھوٹوں پر شفقت کرنا ہمیں اس ادارے کی ضرورت بنادے گا۔

اسی طرح آپ غور کرتے چلے جائیں گے تو ہمارا مثبت کردار ہمیں ہر جگہ کامیابی سے ہمکنار کرے گا، آزما کر دیکھ لیجئے!

سات کے عدد کے بارے میں دلچسپ معلومات

(قسط:01)

محمد نواز عطاری مدنی*

پیارے اسلامی بھائیو! سات (7) کے عدد کے عجائبات مخلوق کی پیدائش سے لے کر جنتیوں کے جنت میں اور جہنمیوں کے جہنم میں جانے تک چھپے ہوئے ہیں۔ کئی احادیثِ مبارکہ اور فرامینِ بزرگانِ دین میں سات (7) کے عدد کا مختلف لحاظ سے بیان آیا ہے۔ آیئے اس حوالے سے اپنی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں:

6 فرامینِ مصطفےٰ

کئی احادیثِ مبارکہ میں اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے 7 کے عدد کا بیان فرمایا ہے جیسا کہ ① نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (مسلم، ص200، حدیث:1095) ② پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اسے ایک بار خوش خبری ہو، جو بغیر دیکھے مجھ پر ایمان لائے اسے سات مرتبہ خوش خبری ہو۔

(صحیح ابن حبان،9/178، حدیث:7188)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سات (کا لفظ) تحدید و حد بندی کے لیے نہیں بلکہ بیان کثرت کے لئے ہے یعنی بے شمار برکتیں خوشخبریاں ان لوگوں کو ہوں جو مجھ پر ایمان لائیں گے مگر مجھے بغیر دیکھے ہوئے صرف اور صرف میرا نام سُن کر مجھ پر فدا ہوں گے۔ (مراٰۃ المناجیح،8/594)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

3 حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے اس کے ساتھ جاتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے تو اللہ کریم اس کے اور جہنّم کے درمیان سات خندقیں بنا دیتا ہے اور دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے کے برابر ہوتا ہے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، 4/167، حدیث:35) 4 حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ سات مرتبہ جہنّم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنّم کہتا ہے "اے رب! تیرے فلاں بندے نے مجھ سے پناہ مانگی ہے لہٰذا تو اسے پناہ عطا فرما" اور جو بندہ سات مرتبہ جنّت کا سوال کرتا ہے تو جنّت کہتی ہے "اے رب! تیرے فلاں بندے نے میرا سوال کیا ہے لہٰذا اسے جنّت میں داخل فرما۔" (الترغیب والترہیب، 4/243، حدیث:13) 5 نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی (کہ اس وقت) جس کی موت مقدر نہ ہو، پھر سات مرتبہ اس کے پاس یہ الفاظ کہے أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ (یعنی میں عظمت والے اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑے عرش کا مالک ہے کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے) تو اللہ پاک اسے صحت عطا فرمائے گا۔ (ابو داؤد، 3/251، حدیث:3106) 6 نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم فجر کی نماز ادا کر چکو تو گفتگو کرنے سے پہلے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھو" ترجمہ: اے اللہ! مجھے جہنّم سے نجات عطا فرما" پھر اگر تم اس دن میں مر گئے تو اللہ کریم تمہارے لئے جہنّم سے امان لکھ دے گا اور جب تم مغرب کی نماز ادا کر لیا کرو تو بات چیت کرنے سے پہلے یہی کلمات سات مرتبہ پڑھ لیا کرو،" ترجمہ: اے اللہ! مجھے جہنّم سے نجات عطا فرما" پھر اگر تم اس رات میں مر گئے تو اللہ پاک تمہارے لئے جہنّم سے امان لکھ دے گا۔

(ابو داؤد، 4/415، حدیث:5079)

یعنی نماز مغرب پڑھ کر بغیر کسی سے دنیاوی کلام کئے ہوئے سات بار یہ دعا پڑھو، دنیاوی کلام کر لینے سے نماز کا دلی خشوع و خضوع کم ہو جاتا ہے اور زبان پر نماز کی تاثیر کم ہو جاتی ہے، اس لیے بعض دعاؤں میں دنیاوی کلام نہ کرنے کی قید ہوتی ہے حتی کہ تلاوتِ قرآن و دعاؤں کے دوران بھی اور وضو میں بھی دنیاوی کلام نہ کرنا چاہیے۔ سات بار کی قید اس لئے ہے کہ دوزخ کے دروازے سات ہیں، اس عدد کی برکت سے اللہ پاک اس پر وہ ساتوں دروازے بند کر دے گا، ہر عدد ایک قُفل (تالے) کا کام دے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/9)

سات کے عدد کے بارے میں بزرگانِ دین کے فرامین اور دیگر عجائبات اگلے ماہ کے شمارے میں پڑھئے۔

بزرگوں کے پیشے

پیشوں کے اعتبار سے نسبتیں

عبد الرحمٰن عطاری مدنی

اَلْقَفَّال: یہ قُفل یعنی تالوں (Locks) کے کام کی طرف نسبت ہے۔ اس نسبت سے منسوب ہستی شیخُ الشافعیہ امام ابو بکر عبد اللہ بن احمد مروزی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، آپ کو اَلْقَفَّالُ الصَّغِیْر کہا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت 327ھ اور وصال 417ھ میں ہوا۔ آپ کو تالوں کے کام میں بہت مہارت حاصل تھی یہاں تک کہ ایک مرتبہ اپنے آلات اور چابی کی مدد سے ایسا تالا تیار کیا جس کا وزن چار حبّے کے برابر تھا (ایک حبہ جَو کے دو دانوں کے برابر ہوتا ہے یعنی آٹھ جَو کے دانوں کے وزن جتنا ہلکا پھلکا تالا بنالیا) تاہم جب آپ کی عمر 30 سال کی ہوئی تو آپ نے تالوں کا کام چھوڑ دیا اور علمِ دین کے حصول کی جانب متوجہ ہو گئے پھر فقہ میں اتنا اونچا مقام پایا کہ فقیہ ناصر العُمَری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ابو بکر قفال رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ان سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہیں تھا اور نہ ہی ان کے بعد کوئی ان جیسا ہوا اور ہم کہا کرتے تھے کہ یہ انسان کی صورت میں فرشتہ ہیں۔ آپ کے شاگرد قاضی حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تدریس کے وقت اکثر اوقات استاذِ محترم (سر جھکا کر) رو دیا کرتے تھے پھر سر اٹھاتے اور فرماتے: ہم اپنے مقصد سے کتنے غافل ہیں۔ نوٹ: قفال کی نسبت سے منسوب ایک اور بزرگ بھی گزرے ہیں، ان کا نام حضرت ابو بکر محمد بن علی شاشی رحمۃ اللہ علیہ ہے، انہیں اَلْقَفَّالُ الْکَبِیْر کہا جاتا ہے۔

(الانساب للسمعانی، 10/211، سیر اعلام النبلاء، 12/374، 13/260، الاعلام للزرکلی، 4/66)

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

مقدس تحریر والے کاغذات ردی میں بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم کاپیاں، ردی، کاغذ وغیرہ ایک کمپنی سے سترہ(17) روپے کے حساب سے خریدتے ہیں اور پھر انیس(19) روپے کے حساب سے آگے بیچ دیتے ہیں۔ اگر ہم اس کے پاس پچاس ہزار(50000) روپے رکھوادیں تو ہمیں بارہ، تیرہ(12,13) روپے کے حساب سے ردی مل جائے گی، یوں ہمیں اچھا خاصہ فائدہ ہوجائے گا۔ کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے؟

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جواب: سب سے پہلے تو سوال یہ ہے کہ آپ کون سی ردی خرید رہے ہیں؟ اسلامیات کی کاپیاں جن میں آیات لکھی ہوں گی احادیث لکھی ہوں گی اسی طرح اردو کی کتابوں میں بھی دینی مضامین ہوتے ہیں اور بہت سارا ایسا مواد ہوتا ہے جو دینیات پر مشتمل ہوتا ہے ایسی چیزوں کو ردی میں بیچنے اور خریدنے کی گنجائش کیسے ہوسکتی ہے؟ کئی اخبارات میں بھی آیات، ان کا ترجمہ، احادیث اور دیگر مقدس کلمات لکھے ہوتے ہیں اور کتنی بڑی بے حسی ہے کہ مسلمان ان مقدس لکھائی والے کاغذات کو ایسی جگہ استعمال کررہے ہوتے ہیں جہاں ان کا ادب واحترام بالکل نہیں پایا جاتا حالانکہ خود حروف بھی قابلِ تعظیم ہیں۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نفسِ حروف قابلِ ادب ہیں اگرچہ جدا جدا لکھے ہوں جیسے تختی یا وصلی پر، خواہ ان میں کوئی برا نام لکھا ہو جیسے فرعون، ابوجہل وغیرہما تاہم حرفوں کی تعظیم کی جائے اگرچہ ان کافروں کا نام لائقِ اہانت و تذلیل ہے۔ حروفِ تہجی خود کلام اللہ ہیں کہ ہُود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے۔" (فتاویٰ رضویہ، 23/336، 337)

پوچھی گئی صورت میں بھی جب معلوم ہے کہ یہ ردی پکوڑے بیچنے والوں اور پرچون والوں کو بیچی جائے گی جس کی پڑیا بنا کر وہ اس میں سامان بیچیں گے تو یہاں اس تحریر کا احترام تو نہیں پایا جائے گا حالانکہ حروفِ تہجی (Alphabets) کا بھی احترام کرنے کا حکم ہے پھر اگر وہ لکھائی دینیات پر مشتمل ہے تو اور زیادہ احترام کرنا ہوگا۔ لہٰذا اولاً تو آپ اپنے کاروبار (Business) پر غور کریں کہ اس میں کیا ہوتا ہے اور جو بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل کریں۔

بالفرض ردی نہ ہو بلکہ کوئی اور چیز ہو تب بھی یہ جائز نہیں کہ خریدنے والا ایک بڑی رقم بیچنے والے کے پاس رکھوا دے اور اس کی وجہ سے اس کو مال سستا دے دیا جائے کیونکہ جو رقم رکھوائی ہے وہ قرض ہے اور قرض کی وجہ سے سستا دینا سود ہے، لہٰذا یہ طریقہ جائز نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مقروض ... [illegible] ... ادا ہوگا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ

مقروض کا اگر انتقال ہو جائے تو قرض کی ادائیگی کے حوالے سے کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: مقروض کا اگر انتقال ہو جائے اور اس نے مال و اسباب چھوڑا ہو تو اس کا قرض اس کے ترکے سے ادا کیا جائے گا۔ جب کسی کا انتقال (Death) ہو جائے تو پہلے تین چیزیں اس کے مال و اسباب سے پوری کی جائیں گی (1) سب سے پہلے تجہیز و تکفین کا خرچ پورا کیا جائے گا۔ عام طور پر دوست احباب رشتہ دار خرچ کر دیتے ہیں اور کوئی مطالبہ نہیں کرتے یہ بھی درست ہے۔ البتہ بیوی کا انتقال ہوا اور شوہر زندہ ہے تو اس کی تجہیز و تکفین (کفن دفن) کا خرچ اس کے مال سے نہیں کیا جائے گا بلکہ شوہر پر لازم ہوگا (2) دوسرے نمبر پہ مرحوم کے قرض کی ادائیگی اس کے مال سے کی جائے گی (3) تجہیز و تکفین کے اخراجات نکالنے کے بعد اور قرض کی ادائیگی کے بعد اگر کوئی جائز وصیت کی ہو تو تہائی ترکے سے وصیت پوری کی جائے گی۔ اس کے بعد بچنے والا مال ورثاء میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم ہوگا۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قرض کی ادائیگی کتنا اہم کام ہے کہ ورثاء قرض اتار کر ہی ترکہ تقسیم کریں گے اس سے پہلے نہیں کر سکتے کیونکہ قرض میت کے ذمہ پر تھا لہٰذا اس کی ادائیگی سے پہلے ترکہ تقسیم نہیں ہو سکتا۔ اگر مرنے والے نے کچھ نہ چھوڑا ہو تو ورثاء پر ادائیگی لازم نہیں لیکن پھر بھی ان کے لئے ترغیب ہے کہ وہ اپنی طرف سے اس کے قرض کی ادائیگی کر دیں۔

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں جنازہ لایا گیا، ارشاد فرمایا: اس پر دَین (قرض) ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: اس نے دین ادا کرنے کے لیے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض کی: جی نہیں۔ ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اس کا دَین میرے ذمہ ہے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کی نماز پڑھا دی۔ اور ایک روایت میں ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری بندش کو توڑے، جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی بندش توڑی، جو مسلمان اپنے بھائی کا دین ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بندش توڑ دے گا۔“ (مشکوٰۃ المصابیح، 1/539، حدیث:2920)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اُجرت ایڈوانس میں لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں رکشہ چلاتا ہوں اسکول کے بچے لگائے ہوئے ہیں ان سے ہم فیس ایڈوانس میں پہلے لیتے ہیں وہ لینا چاہئے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ کا ایڈوانس فیس وصول کرنا، جائز ہے کیونکہ آپ کو رکشے کے کرایہ کی مد میں ملنے والی رقم آپ کی اُجرت ہے اور کرایہ یا اُجرت پیشگی (Advance) بھی وصول کی جا سکتی ہے، لہٰذا فریقین پیشگی اُجرت پر راضی ہیں تو کوئی حرج نہیں۔

فقہِ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے: ”الاجرۃ لا تجب بالعقد وتستحق باحدی معان ثلثۃ اما بشرط التعجیل او بالتعجیل من غیر شرط او باستیفاء المعقود علیہ“ ترجمہ: اُجرت محض عقد سے واجب نہیں ہوتی بلکہ تین چیزوں میں سے کوئی ایک پائی جائے تو اُجرت کا مستحق ہوگا، یا تو پیشگی دینے کی شرط لگائی ہو یا بغیر شرط ہی پیشگی اُجرت دے دی یا پھر کام پورا ہو گیا۔ (ہدایہ آخرین، ص297، مطبوعہ لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”اُجرت ملک میں آنے کی چند صورتیں ہیں: (1) اس نے پہلے ہی سے عقد کرتے ہی اُجرت دیدی دوسرا اس کا مالک ہو گیا یعنی واپس لینے کا اس کو حق نہیں ہے (2) یا پیشگی لینا شرط کر لیا ہو اب اُجرت کا مطالبہ پہلے ہی سے درست ہے (3) یا منفعت کو حاصل کر لیا مثلاً مکان تھا اس میں مدت مقررہ تک رہ لیا یا کپڑا درزی کو سینے کے لیے دیا تھا اس نے سی دیا (4) وہ چیز مستاجر کو سپرد کر دی کہ اگر وہ منفعت حاصل کرنا چاہے کر سکتا ہے نہ کرے یہ اس کا فعل ہے مثلاً مکان پر قبضہ دے دیا یا اجیر نے اپنے نفس کو تسلیم کر دیا کہ میں حاضر ہوں کام کے لیے تیار ہوں کام نہ لیا جائے جب بھی اُجرت کا مستحق ہے۔“ (بہارِ شریعت، 3/110)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

کمائی، حلال یا حرام؟

ابو صفوان عطاری مدنی

قُربِ قیامت کی نشانی: ہر آنے والا دور پہلے سے بدتر ہوتا چلا جارہا ہے، دیانت، امانت اور روپے پیسے کے معاملے میں حرام و حلال کی پروا اب بہت کم رہ گئی ہے، قیامت کے قریبی زمانے میں جہاں افکار و اعمال کی اور بہت سی خرابیاں پیدا ہوں گی وہیں ایک بڑی خرابی یہ بھی پیدا ہوگی کہ لوگ حلال و حرام کی تمیز کرنا چھوڑ دیں گے، جس کو بھی مال ملے گا اور جس ذریعے سے بھی ملے گا، اسے یہ دیکھے بغیر کہ یہ حلال ہے یا حرام، ہضم کر جائے گا، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان اپنے ذرائعِ آمدنی کی کوئی پروا نہیں کرے گا کہ حلال ہے یا حرام! (بخاری، 2/7، حدیث: 2059)

فُیُوضُ البارِی شرح بخاری میں ہے: "اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جب حضور کی پیش گوئی (Prediction) کے مطابق ایسا زمانہ آنا ہی ہے کہ لوگ حلال و حرام کی پروا نہیں کریں گے تو پھر اس سے بچنے کی کوشش کیوں کی جائے! بلکہ مطلب حدیث یہ ہے کہ جب ایسا وقت آجائے کہ لوگ مال کی حرص و طمع میں ذرائعِ آمدنی کی پاکی و طہارت کا خیال نہ رکھیں تو بھی حلال روزی کمانے کے لئے ہر ممکن کوشش ضروری ہے۔ (فیوض الباری، 8/30)

حرص و طمع دل پر مُہر لگنے کا باعث: آج بڑی تعداد میں لوگ مال و زر سمیٹنے کی ہوس میں مبتلا ہیں، مال حلال ہے یا حرام! اس کی کوئی پروا نہیں، بس ہاتھ لگنا چاہئے۔ نبیِّ مکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اللہ کی پناہ مانگو اس طمع سے جو (دل پر) مُہر لگ جانے کا باعث بن جائے۔ (مسند احمد، 8/266، حدیث: 22189)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض ظاہری گناہ دل پر مہر لگ جانے کا باعث بن جاتے ہیں خصوصاً حرصِ دنیا، مہر لگنے سے انسان بُرے بھلے میں تمیز نہیں کرتا۔ حرص کا انجام یہ ہی ہے کہ حریص اچھا بُرا، حلال حرام ہر طرح کا مال رگڑ جاتا ہے، یہ شخص کُتّے سے بدتر ہے کہ کتّا سونگھ کر چیز میں منہ ڈالتا ہے مگر یہ بغیر سوچے ہی۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/64)

مالی معاملات میں بندے کا سخت امتحان: نفس کی عموماً یہ خواہش ہوتی ہے کہ جھوٹ سچ اور جائز ناجائز کا لحاظ کئے بغیر جیسا موقع ہو اور جس طرح بھی نفع کی زیادہ امید ہو، کر گزرا جائے۔ یہ ملاوٹ، دھوکا، فریب حتّٰی کہ نقلی اور ناقص دوائیں بیچنا وغیرہ کام بھی نفس و شیطان ہی کے بہکاوے میں آکر کئے جاتے ہیں جبکہ شریعت یہ کہتی ہے کہ نفع کم ہو یا زیادہ، تجارت میں فائدہ ہو یا نقصان، جھوٹ، فریب اور دھوکے کے ذریعے حصولِ رزق، حرام اور ممنوع ہے لہٰذا بندے کی بندگی اور فرمانبرداری کا سب سے سخت امتحان مالی معاملات میں ہوتا ہے۔

دین و دنیا کی کامیابی کس کے لئے؟ دین و دنیا کی فلاح و کامرانی اُنہی لوگوں کا حصہ ہوتی ہے جو اپنی خواہشِ نفس پر قابو رکھتے ہیں، جب تک انسان اپنی حرص و طمع کو روک کر حصولِ رزق کے جائز طریقے اختیار نہیں کرے گا وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کرسکتا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ (پ28، الحشر: 9) اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حرص و طمع سے بچا کر حلال ذریعے سے رزق کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

٭ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

حضرتِ فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا

بنتِ محمد یوسف عطاریہ مدنیہ

پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی چچی جان اور حضرت سیّدُنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کی والدۂ ماجدہ حضرت سیّدتنا فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا تاریخِ اسلام کی ایک اہم ہستی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام اسد بن ہاشم بن عبدِ مناف اور والدہ کا نام فاطمہ بنتِ ھَرِم بن رواحہ ہے، آپ کا تعلق قبیلۂ بنی ہاشم سے ہے۔

ہجرت و اسلام: آپ بھی اُن خوش نصیب شخصیات میں شامل ہیں جو ایمان کی دولت سے سرفراز ہوگئیں اور مدینہ شریف ہجرت کی۔

نکاح و اولاد: آپ کا نکاح ابوطالب سے ہوا۔ آپ کی اولاد کی فہرست میں درج ذیل نام شامل ہیں: حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل، طالب، حضرت اُمِّ ہانی، حضرت جمانہ، ریطہ۔

تجہیز و تکفین اور رحمتِ دو عالَم صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایتیں: جب مدینۂ منورہ میں آپ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے اور ان کے سرہانے بیٹھ کر ارشاد فرمایا: ”اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! میری والدۂ محترمہ کے بعد آپ میری ماں تھیں، خود بھوکی رہتیں مجھے کھلاتیں، خود پرانے کپڑوں میں گزارہ کرتیں مجھے نئے کپڑے پہناتیں، اچھے کھانے خود نہ کھاتیں بلکہ مجھے کھلاتیں، صرف اس نیت سے کہ اللہ پاک کی رضا اور آخرت کی کامیابی حاصل ہو۔“ پھر غسلِ میت ہوجانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کفن پہنانے سے پہلے اپنی مبارک قمیص انہیں پہنانے کے لئے دی۔ جب لحد بنانے کا وقت آیا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود لحد بنائی اور اس میں لیٹ کر اس طرح دُعا کی: ”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو جلاتا (یعنی زندہ کرتا) اور مارتا ہے اور خود زندہ ہے کہ کبھی نہ مرے گا، (اے اللہ!) میری ماں فاطمہ بنتِ اسد کو بخش دے، انہیں ان کی حُجّت سکھا اور اپنے نبی اور مجھ سے پہلے انبیا کے صدقے (وسیلے) ان کی قبر کو وسیع فرما، تُو سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔“ پھر چار تکبیروں کے ساتھ ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اپنے مبارک ہاتھوں سے انہیں قبر میں اتارا۔ (معجم کبیر، 24/351، حدیث: 871) جب قبر پر مٹی برابر کردی گئی تو کسی نے عرض کی: یارسولَ اللہ! آج ہم نے آپ کو وہ عمل کرتے دیکھا جو آپ نے پہلے کسی کے ساتھ نہ کیا۔ فرمایا: انہیں میں نے اپنا کُرتا اس لئے پہنایا تاکہ یہ جنّت کے کپڑے پہنیں اور ان کی قبر میں اس لئے لیٹا تاکہ قبر دَبانے میں ان کے لئے تخفیف کرے اور یہ ابوطالب کے بعد خلقِ خدا میں سب سے زیادہ میرے ساتھ نیک سلوک کرنے والی تھیں۔ (معجم اوسط، 5/165، حدیث: 6935)

مزار شریف: آپ کا مزار جنّتُ البقیع میں امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کے پاس ہے۔ (الاعلام للزرکلی، 5/130) اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

عورت کا مخصوص ایام میں ایصالِ ثواب

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت اپنے مخصوص ایام میں ایصالِ ثواب اور دَم کر سکتی ہے؟

اپنے کسی نیک عمل کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا ایصالِ ثواب ہے، اس کے لیے طہارت شرط نہیں، عورت حیض و نفاس کی حالت میں بھی ایصالِ ثواب کر سکتی ہے۔ البتہ ہمارے ہاں ایصالِ ثواب کا ایک معروف معنٰی یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ وغیرہ پڑھ کر کسی کو ثواب پہنچایا جائے، اس صورت میں تفصیل یہ ہے کہ عورت ان ایام میں قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کر سکتی، اس کے علاوہ ذکر و دُرود وغیرہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور اس میں بہتر یہ ہے کہ وضو یا کم از کم کلی کر کے پڑھے۔ یہی تفصیل دَم سے متعلق ہے کہ قرآنِ پاک کی آیت تلاوت کر کے دَم کرنا جائز نہیں، اس کے علاوہ اوراد و وظائف پڑھ کر دَم کرنا جائز ہے۔

تنبیہ: عورت حیض و نفاس کی حالت میں مطلقاً قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کر سکتی، لیکن تلاوتِ قرآن کی نیت نہ ہو، بلکہ حمد و ثنا یا دعا کے طور پر پڑھنا چاہے تو وہ آیات کہ جن میں حمد و ثنا یا دعا کی نیت ممکن ہے انہیں اس نیت سے پڑھ سکتی ہے، پھر اس حمد و ثنا کا ثواب کسی کو ایصال کرنا چاہے یا اس حمد و ثنا کی برکت سے شفا وغیرہ حاصل ہو، اس نیت سے کسی پر دَم کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ البتہ حروفِ مقطعات یا وہ آیات کہ جن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے متکلم کے صیغے سے اپنی حمد فرمائی ہے انہیں بعینہٖ اسی صیغہ کے ساتھ پڑھنا یا جن سورتوں کے شروع میں "قُلْ" ہے، انہیں قُلْ کے ساتھ پڑھنا، حمد و ثنا اور دعا کی نیت سے بھی جائز نہیں کہ ان میں یہ نیت ممکن نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

جہری نمازوں میں عورت کا جہراً قراءت کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس طرح منفرد شخص کو اختیار ہوتا ہے کہ جہری نمازوں میں وہ جہر (یعنی بلند آواز سے قراءت) کر سکتا ہے تو کیا عورت کو بھی اختیار ہے کہ وہ بھی اکیلے نماز پڑھتے ہوئے جہری نمازوں میں جہراً قراءت (یعنی بلند آواز سے قراءت) کر سکتی ہے؟

عورت کو جہری نماز میں بھی قراءت میں جہر کرنا منع ہے کیونکہ مرد اور عورتوں کی نماز میں کئی امور میں فرق کتبِ فقہ میں مذکور ہے انہی فرق والے احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ عورت جہری نمازوں میں بھی جہر نہیں کرے گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُصَدِّق	مُجِیْب
مفتی فضیل رضا عطاری	ابوالحسن جمیل احمد غوری عطاری

پیاز چھیلنے اور محفوظ کرنے کے طریقے

ام انس عطاریہ

پیاز چھیلنے (PEEL) کے طریقے

ہنڈیا کی تیاری میں پیاز (Onion) کا استعمال بہت اہم ہے، لیکن پیاز کاٹنے کے دوران آنکھوں میں آنے والے پانی کے سبب اسے کاٹنا مشکل سمجھا جاتا ہے۔ • پیاز کاٹنے میں آنسو نہ آئیں اس کے لئے پیاز کو چند گھنٹوں کے لئے فریج میں رکھ دیں پھر نکال کر کاٹنے سے آنسو نہیں آئیں گے یا کم آئیں گے۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پیاز کو پانی کے برتن میں رکھ کر کاٹیں۔ • پیاز کو احتیاط سے چھیلیں صرف چھلکے والی ایک تہ اتاریں، عام طور پر اس میں بہت بے احتیاطی ہوتی ہے اور پیاز ضائع ہو جاتی ہے۔ پیاز کو درمیان (Center) سے کاٹ کر اوپری کاغذ کی تہ ہٹادیں۔

پیاز محفوظ (Preserve) کرنے کے طریقے

پیاز چھیلنے کے بعد، دھو کر باریک کاٹ کر جیسے بگھار (تڑکا لگانے) کے لئے کاٹتے ہیں، اسٹیل کے برتن میں پھیلا کر دھوپ میں 2 سے 3 دن کے لئے رکھ دیں۔ اب اس کو اچھی طرح خشک ہو کر کڑک ہونے دیں، پھر اس کو خشک مسالا پیسنے والی مشین میں پیس کر اچھی طرح آٹا چھاننے والی چھلنی سے چھان لیں۔ چھاننے کے بعد جو موٹی پیاز رہ جائے اس کو دوبارہ پیس لیں اور کسی شیشے کی بوتل میں بھر کر رکھ لیں، کھانا جلدی تیار کرنے اور عمدہ بنانے میں استعمال کریں۔ • اگر کسی کھانے کو بگھار دینا ہو تو پیاز کو صرف چند گھنٹے ہی دھوپ میں رکھیں، پھر پیاز کو گرم تیل میں براؤن کرلیں۔ • بگھار کی ہوئی پیاز کو محفوظ کرنا چاہیں تو کوکنگ آئل (Cooking Oil) میں اچھی طرح براؤن کرکے باریک پیس کر کسی بوتل میں بھر کر رکھ لیں (ورنہ خراب ہونے کا اندیشہ ہے) بغیر فریج کے بھی رکھ سکتے ہیں۔ جلد کھانا بنانے کے لئے استعمال کریں۔ • بغیر چھلی ہوئی پیاز کو خشک جگہ پر رکھیں ایسی جگہ کا انتخاب کریں جو ہوادار ہو، کم روشنی والی جگہ زیادہ بہتر ہے۔ اس بات کا خاص خیال رہے کہ آلو (Potato) اور پیاز ایک ہی جگہ نہ رکھیں ورنہ پیاز جلد خراب ہو سکتے ہیں۔ • پیاز کو پلاسٹک کی تھیلی میں رکھنے سے بھی گریز کریں۔ • چھلی ہوئی پیاز کو ریفریجریٹر میں 10 سے 14 دن تک Air Tight Bag میں محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ جبکہ کٹی ہوئی پیاز کو 7 سے 10 دن تک محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ پکی ہوئی پیاز (Cooked Onion) کو فریزر میں Air Tight Bag میں تین مہینے تک محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

اللہ کریم ہمیں وقت کا درست استعمال کرنے اور اپنا وقت اللہ پاک کو راضی کرنے والے کاموں میں صرف کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی*

سن 9 یا 10 ہجری ماہِ رمضانُ المبارک میں سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجدِ نبوی میں تشریف فرما تھے کہ اس دوران یمن سے 150 افراد کا ایک قافلہ مشرف بہ اسلام ہونے کے لئے مدینے کے قریب پہنچا اس قافلے کا سردار لمبے قد کاٹھ والا ایک خوبرو اور حسین و جمیل شہسوار تھا اس سردار نے اپنی سواری کو بٹھایا اور تھیلے میں سے ایک عمدہ لباس نکال کر اسے پہن لیا پھر پُروقار انداز میں مسجدِ نبوی کی جانب قدم بڑھانے لگا مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کچھ ارشاد فرما رہے ہیں، سردار نے بارگاہِ رسالت میں سلام پیش کیا اور بیٹھ گیا، لوگوں کی نظریں بار بار اس کی طرف اٹھنے لگیں، حیران ہو کر قریب بیٹھے ہوئے شخص سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا ابھی میرے متعلق گفتگو ہو رہی تھی؟ اس نے جواب دیا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ابھی ارشاد فرمایا تھا کہ تھوڑی دیر میں اس دروازے سے تمہارے پاس یمن کا بہترین شخص آئے گا جس کے چہرے پر بادشاہی کی علامت ہے، اپنے بارے میں یہ کلمات سُن کر اس سردار نے اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! چہرے پر شاہی آثار لئے یمن کے یہ بہترین خوبرو سردار حضرت سیّدُنا جریر بن عبدُاللہ بجلی رضی اللہ عنہ تھے۔ **حلیہ مبارکہ:** آپ رضی اللہ عنہ بے حد خوبصورت تھے اسی وجہ سے حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ آپ کو ”اُمّتِ محمدیہ کا یُوسُف“ کہتے تھے۔[2] تابعی بزرگ حضرت عبدُالملک بن عُمیر کوفی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے رُخِ زیبا کو دیکھا تو چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا قد مبارک اتنا طویل تھا کہ کھڑے ہوتے تو اونٹ کی کوہان تک پہنچ جاتے، جوتوں کی لمبائی تقریباً ڈیڑھ فُٹ ہوتی تھی، داڑھی میں زعفران کا خضاب لگاتے تھے۔ **بارگاہِ رسالت میں مقام:** ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور دروازے کے پاس کھڑے ہوگئے، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دائیں بائیں نگاہ دوڑائی لیکن کوئی مناسب جگہ نظر نہ آئی تو اپنی چادر مبارک کو سمیٹا اور آپ کی جانب اُچھالتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس پر بیٹھ جاؤ، آپ رضی اللہ عنہ نے چادرِ اقدس کو پکڑا اور اسے اپنے سینے اور چہرے سے لگایا پھر اسے چُوما اور اپنی آنکھوں پر رکھ لیا، اس کے بعد لوٹاتے ہوئے عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ! جس طرح آپ نے میری عزّت افزائی فرمائی ہے، اللہ پاک آپ کی عزّت و اکرام میں اضافہ فرمائے، اس کے بعد پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حاضرین سے فرمایا: جب کسی قوم کا کوئی معزز فرد تمہارے پاس آئے تو اس کی عزّت کیا کرو۔ **عزّت افزائی:** ایک مرتبہ یوں عزّت افزائی فرمائی کہ تم جریر کو بُرا مت کہو کہ وہ ہمارے اہلِ بیت سے ہے۔ **دعائے مصطفےٰ:** ایک مقام پر آپ کو یوں دعا سے نوازا: اللہ پاک نے تمہیں حُسن کی دولت عطا فرمائی ہے، وہ تمہیں حُسنِ اخلاق کی دولت سے بھی مالا مال کرے۔ **شفقتِ مصطفےٰ:** حضرت

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میرے دل میں نورِ ایمان کی شمع روشن ہوئی تب سے نورِ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے (کاشانۂ اقدس کی حاضری سے) نہیں روکا اور جب بھی مجھے دیکھتے تو مسکراہٹ سے نوازتے۔ گھوڑے سے کبھی نہ گرے: ایک مرتبہ آپ نے اپنی ایک مشکل اور پریشانی کو بارگاہِ رسالت میں یوں پیش کیا کہ میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا، یہ سُن کر نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا دستِ قدس آپ کے سینے پر مارا اور دعا وں سے نوازا: ترجمہ: الٰہی اسے ثابت رکھ، اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں اپنے گھوڑے سے کبھی نہیں گرا۔ معاملہ فہمی: ایک مرتبہ حضرت سیّدنا جریر رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دربار میں موجود تھے کہ کسی شخص کی ریح خارج ہوگئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کی ریح خارج ہوئی ہے وہ کھڑا ہوجائے اور جاکر وضو کرے، (اب جو بھی وضو کرنے جاتا اس کا پوشیدہ معاملہ سب پر ظاہر ہوجاتا اور اسے ندامت کا سامنا کرنا پڑتا، غالباً اسی لئے) حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ہم سب کو وضو کا حکم ارشاد فرمادیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی فوراً معاملہ کی نزاکت کو بھانپ گئے چنانچہ ارشاد فرمایا: میں بھی ارادہ کرتا ہوں اور تم سب بھی ارادہ کرلو کہ مجلس سے فارغ ہوتے ہی وضو کریں گے۔ بعد میں سب نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی، ایک روایت کے مطابق فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا: اللہ پاک تم پر رحم کرے تم زمانۂ جاہلیت میں بھی بڑے سردار تھے اور زمانۂ اسلام میں بھی بہترین سردار ہو۔ خیر خواہی: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کریں گے۔ اور کس قدر بہترین انداز میں اس بیعت کو پورا کیا اس کا اندازہ اس واقعے سے لگایئے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے کسی سے ارشاد فرمایا: میرے لئے ایک گھوڑا خرید لاؤ، وہ شخص 300 درہم میں ایک گھوڑا لے آیا، آپ نے گھوڑے کو دیکھ تو اندازہ لگایا کہ اس کی قیمت 400 درہم ہونی چاہئے، لہٰذا گھوڑے کے مالک سے ارشاد فرمایا: کیا یہ گھوڑا 400 درہم میں بیچو گے؟ اس نے کہا: میں راضی ہوں، گھوڑے کی عمدہ چال اور خدوخال دیکھ کر آپ کے دل میں پھر خیال آیا کہ اس کی قیمت 500 ہونی چاہئے، اس طرح کئی مرتبہ دل میں خیال آیا اور 100 درہم بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ آپ نے اسی گھوڑے کو 800 درہم میں خریدا۔ اپنے آپ کو عام مسلمان سمجھتے: ایک مرتبہ ایک جنگ سے حاصل ہونے والے مالِ غنیمت میں آپ کا حصہ دیگر مسلمانوں سے زیادہ بنتا تھا مگر آپ نے زیادہ حصہ نہ لیا اور کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں، میں بھی ایک عام مسلمان ہوں جو ان کے لئے ہے میرے لئے بھی وہی ہے، جو (اضافہ) ان پر ہو میرے ساتھ بھی ہو۔ گھر والوں کی اصلاح: ایک مرتبہ آپ نے کسی حاجت مند کی ضرورت پوری کی تو آپ کے گھر والوں کو ناگوار گزرا، یہ دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیوی مال و دولت اللہ پاک کی امانت ہے اور ہم اس کے محافظ و نگران ہیں، لہٰذا جو بھوکا ہے ہم اس کا پیٹ بھریں گے جو پیاسا ہے ہم اسے سیراب کریں گے۔ روایات کی تعداد: آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد 100 ہے 8 حدیثیں مُتّفق علیہ ہیں (یعنی بخاری اور مسلم دونوں میں ہیں) جبکہ امام بخاری نے ایک اور امام مسلم نے 6 احادیث علیحدہ روایت کی ہیں۔ وصالِ مبارک: 17 ہجری میں کُوفہ کی آباد کاری ہوئی تو آپ وہاں تشریف لے گئے اور ایک لمبے عرصہ تک وہیں رونق افروز رہے۔ حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب کُوفہ میں شرپسند عناصر نے بعض صحابۂ کرام کی شان میں نازیبا کلمات کہنا شروع کئے تو آپ مقام قرقیسیاء میں رہائش پذیر ہوگئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سن 51 یا 54 ہجری میں اسی مقام پر وفات پائی۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

---

(1) کامل ابن عدی، 6/311، طبقات ابن سعد، 6/261، الاستیعاب، 1/309، تاریخ ابن عساکر، 72/80، تہذیب الاسماء، 1/153، معجم اوسط، 4/79، حدیث: 5261، کامل ابن عدی، 2/304، تاریخ بغداد، 1/201، تاریخ ابن عساکر، 72/80، مسلم، ص 1032، حدیث: 6363، 6364، بخاری، 1/126، حدیث: 4357، سیر اعلام النبلاء، 4/145، معجم کبیر، 2/349، حدیث: 2461، تہذیب الاسماء، 1/153، تاریخ ابن عساکر، 72/15، 8، حوالہ: 72/82 (16) تہذیب الاسماء، 1/153 (17) معجم، 5/245، معرفۃ الصحابہ، 5/83۔

حضور سیدی قطبِ مدینہ

حضرت مولانا ضیاءُ الدّین مَدَنی رحمۃ اللہ علیہ

کی یادداشت سے متعلق 2 دلچسپ حکایت

(1) 72 سال پہلے سُنی ہوئی منقبت یاد تھی: حضور سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کا بیان ہے: آپ کی محفل خاموشی کی محفل ہوا کرتی تھی، جو حاضر ہوتا وہ بھی ادب سے خاموش بیٹھتا۔ حضور سیدی قطبِ مدینہ بھی خاموش رہتے اور دُرود شریف پڑھتے رہتے تھے۔ ضروری بات، قرآن شریف کی تلاوت، نعت خوانی یا کوئی اسلامی کتاب پڑھنے، (سننے) کے علاوہ بہت کم باتیں ہوتی تھیں۔ حضور سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ محفل میں سیالکوٹ کے مولانا ضیاءُ اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی کتاب "سیرت غوث الثقلین" سُن رہے تھے، کیونکہ حضور سیدی قطبِ مدینہ کا یہ معمول تھا کہ کتاب اول تا آخر پوری سنتے تھے، جب یہ کتاب ختم ہوئی تو اس کے آخر میں حضرت سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی منقبت کے 13 اشعار تھے۔ تین مہینے بعد جب مولانا ضیاءُ اللہ قادری صاحب سیالکوٹ سے (مدینہ منورہ کی حاضری کے دوران) حضور سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُن سے فرمایا: میں نے آپ کی لکھی ہوئی کتاب پوری سُنی، اس کے آخر میں آپ نے سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی جو منقبت لکھی ہے اس میں تین شعر کم ہیں۔ مولانا ضیاءُ اللہ قادری صاحب نے عرض کی: حضور ارشاد فرمائیے۔ حضور سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ تینوں شعر ارشاد فرمائے جنہیں مولانا ضیاءُ اللہ قادری صاحب نے اپنی کاپی میں لکھ لئے۔ پھر حضور سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فقیر نے 72 سال پہلے یہ منقبت سُنی تھی۔

قربان جائیے حضور سیدی قطبِ مدینہ کی یادداشت (اور قوتِ حافظہ) پر کہ 72 سال پہلے سُنی ہوئی منقبت کے تمام شعر آپ کو یاد تھے۔

(2) تاریخ پیدائش مل گئی: حضور سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ایک بڑی عمر تقریباً 60، 65 سال کا شخص حاضر ہوا، دست بوسی کی (یعنی ہاتھ چومے) اور پنجابی زبان میں عرض کی کہ حضور! پاکستان بننے سے 22 سال پہلے عبد الرحمٰن نام کا ایک آدمی یہاں آیا تھا، میں اُس کا بیٹا ہوں۔ حضور سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جی آیاں نوں! جی آیاں نوں! (یعنی خوش آمدید! خوش آمدید!) ہاں! مجھے یاد آیا آپ کے والد صاحب کا نام عبد الرحمٰن تھا، ان کے یہاں حج سے 33 دن پہلے ایک بچہ پیدا ہوا تھا، انہوں نے ٹیلی گرام کے ذریعے مجھ سے نام پوچھا تھا اور میں نے اُن کے بچّے کا نام رکھا تھا۔ (یہ واقعہ بیان کرنے والے کہتے ہیں:) وہ شخص رونے لگ گیا، اس کے رونے پر ہمیں تعجب ہوا، جب وہ باہر ہمارے ساتھ آکر بیٹھا تو اس نے بتایا کہ حضور سیدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ

نے جس بچے کا نام رکھا تھا وہ بچہ میں ہی ہوں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ میرے والد صاحب مجھے یہ تو بتاتے تھے کہ میرا نام حضور سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا ہے لیکن اگر آج میرے والد صاحب بھی زندہ ہوتے تو شاید ان کو یہ یاد نہیں ہوتا کہ میں کس تاریخ کو پیدا ہوا!؟ کیونکہ ان دنوں ہمارے یہاں تاریخِ پیدائش کا کوئی اندراج نہیں ہوتا تھا، آج مجھے تاریخِ پیدائش بھی مل گئی کہ میں حج سے 33 دن پہلے پیدا ہوا۔

حضور سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کی یادداشت اتنی تیز تھی کہ تقریباً 80 سال پہلے کی باتیں بھی ایسے بیان فرمادیں جیسے کل ہی یہ سارے معاملات ہوئے ہوں۔ اللہ پاک ان کے فیوض و برکات سے ہم کو حصّہ عطا فرمائے، اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
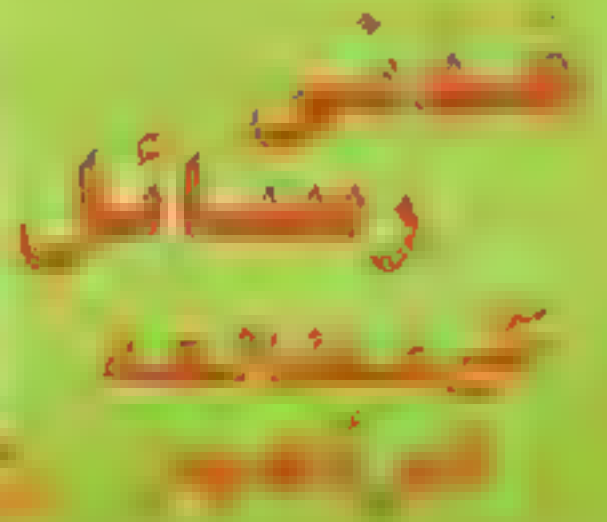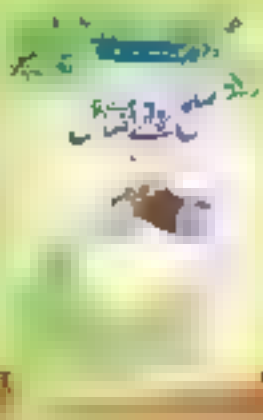
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے محرم الحرام 1441ھ میں درج ذیل مدنی رسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے سننے والوں کو دعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رسالہ "کربلا کا خونیں منظر" کے 23 صفحات پڑھ یا سن لے اُسے فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت سے دونوں جہانوں میں مالا مال فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کارکردگی: تقریباً 11 لاکھ 3 ہزار 243 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 6 لاکھ 53 ہزار 17، اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 50 ہزار 226)۔ (2) یا اللہ! جو کوئی رسالہ "امام حسین کی کرامات" کے 40 صفحات پڑھ یا سن لے اُس کو فیضانِ شہدائے کربلا سے مالا مال فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کارکردگی: تقریباً 10 لاکھ 37 ہزار 509 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 6 لاکھ 34 ہزار 673، اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 2 ہزار 836)۔ (3) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رسالہ "تبلیغ کروانے کے فضائل" کے 43 صفحات پڑھ یا سن لے، علمِ دین کے لئے اس کا سینہ کھول دے اور اس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کارکردگی: تقریباً 11 لاکھ 38 ہزار 461 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 7 لاکھ 19 ہزار 991، اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 18 ہزار 470)۔ (4) یا اللہ! جو رسالہ "یہ وقت بھی گزر جائے گا" کے 37 صفحات پڑھ یا سن لے اُسے صبر کرنے والا دل اور شکر کرنے والی زبان عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کارکردگی: تقریباً 12 لاکھ 20 ہزار 332 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: [illegible]، اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 40 ہزار 815)۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ربیعُ الآخِر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن اولیائے کرام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 31 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ربیع الآخر 1439ھ اور 1440ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا۔ مزید 14 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: صحابۂ کرام علیہم الرضوان ❶ حضرت عُمیر بن رِئاب قُرشی سَہمی رضی اللہ عنہ ابتدائی مسلمانوں سے ہیں، حبشہ پھر مدینہ شریف ہجرت کرنے کا شرف پایا۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی، آپ جنگ عَیْنُ التَّمر (صوبہ کربلا، عراق) میں شہید ہوئے اور یہیں دفن کئے گئے۔ یہ جنگ ربیعُ الآخر 12ھ میں ہوئی۔ [illegible] ❷ حضرت ابونعمان بشیر بن سعد خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ میں اسلام لائے اس لئے السّابِقُونَ الاَوَّلُون سے ہیں، غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے، نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انہیں شعبان میں سریۂ فدک اور شوال میں وادی قُریٰ روانہ فرمایا، یوم سقیفہ کو انصار میں سب سے پہلے آپ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ آپ ربیعُ الآخر 12ھ کو جنگ عَیْنُ التَّمر میں شہید ہوئے اور یہیں دفن کئے گئے۔ [illegible] اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام ❸ مشہور صوفی بزرگ حضرت شیخ فریدُ الدّین محمد عطّار نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 513ھ میں نیشاپور کے قصبہ کَدکَن (خراسان) ایران میں ہوئی۔ 29 ربیعُ الآخر 627ھ کو شہید ہوئے، آپ کا مزار مبارک محلہ شادیاخ نیشاپور (خراسان) ایران میں مرجع خواص و عوام ہے۔ آپ ماہر طبیّ ادویات، صاحبِ دیوان فارسی شاعر، بہترین ادیب و مصنّف اور عارف ربانی تھے۔ آپ کی تصانیف میں سے تَذکِرۃُ الاَولیاء، اَسرار نامہ اور مَنطِقُ الطّیر یادگار ہیں۔ [illegible] ❹ حضرت پیر عبدالملک امانُ اللہ پانی پتی قادری رحمۃ اللہ علیہ نویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے اور 12 ربیعُ الآخر 957ھ کو پانی پت (ہریانہ، ہند) میں وصال فرمایا، آپ عالمِ دین، ولیِّ کامل، کُتبِ تصوّف پر عُبور رکھنے والے تھے اور آپ کی تحریر کردہ کُتب میں علامہ جامی کی کتاب لوائح کی شرح ”اَشِعَّۃُ اللَّمعات“ بھی ہے۔ (اخبار الاخیار فارسی، ص241، 243) ❺ جدِّ امجد ساداتِ قُطبی حضرت قُطبُ الدّین بینادل قلندر قادری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثیہ رزّاقیہ کے عظیمُ المرتبت فرد، ولیِّ کامل، صاحبِ تصرّف اور سلسلہ سہروردیہ قادریہ قلندریہ کے اہم شیخ طریقت ہیں۔ آپ کا وصال 17 ربیعُ الآخر 1057ھ کو ہوا، مزار مبارک جونپور (یوپی، ہند) کچہری روڈ پر ایک احاطے میں ہے۔ [illegible] ❻ بانیِ سلسلہ قادریہ وارثیہ حضرت مولانا سید محمد وارث رسول نما قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک علمی گھرانے میں 1087ھ کو بنارس (یوپی، ہند) میں ہوئی اور یہیں 10 ربیعُ الآخر 1166ھ میں وصال فرمایا، مزار محلہ کوئلہ بازار (ہرہ چندری) بنارس میں ہے، آپ علوم و فنون میں ماہر، استاذُ العلماء، کئی کُتب کے مُحشّی و مصنّف اور شیخِ طریقت تھے۔ نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کثرت سے زیارت کرنے اور کروانے کی وجہ سے رسول نما مشہور ہوئے۔ (تذکرہ مشائخ قادریہ [illegible]، 166، 176) ❼ ولیِّ شہیر، قُطبِ عالم حضرت سید عالم شاہ بخاری سہروردی رحمۃ اللہ
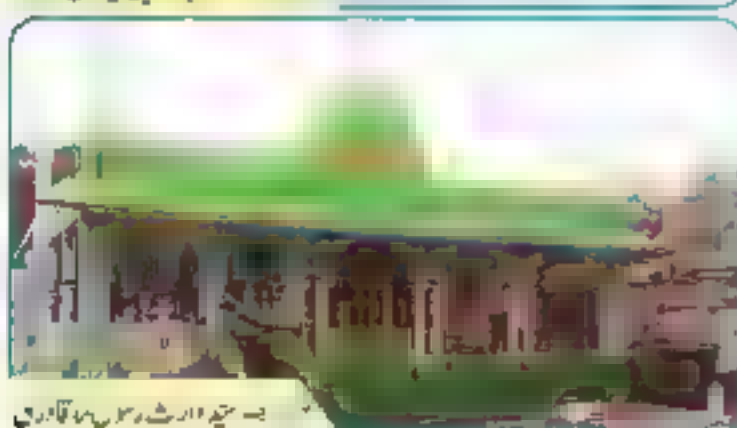
مزار شیخ فرید الدین عطار

مزار قطب الدین بینادل قلندر

مزار سید وارث رسول نما قادری

علیہ نہایت سخی، صاحبِ کرامت اور ولیِ کامل تھے، آپ کا مزار ایم اے جناح روڈ جامع کلاتھ مارکیٹ کراچی میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ کی پیدائش 999ھ اوچ شریف (ضلع بہاولپور، پنجاب) اور وفات 25 ربیع الآخر 1046ھ کو کراچی میں ہوئی۔ (تذکرہ اولیائے سندھ، ص245، انوارِ علمائے اہلسنت سندھ، ص20) ⑧ رابعِ حضرت خواجہ حافظ مقبول الرسول للّٰہی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1323ھ کو آستانہ عالیہ للّٰہ شریف (تحصیل پنڈدادن خان ضلع جہلم) میں ہوئی اور 14 ربیع الآخر 1368ھ کو وصال فرمایا، مزار للّٰہ شریف میں ہے۔ آپ اردو و فارسی میں ماہر، شریعت پر عمل کرنے اور کروانے کے جذبے سے سرشار، بارعب مگر ملنسار و ہمدرد تھے۔ (تاریخ مشائخ نقشبند، ص631، 653) ⑨ نواسۂ امیرِ ملت حضرت مولانا حافظ پیر سید حیدر حسین علی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1336ھ اور وفات 27 ربیع الآخر 1407ھ کو ہوئی، روضۂ امیرِ ملت (علی پور سیداں شریف ضلع نارووال، پنجاب) سے ملحقہ حجرے میں مزار ہے۔ آپ فاضل دارالعلوم نقشبندیہ جماعتیہ علی پور شریف، پابندِ شریعت، صاحبِ جود و سخاوت، کئی مساجد و مدارس کے بانی، خلیفۂ امیرِ ملت سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری اور تبلیغِ دین و ترویجِ سلسلہ کے لئے کثیر شہروں کا سفر کرنے والے تھے۔ (تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص400) ⑩ قاضیِ مکہ حضرت امام سلیمان بن حرب ازدی بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 140ھ بصرہ میں ہوئی اور یہیں ربیع الآخر 224ھ کو وصال فرمایا، آپ عظیم محدث، حدیث کے ثقہ راوی، امام بخاری، امام ابوداؤد اور امام دارمی جیسے محدثین کے شیخ ہیں۔ آپ پانچ سال قاضیِ مکہ رہے۔ (تاریخ بغداد، [illegible]) ⑪ امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک جوینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ایک علمی گھرانے میں 419ھ کو جوین سبزوار نزد نیشاپور (ایران) میں ہوئی اور بشت نقان نزد نیشاپور میں 25 ربیع الآخر 478ھ کو وصال فرمایا، آپ کی تربت اسی شہر کے قدیمی حصے کے قبرستان "تل جرد" میں ہے۔ آپ علمِ فقہ، اصول اور عقائد پر کامل دسترس رکھنے والے عظیم فقیہ، عبقری شخصیت کے مالک، ایک درجن سے زیادہ کتب کے مصنف، بانیِ مدرسہ نظامیہ نیشاپور، استاذِ امام غزالی اور اکابر علمائے شوافع سے ہیں۔ کتاب "نِهَايَةُ الْمَطْلَبِ فِيْ دِرَايَةِ الْمَذْهَب" آپ کی یادگار ہے۔ (وفیات الاعیان، 2/ 80، 81)

⑫ قاضی القضاۃ، سعد الدین سعد بن محمد دیری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 768ھ کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور مصر میں 9 ربیع الآخر 867ھ کو وفات پائی، آپ نے علمِ دین اپنے والد شیخ الاسلام شمس الدین محمد دیری سے حاصل کیا، آپ آٹھویں صدی ہجری کے بہت بڑے حنفی عالم، قاضی، درس و تفسیر میں یکتا، مفتیِ اسلام، چند کتابوں کے مصنف اور تقریباً 24 سال مصر کے قاضی القضاۃ رہے۔ (تعلیقات نبہانیۃ، 102، 104) ⑬ استاذ العلماء حضرت مولانا قاضی محمد گوہر علی صوفی علوی رحمۃ اللہ علیہ موضع لودے (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور 5 ربیع الآخر 1370ھ میں وصال فرمایا۔ موضع لودے میں دفن کئے گئے۔ آپ جید عالمِ دین، مدرسِ درسِ نظامی، آستانہ عالیہ چورہ شریف کے مرید و خلیفہ، شاعرِ اسلام اور کئی کتب کے مصنف ہیں۔ "جَوَاهِرِ عَلَوِيَّه بِاَشْعَارِ الصَّرْفِيَّةِ وَالنَّحْوِيَّة" آپ کی 28 کتب میں سے ایک ہے۔ (معارف رضا سالنامہ 2007، ص221، [illegible] 2/ 85) ⑭ استاذ العلماء، حضرت مولانا غلام مرتضیٰ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ پنڈی گھیپ (ضلع اٹک) کے ایک علمی گھرانے میں 1333ھ کو پیدا ہوئے اور یہیں 15 ربیع الآخر 1417ھ کو وصال فرمایا، آپ حافظِ قرآن، فاضل دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، بہترین مدرس اور مخیر تھے۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع اٹک، ص297، 299)

مزار سید حیدر حسین شاہ

مکتوب

اسلامی بہنوں کے لئے نیک تمنائیں

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہ کی جانب سے مبلغۂ دعوتِ اسلامی کی خدمت میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن عَلٰی کُلِّ حَال

مَاشَآءَ اللّٰہ بقول آپ کے اسلامی بہنیں مع محارمِ مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے کے لئے پاکستان سے نیپال کے لئے ۱۹ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۴ھ کو سفر پر روانہ ہو رہی ہیں۔ اللہ کریم آپ سب کا سفر بخیر کرے، بدمزگیوں، آپسی ناچاقیوں اور ہر طرح کے گناہوں سے آپ سب کو محفوظ رکھے، آپ کی مساعیِ جمیلہ قبول فرمائے، آپ سبھی کو بے حساب بخشے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

براہِ مہربانی! سبھی میری بے حساب مغفرت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ آپ کے مدنی قافلے والوں نیز نیپالی اسلامی بہنوں کو سلام کہئے اور اسلامی بھائیوں کو سلام کہلوا دیجئے۔ حسبِ فرمائش بے ربط ۱۲ مدنی پھول تحریر کئے ہیں (۱) وطن سے کہیں سفر کرتے ہوئے اپنے سفرِ آخرت کو یاد کرنا نہایت سعادت کی بات ہے (۲) ایثار سے کام لیتے ہوئے اپنے آرام پر دوسروں کے آرام کو ترجیح، خود تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے دوسروں کی راحت کی ترکیب کر کے خوب اجر و ثواب کمائیے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ”جو شخص اس چیز کو جس کی خود اُسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔“ (کنزالعمال، جز15، 332/8، حدیث 43105) (۳) سفر میں تھکن وغیرہ کی وجہ سے بعض اوقات مُوڈ آف ہوتا اور چڑچڑاپن آجاتا ہے، ایسے میں بہت سنبھل کر ترکیب کرنی ہوتی ہے، ایسا نہ ہو کسی کی دل آزاری ہو جائے، یہ نہ بھولیں کہ نیکی کی دعوت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرنا ایک مستحب کام ہے جبکہ مسلمان کی دل آزاری حرام و جہنم میں لے جانے والا کام ہے (۴) ناخواستہ کسی کو اپنی ذات سے ایذا پہنچ جائے تو اپنا قصور ہونے کی صورت میں توبہ اور معافی مانگنے میں ہرگز تاخیر نہ ہونی چاہئے (۵) پاکستان سے دوسرے ملک گئے ہوئے مبلغین و مبلغات اس ملک والوں کے لئے عموماً معیار (Standard) ہوتے ہیں لہٰذا بہت محتاط رہنا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی بے احتیاطی کو وہاں والے تنظیمی ”طریقِ کار“ سمجھ بیٹھیں اور مدنی کام کے مستقل نقصان کی کوئی صورت ہو جائے اور اُس کا وبال آپ کی گردن پر آپڑے! (۶) نہایت تندہی سے (دل لگا کر) مدنی کام بجا لائیں، خوب انفرادی کوشش فرمائیں، مدنی انعامات اور مدنی قافلوں کی خوب خوب دھومیں مچائیں (۷) قراٰنِ کریم کی تلاوت، ذکر و دُرود کی کثرت اور دینی مطالعے کا مناسب ہدف لے کر سفر پر جائیں (۸) وہاں کی تفریح گاہوں اور دلفریب نظاروں میں آپ کا دلچسپی لینا آپ کی دعوتِ اسلامی کے لئے مضر ہے (ہو سکتا ہے وہاں والے بعض افراد اپنے نفس کی تسکین کی خاطر سیر و تفریح کریں اور آپ کا فعل دلیل بنائیں)۔ یاد رہے! جس طرح فضول گفتگو کا آخرت میں حساب ہے اسی طرح فضول نظری کا بھی ہے (۹) بلاضرورت وہاں کے کاروبار، مکانوں، دکانوں کے کرایوں اور کرنسی کے چڑھنے اُترنے وغیرہ کی تحقیقات میں نہ پڑیں (۱۰) بلاضرورت شرعی وہاں کے تہذیب و تمدّن پر تنقید سے اجتناب کریں (۱۱) قرض مانگنے، سوال کرنے، کھانے پینے کی فرمائشیں کرنے سے آپ کے ساتھ ساتھ آپ کی دعوتِ اسلامی کا وقار بھی مجروح ہو سکتا ہے (۱۲) وطن واپسی کے بعد بھی وہاں والوں سے رابطہ رکھتے ہوئے مَدَنی کاموں کی ترغیب جاری رکھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَام

۱۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۴ھ

اشعار کی تشریح

حیدر علی مدنی

(1) حُسنِ نیت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا[1]

الفاظ و معانی: حُسنِ نیت: نیک نیتی، خلوصِ دل۔ دوگانہ: نماز کی دو رکعتیں (نمازِ غوثیہ مراد ہے)۔

شرح: یہ بات تجربہ شدہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ نمازِ غوثیہ پڑھنا رائیگاں نہیں جاتا بلکہ جس مقصد کیلئے پڑھی جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔

نمازِ غوثیہ کا طریقہ: حنفیوں کے بہت بڑے امام حضرت علامہ علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ نمازِ غوثیہ کی ترتیب نقل فرماتے ہیں: دو رکعت نفل یوں پڑھے کہ ہر رکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے، سلام پھیر کر گیارہ مرتبہ درود و سلام پڑھے، پھر بغداد کی طرف (پاک و ہند سے بغداد شریف کی سمت مغرب و شمال کے تقریباً بیچوں بیچ ہے) گیارہ قدم چل کر غوثِ پاک کا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے اِنْ شَآءَ اللہ وہ حاجت پوری ہو گی۔ (زبدۃ الآثار، ص67)

نمازِ غوثیہ مجرب عمل ہے: حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَصَحَّ یعنی بارہا نمازِ غوثیہ کا تجربہ کیا گیا، اور درست نکلا (یعنی مقصد پورا ہوا)۔ (زبدۃ الآثار، ص67)

(2) قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

شرح: یاغوثِ پاک! خدائے کریم آپ سے اتنا پیار کرتا ہے کہ عہد و اقرار لے کر آپ کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔ پہلے مصرعے میں دراصل سیّدنا شیخ عبدُالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک قول مبارک کی طرف اشارہ ہے۔

فرمانِ غوثِ پاک: شیخ نورُالدّین علی بن یوسف شَطْنُوفِی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: يُقَالُ لِیْ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ كُلْ، بِحَقِّيْ عَلَيْكَ اِشْرَبْ یعنی (حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) مجھے کہا جاتا ہے کہ عبدالقادر! تجھے میرے حق کی قسم کھالے، تجھے میرے حق کی قسم پی لے۔ (بہجۃ الاسرار، ص49)

شانِ مصطفےٰ کے مظہر: شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ عَلٰى قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

یعنی ہر ولی کسی نبی علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے اور بے شک میں نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدمِ اقدس پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدرِ کمال (یعنی مکمل چاند) ہیں۔ (شرح قصیدہ غوثیہ، ص77)

نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے بارے میں فرماتے ہیں: يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ یعنی میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (مسلم، ص429، حدیث:2566)

بے شک ہمارے حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ حضور خاتمُ النّبیّین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جمال و کمال کے مظہر تھے جیسا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ مجھے کہا جاتا ہے کہ عبدالقادر! تجھے میرے حق کی قسم کھالے، تجھے میرے حق کی قسم پی لے۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضؔا اُس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

---

(1) یہ دونوں شعر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان حدائقِ بخشش سے لئے گئے ہیں۔

ساؤتھ افریقہ میں سُنّتوں بھرا اجتماع

مولانا عبدالحبیب عطاری

شبِ معراج میں بیان: 13 اپریل 2019ء بروز بدھ پانچ ملکوں کے سفر کے بعد کراچی واپسی ہوئی تھی۔ پاکستان میں اس رات شبِ معراج تھی۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں شبِ معراج کے سلسلے میں ہونے والی محفلِ نعت میں شرکت اور پھر امیرِ اہلِ سنّت کے مدنی مذاکرے کے بعد بیان کرنے کی سعادت ملی۔

پیارے اسلامی بھائیو! کسی بھی کام کو دُرست اور اچھے انداز میں کرنے کے لئے کام کرنے والوں کا تربیت یافتہ (Trained) ہونا ضروری ہے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی ایک عالمگیر (International) تحریک ہے اور دنیا کے مختلف ممالک میں دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران سُنّتوں کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں لہٰذا وقتاً فوقتاً مختلف ممالک میں سُنّتوں بھرے اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے اور ذمّہ داران کو مزید بہتر انداز میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے طریقے سکھائے جاتے ہیں۔

ساؤتھ افریقہ میں ہونے والا سُنّتوں بھرا اجتماع: شبِ معراج پاکستان میں گزارنے کے بعد اگلے دن ساؤتھ افریقہ کے شہر صوفی نگر ڈربن⁽¹⁾ روانگی ہوئی جہاں دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران کے لئے 3 دن کا سُنّتوں بھرا اجتماع (Sunnah Inspired Ijtima) تھا۔ کراچی سے ایک اسلامی بھائی کے ہمراہ رات تقریباً ایک بجے دبئی آمد ہوئی جہاں بَرْمِنگھم UK سے آنے والے مبلغِ دعوتِ اسلامی سید تفصیل عطاری بھی ہمارے ساتھ سفر میں شامل ہوگئے۔ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تین آدمی سفر پر روانہ ہوں تو وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ (ابوداؤد، 3/51، حدیث: 2608) چنانچہ میرے دونوں ہم سفر اسلامی بھائیوں نے مجھے امیر مقرر کیا اور ہم نے اپنے سفر کیلئے اچھی اچھی نیتیں کیں۔

جوہانسبرگ (Johannesburg) آمد: صبح تقریباً چار بجے دبئی ایئرپورٹ سے ساؤتھ افریقہ روانگی ہوئی، جہاز میں ہی نمازِ فجر ادا کی اور تقریباً 10 بجے جوہانسبرگ ایئرپورٹ پہنچے۔ اس شہر میں میرے کچھ رشتے دار رہتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول رشتے داروں کے حقوق بھی پورے کرنے اور ان کے ساتھ صلۂ رحمی (اچھا

(1) ایک بزرگ شاہ غلام محمد صوفی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے ڈربن کو صوفی نگر کہا جاتا ہے۔

سلوک) کرنے کی ترغیب بھی دلاتا ہے، لہٰذا میرا صلۂ رحمی کی نیت سے کچھ دیر اپنے رشتے داروں کے یہاں جانے اور وہاں آرام کا ارادہ بھی تھا یہاں یہ بات یاد رہے کہ ساؤتھ افریقہ کا وقت پاکستان سے تین گھنٹے پیچھے ہے۔

موسم کی شدت: جوہانسبرگ (Johannesburg) ایئرپورٹ پہنچ کر معلوم ہوا کہ ساؤتھ افریقہ میں تیز بارشوں اور طوفانی ہواؤں کا سلسلہ ہے جو اگلے تین روز تک جاری رہے گا۔ یہ وہی دن تھے جن میں پورے ساؤتھ افریقہ سے اسلامی بھائیوں کو صوفی نگر ڈربن میں اجتماع کے لئے جمع ہونا تھا۔ یاد رہے کہ جوہانسبرگ سے ڈربن پہنچنے میں بائی روڈ تقریباً پانچ یا چھ گھنٹے لگتے ہیں جبکہ ہوائی جہاز کے ذریعے سفر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا ہے۔

فیضانِ مدینہ (جوہانسبرگ) میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی: تمام قانونی تقاضے پورے کر کے جوہانسبرگ ایئرپورٹ سے باہر نکلتے نکلتے کم و بیش 12:00 بج گئے۔ میرے رشتہ دار جو مجھے لینے آئے تھے انہوں نے اصرار کیا کہ جمعہ کی نماز جوہانسبرگ کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ادا کرلی جائے، آپ نمازِ جمعہ سے پہلے بیان اور نماز کے بعد اسلامی بھائیوں سے ملاقات بھی کرلیں، نہ جانے دوبارہ آپ کی یہاں کب آمد ہو۔ اگرچہ طویل سفر کے بعد ہم بہت تھکے ہوئے تھے لیکن اپنے عزیزوں کے اصرار پر میں نے حامی بھرلی اور ان کے ساتھ فیضانِ مدینہ روانگی ہوئی۔ انہوں نے ذمہ دار اسلامی بھائی کو فون کر کے اطلاع بھی کردی۔ میں تھکاوٹ کے مارے گاڑی میں ہی کچھ دیر کے لئے سو گیا۔ فیضانِ مدینہ حاضری ہوئی تو اسلامی بھائی میرے منتظر تھے اور نعت شریف پڑھی جارہی تھی۔ نمازِ جمعہ سے پہلے میں نے کچھ دیر بیان کیا، نماز اور صلوٰۃ و سلام کے بعد اسلامی بھائیوں سے ملاقات بھی ہوئی۔ فیضانِ مدینہ سے جب اپنے رشتے داروں کے گھر پہنچے تو آرام کے لئے ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ ہی مل سکا۔

اے عاشقانِ رسول! یہاں یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ میرے رشتے دار جو خود بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہیں، انہوں نے مجھ سے ملنے ملانے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کا فائدہ بھی پیشِ نظر رکھا اور مجھے اصرار کر کے نمازِ جمعہ سے قبل بیان اور بعد میں ملاقات کے لئے فیضانِ مدینہ لے گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ دعوتِ اسلامی کی برکت ہے کہ اس کے وابستگان اپنی زندگی کے مختلف معاملات میں دین کے فائدے کو بھی پیشِ نظر رکھتے ہیں۔

ہوائی جہاز کی کیفیت: شام چھ بجے کی فلائٹ سے ڈربن کے لئے روانگی ہوئی۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی سید فضیل عطاری کو ہمارے طیارے میں سیٹ نہیں ملی تھی اس لئے وہ ہم سے پہلے ایک فلائٹ سے روانہ ہوگئے تھے۔ ساؤتھ افریقہ کے دو اسلامی بھائی بھی یہاں سے ہمارے ساتھ شامل ہوگئے تھے، یوں اب ہم چار افراد اجتماع کے لئے روانہ ہوئے۔ جوہانسبرگ سے صوفی نگر ڈربن کا یہ فضائی سفر اس اعتبار سے ایک یادگار سفر تھا کہ بادلوں کی گھن گرج، شدید بارش اور طوفانی ہواؤں کے درمیان ہمارے طیارے نے گویا جھومتے ہوئے یہ مسافت طے کی۔ سنّتوں بھرے اجتماع میں جن اسلامی بھائیوں نے شرکت کرنی تھی، ان میں سے اکثر انگلش سمجھنے والے تھے۔ میرا ارادہ تھا کہ فضائی سفر کے دوران اپنا انگلش بیان تیار کروں گا لیکن جہاز کی اس کیفیت کے باعث ایسا ممکن نہ ہوسکا۔

پیارے اسلامی بھائیو! کم و بیش ہر شخص کو زندگی میں کچھ نہ کچھ سفر کرنا پڑتا ہے اور آئے دن ہوائی جہاز، ریل یا بس وغیرہ میں سفر کے دوران حادثات (Accidents) اور اَموات کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ اے کاش! ہم بالخصوص دورانِ سفر اپنی موت کو پیشِ نظر رکھیں اور گانے باجوں سمیت دیگر گناہوں یا فضولیات میں مشغول ہونے کے بجائے ذکر و درود یا کوئی اور نیک کام کرتے ہوئے اپنا سفر مکمل کریں۔

اسلامی بھائیوں کا جذبہ: ڈربن ایئرپورٹ سے نکل کر ہم مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ جتنے اسلامی بھائیوں کا آنا متوقع تھا، ان میں سے اب تک تقریباً تیس چالیس فیصد ہی پہنچ سکے ہیں۔ کئی اسلامی بھائی ابھی راستے میں ہیں جبکہ موسم کی خرابی کے باعث بعض کی گاڑیاں خراب ہوگئی ہیں۔ پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنے وابستگان کو دین کی خدمت اور نیکی کی دعوت کا کیسا جذبہ فراہم کرتا ہے کہ اس قدر شدید بارشوں اور طوفانی ہواؤں کے باوجود

اسلامی بھائی ساؤتھ افریقہ کے مختلف دُور دراز شہروں اور علاقوں سے طویل سفر کرکے اجتماع میں حاضر ہو رہے ہیں۔ ہمارے وہ مسلمان بھائی اور بہنیں جو فرض و واجب عبادات میں کوتاہی کرتے ہیں، معمولی بیماری یا بخار وغیرہ کے باعث نماز قضا کردیتے ہیں، ان کے لئے اس بات میں ترغیب کا سامان ہے۔

اجتماع کا آغاز: بہر حال جو اسلامی بھائی موجود تھے، انہی کی موجودگی میں ہم نے سنّتوں بھرے اجتماع کا آغاز کیا۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری نے بھی براہِ راست ویڈیو کانفرنس کے ذریعے ذمہ داران میں بیان فرمایا اور اسلامی بھائیوں کے سوالات کے جوابات عنایت فرمائے۔ رات تقریباً دو بجے وقفۂ آرام ہوا۔

سنّتوں بھرے اجتماع کا دوسرا دن: اگلے دن نمازِ فجر کے بعد کچھ دیر آرام اور پھر ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد دس بجے سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔ بیانات اور سوال و جواب کا سلسلہ نمازِ ظہر تک جاری رہا۔ نماز کے بعد فیضانِ مدینہ آنے والی کچھ شخصیات سے ملاقات ہوئی۔ نگرانِ شوریٰ وقتاً فوقتاً ویڈیو کانفرنس کے ذریعے شُرکا اسلامی بھائیوں کو اپنے مدنی پھولوں سے نوازتے اور سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ جہاں ضرورت پڑتی مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا عبدالنبی حمیدی صاحب انگلش میں ترجمہ فرمادیتے۔ فیضانِ مدینہ ڈربن میں نمازِ مغرب پڑھنے کے بعد ہم مدنی چینل کے ذریعے براہِ راست مدنی مذاکرے میں شریک ہوئے۔ مغرب سے عشا اور عشا کے بعد بھی مدنی مذاکرے میں شرکت ہوئی۔

مدنی مذاکرے کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا اور ایک بار پھر سیکھنے سکھانے کا شیڈول شروع ہوگیا جو رات کم و بیش دو بجے تک جاری رہا۔

پیارے اسلامی بھائیو! سنّتوں بھرے اجتماع کے اس جدول (Schedule) سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے وابستگان اور ذمہ داران کس طرح اپنے وقت اور آرام کی قربانی دے کر دین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔ موسم بھی خوشگوار نہ تھا یعنی مسلسل بارشوں اور طوفانی ہواؤں کا سلسلہ جاری تھا، شُرکا اسلامی بھائیوں کو آرام بھی پورا نہیں مل رہا تھا، اور ظاہر ہے کہ کھانا بھی ہر کسی کی پسند کے مطابق نہیں ہوسکتا، اس کے باوجود اسلامی بھائی ذوق و شوق اور جذبے کے ساتھ اجتماع کی تمام نشستوں میں شرکت فرمارہے تھے۔

بلالی اسلامی بھائی: ڈربن میں ہونے والے اس اجتماع میں اکثر شُرکا بلالی یعنی مقامی سیاہ فام اسلامی بھائی تھے۔ حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی نسبت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سیاہ فام مسلمانوں کو بلالی کہا جاتا ہے۔ ساؤتھ افریقہ میں اس وقت دعوتِ اسلامی کے 45 مدنی مراکز فیضانِ مدینہ موجود ہیں، جن میں سے اکثر میں امامت کے فرائض بلالی اسلامی بھائی سر انجام دے رہے ہیں۔ جب یہ بلالی اسلامی بھائی نماز کے لئے اذان دیتے ہوں گے تو اس نورانی و روح پرور اذان کی یاد تازہ ہوجاتی ہوگی جو حضرت سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی موجودگی میں دیا کرتے تھے۔

اللہ کریم ان بلالی عاشقانِ رسول کے طفیل ہماری مغفرت فرمائے اور ہمیں عشقِ رسول کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدالحبیب عطاری کے ڈائری و معلومات وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیع الاول 1441ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "عثمان جمیل (رحیم یار خان)، بنتِ محمد شہزاد عطاریہ (ٹیکسلا)، شہزاد احمد عطاری (کوئٹہ)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیے گئے۔ درست جوابات: (1) حضرت لُبابہ کُبریٰ رضی اللہ عنہا، (2) حضرت سیدنا ابو بشر بَرَاء بن مَعْرُور انصاری رضی اللہ عنہ

درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام: (1) محمد نیر اصغر عطاری (راولپنڈی)، (2) بنتِ منور علی (شہداد پور)، (3) احمد رضا (رحیم یار خان)، (4) محمد اقبال عطاری (بہاولنگر)، (5) بنتِ احمد حسین (نارووال)، (6) سید عادل عطاری (میرپور خاص)، (7) بنتِ تاج محمد (نواب شاہ)، (8) بشیر احمد (لاہور)، (9) محسن علی (سیالکوٹ)، (10) بنتِ محمد یوسف (کراچی)، (11) شمیں اختر (گوجرانوالہ)، (12) عطا جیلانی (بہاولپور)

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس [illegible]

[illegible] دکھیاروں اور غم [illegible]
ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش [illegible]

امیرِ اہلِ سنّت کی اپنے بھانجے کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے
حافظ سلمان عطاری، سرفراز عطاری کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سیکیورٹی مجلس کے حاجی وسیم عطاری (کراچی) نے یہ افسوس ناک خبر دی کہ میرے بھانجے عبدالقادر عطاری کڈنی پرابلم کی وجہ سے 19 محرم الحرام 1441 سنِ ہجری کو 61 سال کی عمر میں کولمبو میں انتقال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں مرحوم عبدالقادر کے بھائی عبدالرحمٰن بابو، ان کی بہنوں اور بچوں بچیوں سمیت سب سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور سب کو صبر کی تلقین کرتا ہوں۔ یاربَّ المصطفےٰ جلّ جلالہٗ و صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم! عبدالقادر عطاری کو غریقِ رحمت فرما، اٰمِیْن اَلْعٰلَمِیْن! ان کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کردے، پروردگار! ان کی قبر کو جنّت کا باغ بنا، مولائے کریم! ان کی قبر پر رحمت و رضوان کے پھولوں کی بارشیں فرما، مولائے کریم! انہیں بے حساب بخش کر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا پڑوس نصیب فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کے تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو عطا فرما، بوسیلۂ رحمۃٌ لّلعٰلمین صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم یہ سارا اجر و ثواب میرے بھانجے عبدالقادر سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

(دعا کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک حدیثِ پاک بیان فرمائی:) حضرت سیّدُنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور اتنا روئے کہ مٹی بھیگ گئی، پھر فرمایا: "اے بھائیو! اس کے لئے تیاری کرو۔" (ابن ماجہ،4/466،حدیث:4195)

سب گھر کے افراد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں اور مرحوم کے بیٹے وغیرہ خاص کر بھائی ایصالِ ثواب کے لئے قافلے میں سفر کریں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کریں، ہوسکے تو اپنی اپنی جیب سے گیارہ گیارہ سو روپے کے رسائل مکتبۃُ المدینہ سے خرید کر تقسیم کریں، ایصالِ ثواب کی نیت سے مدنی چینل پر بارہ مدنی مذاکرے کم از کم ہر مدنی مذاکرہ ایک گھنٹہ بارہ منٹ دیکھیں۔

نماز کی پابندی کرتے رہئے! اور مدنی چینل دیکھتے رہئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

[illegible] امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news dawateislami net کا وزٹ فرمائیے۔

نزلہ، زکام کی علامات، اثرات اور احتیاطیں

محمد رفیق عطاری مدنی٭

نزلہ اور زکام عام ہونے والی دو مختلف بیماریاں ہیں۔ ان میں تھوڑا سا فرق کیا جاتا ہے۔ کبھی نزلہ اور زکام کے ساتھ کھانسی بھی ہوتی ہے۔ زکام ہونے پر بلغم ریشے کی صورت میں ناک میں جمع ہوجاتا ہے، اس میں نزلے کی بنسبت زیادہ تھکن محسوس ہوتی ہے۔

نزلہ اور زکام میں مبتلا ہونے والے: یہ بیماریاں اس قدر عام (Common) ہیں کہ تقریباً ہر دوسرا شخص ان میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غالباً جب سے دنیا بنی ہے اور کسی فرد نے چند سال کی عمر پائی ہوگی اسے کبھی نہ کبھی زکام ضرور ہوا ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، 1 / 366 ملخصاً)

نزلہ اور زکام کی علامات۔ ان دونوں کی علامات تقریباً یکساں (Same) ہیں مگر زکام کی صورت میں ان میں کچھ شدت ہوتی ہے۔

نزلے کی علامات: اس کی عمومی علامات میں سے ہلکا بخار ہونا، ناک کا بہنا، گلے میں خراشیں پڑنا، تھکاوٹ ہونا، چھینکیں آنا اور کھانسی ہونا وغیرہ ہے۔

زکام کی علامات: اس کی علامات میں سے چند ایک یہ ہیں: • تیز بخار ہوجاتا ہے • سر اور جسم میں شدید درد، بھاری پن، کمزوری (Weakness) اور سستی محسوس ہوتی ہے • ناک سے رطوبت بہتی رہتی ہے • چھینکیں آتی ہیں اور کھانسی ہوجاتی ہے • کبھی آنکھیں سُرخ ہوجاتی ہیں اور ان سے رطوبت نکلتی ہے • چہرے کی رنگت میں بھی سُرخی آجاتی ہے۔

نزلہ اور زکام کے چند فوائد: نزلہ اور زکام اگر معمولی ہوں اور جلد رخصت ہوجائیں تو اس کا نقصان نہیں بلکہ فوائد (Benefits) ہیں جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: • زکام سے دماغی امراض دفع ہوجاتے ہیں • زکام والے کو جنون نہیں ہوتا • زکام خیریت سے گزر جائے تو بہت سی بیماریاں ختم ہوجاتی ہیں • نزلہ اور زکام کے ساتھ چھینک سے دماغ ہلکا ہوکر صاف ہوجاتا ہے، طبیعت بہتر ہوجاتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/ 395 ملخصاً) • زکام سے بدن کی اصلاح ہوتی ہے • زکام والوں پر مصیبت زدہ والی دعا پڑھنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ (مدنی ریورس، 615 ملخصاً)

نزلہ و زکام کے اثرات: نزلہ اور زکام اگر جلد ٹھیک نہ ہوں تو الرٹ ہوجانا چاہئے کیونکہ مسلسل نزلہ رہنے سے • بال جلدی سفید ہوجاتے ہیں • نظر کمزور ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے • دماغی صلاحیت میں کمی آتی ہے • کان اور سانس کے امراض پیدا ہوتے ہیں اس کے علاوہ مزید بھی کئی تکلیف دہ امراض لاحق ہوسکتے ہیں • اطبا (Doctors) کا کہنا ہے کہ موجودہ دور میں نزلہ اور زکام کو نقصان دہ بیماریوں میں شمار کیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

نزلہ، زکام کی وجوہات اور احتیاطیں: • نیند پوری نہ ہونا • اے سی وغیرہ کی ٹھنڈی ہوا کے سامنے دیر تک بیٹھنا • جسمانی کمزوری ہونا • دیر تک سرد ماحول میں رہنا • گرم تاثیر والی، خشک اور مُرغّن، تلی اور بھنی ہوئی غذاؤں کا زیادہ استعمال کرنا • گرم

٭ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی پینا • دھوپ سے آنے کے فوراً بعد ٹھنڈے پانی سے نہانا • ٹھنڈا پانی پی کر گرم چائے یا کافی وغیرہ پینا • کبھی سگریٹ نوشی اور زیادہ دیر تک ننگے سر دھوپ میں رہنا بھی نزلہ وزکام کا سبب بنتا ہے۔ نزلہ وزکام کا شکار ہونے والے افراد کو چاہئے کہ درجِ بالا اسباب سے بچیں نیز موسمِ سرما میں نزلہ وزکام والے افراد کو چاہئے کہ بلاوجہ گھر سے باہر نہ نکلیں اور موسم کی تبدیلی کے وقت اس کی مناسبت سے لباس وغیرہ کا اہتمام کریں۔

چند مفید غذائیں: • دیسی مرغے کا شوربا • بکرے کے بغیر چربی والے گوشت کا شوربا • کھچڑی • پھل اور ان کے جوس نزلہ اور زکام میں مفید ہیں • کلونجی، رطوبت والے امراض اور سردی کی بیماریوں میں مفید ہے(مرغوب نسخے، ص216 ملخصاً) • لہسن کا استعمال سردی، نزلہ، زکام اور کھانسی کے لئے مفید ہے۔ البتہ کچا لہسن کھانے سے منہ میں بُو پیدا ہو جاتی ہے اس لئے جب تک بُو باقی ہو مسجد میں جانا جائز نہیں۔(بہار شریعت، 1/648 ملخصاً) • خوبانی نزلہ، زکام اور گلے کی خراش کے لئے مفید ہے۔(گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول، ص17 ملخصاً) • دن میں تین سے چار بار خالی پیٹ ایک کپ میتھی کا قہوہ پینے سے نزلہ اور زکام سے نجات ملے گی۔(میتھی کے 50 مدنی پھول، ص9 ملخصاً) • بلغم اور زکام کے علاج کے سلسلے میں کشمش بھی بہت مفید ہے • مونگ کی دال اور پالک کا استعمال بھی مفید ہے۔

پرہیز کیجئے: نزلہ اور زکام ہونے کی صورت میں دودھ، دہی، گھی، مکھن، آلو، بھنڈی، بینگن، ٹماٹر، ماش کی دال، برف، ٹھنڈے مشروبات اور تُرش غذاؤں سے پرہیز کیجئے۔

سر میں لگانے کا تیل: کلونجی کو تیل میں جوش دے کر سر میں وہ تیل لگانے سے دردِ سر، نزلہ اور زکام میں فائدہ ہوتا ہے۔(گھریلو علاج، ص110)

دائمی نزلہ اور مسواک: دائمی نزلے کے لئے مسواک بہترین علاج ہے۔ دائمی نزلہ وزکام کے ایسے مریض جن کا بلغم نہ نکلتا ہو انہیں چاہئے کہ مخصوص ثواب کی نیت سے مسواک کریں کہ اس سے بلغم نکلنا اور دماغ ہلکا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔(مسواک شریف کے فضائل، ص29 ملخصاً)

رُکا ہوا نزلہ کھولنے کے 2 طریقے: اگر نزلہ میں ناک سے رطوبت نکل رہی ہو تو اسے روکنا نہیں چاہئے بلکہ بند ہونے کی صورت میں اسے خارج کرنے کا کوئی طریقہ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ اس سے مختلف امراض پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ یہ دو طریقے بھی اختیار کئے جاسکتے ہیں: (1) Steam (یعنی پانی کی بھاپ میں سانس) لینا، اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی صاف ستھری پتیلی میں ضرورت کے مطابق پانی ڈال کر اُبالیں۔ پھر اتار کر کسی جگہ رکھیں اور سر پر موٹا کپڑا یا تولیہ لپیٹ لیں اور اچھی بھاپ کی طرف احتیاط سے چہرہ جھکائیں اور اس میں گہرے سانس لیتے رہیں۔ چند بار اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ رطوبت اور بلغم نکل جائیں گے، نزلہ دور ہو جائے گا۔ (2) دہکتے ہوئے کوئلوں پر پسی ہوئی ہلدی ڈال کر دھونی لینے سے ناک کھل جاتی اور نزلے کی رطوبت بہنے لگتی ہے۔

دائمی نزلہ کے تین علاج: (1) 30 دن تک روزانہ ناشتے کے دو گھنٹے بعد مچھلی کا تیل (Cod Liver Oil) آدھی چمچ پئیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ دائمی نزلہ سے آرام ہو جائے گا (2) بچوں کو اگر بار بار نزلہ ہوتا ہو تو مچھلی کا تیل تین تین قطرے دن میں ایک یا دو بار 30 دن تک پلایئے (3) روزانہ رات میں مٹھی بھر بھنے ہوئے چنے چھلکے سمیت کھانا پھر ایک گھنٹے تک پانی یا چائے وغیرہ کوئی سا مشروب نہ پینا دائمی نزلے کے لئے مفید ہے۔

نزلہ کا گھریلو علاج: ایک تولہ (یعنی تقریباً 12 گرام) سونف اور سات عدد لونگ دو کلو پانی میں ڈال کر چولہے پر خوب جوش دیجئے۔ جب تقریباً 250 گرام پانی رہ جائے تو ایک تولہ (یعنی تقریباً 12 گرام) مصری ڈال کر چائے کی طرح نوش فرمایئے۔ دو تین بار کے استعمال سے اِنْ شَآءَ اللہ نزلہ وزکام دور ہو جائے گا۔(گھریلو علاج، ص51، 52 ملخصاً)

نزلہ اور زکام کے 2 روحانی علاج: (1) ہر بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ سُوْرَةُ الْفَاتِحَه تین بار (اوّل آخر ایک مرتبہ درود شریف) پڑھ کر تین روز تک روزانہ مریض پر دم کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ نزلہ زکام سے نجات حاصل ہو گی۔ (2) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ 66 بار روزانہ پڑھ کر نزلہ اور زکام والے پر دم کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہو گا۔([illegible] حصولِ شفا [illegible] ملخصاً)

نوٹ: ہر دوائی اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔ اس مضمون کی تفتیش مجلس طبی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران عطاری اور حکیم رضوان فردوس عطاری نے فرمائی ہے۔

ہڈیوں کو کیلشیم فراہم کرنے والی غذائیں

محمد جاوید عطاری مدنی

کیلشیم(Calcium)ہڈیوں اور جسمانی نشوونما(Physical growth) کے لئے بہت ضروری ہے، اس کی زیادہ مقدار ہڈیوں اور دانتوں میں پائی جاتی ہے،اس دورِ جدید میں کیلوریز سے بھرپور غذائیں کیلشیم کی کمی کا باعث بنتی جارہی ہیں، کیلشیم کی کمی کی علامات میں سے ہڈیوں کا چٹخنا، ہڈیوں و جوڑوں میں درد، ہاتھوں، پیروں کا مڑ جانا شامل ہے۔ ذیل میں کیلشیم کی کمی کو پورا کرنے والی چند غذائیں ذکر کی جاتی ہیں۔

پتے دار سبزیاں: گوبھی، مشروم، بروکلی، ساگ وغیرہ کیلشیم کی کمی کو پورا کرنے میں بے حد مفید ہیں۔ **پھلیاں:** یہ انسانی جسم میں کیلشیم کی بھرپور مقدار فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مثلاً سیم کی پھلی، گوار کی پھلی، لوبیا کی پھلی وغیرہ میں کیلشیم کے ساتھ ساتھ پروٹین بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ **دودھ:** ہڈیوں، جوڑوں، پٹھوں کو مضبوط کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے، ایک پاؤ دودھ میں 30 فیصد کیلشیم اور وٹامن ڈی(Vitamin D) کی کثیر مقدار موجود ہوتی ہے، اس کے علاوہ دودھ سے بنی ہوئی اشیاء جیسے پنیر، دہی، مکھن وغیرہ بھی جسم کو کیلشیم فراہم کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ **انڈہ:** یہ وٹامن کے حصول کا نہایت آسان ذریعہ ہے، دوسرا یہ کہ انڈے کی زردی وٹامن ڈی سے بھرپور ہوتی ہے۔ **مچھلی:** کا استعمال بھی ہڈیوں میں کیلشیم کی فراہمی کا ایک ذریعہ ہے۔ ماہرین کے مطابق مچھلی بطورِ غذا استعمال کرنے والوں کی عمریں لمبی ہوتی ہیں، مچھلی میں ایسے اجزا بھی ہوتے ہیں جو کسی اور گوشت میں نہیں پائے جاتے، مثلاً اس میں آیوڈین (IODINE) ہوتا ہے جو کہ صحت کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ہارٹ اٹیک کی روک تھام کے لئے بھی اسے مفید مانا گیا ہے۔(مچھلی کے فوائد، ص37 ملخصاً) **پالک:** ہڈیوں کو ضروری کیلشیم کی فراہمی کے لئے ہفتے میں کم از کم ایک بار پالک ضرور کھائیں۔ پالک میں نہ صرف 25 فیصد کیلشیم ہوتا ہے بلکہ یہ فائبر، آئرن اور وٹامن اے سے بھی بھرپور ہوتی ہے۔ **مالٹے کا جوس:** مالٹے کا جوس کیلشیم کے حصول کو آسان بنا دیتا ہے۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ مالٹے کے جوس میں موجود اسکوربک ایسڈ (Ascorbic Acid) جسم میں کیلشیم کو جذب کرنے کی صلاحیت بڑھا دیتا ہے۔ **کیلشیم والی ادویات کا طریقہ استعمال:** قدرتی طریقے سے حاصل ہونے والا کیلشیم صحت کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات کیلشیم کی کمی کی نشاندہی ہونے کے بعد ڈاکٹر حضرات اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ادویات تجویز کرتے ہیں ان کا زیادہ استعمال گردوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ غذا کے ذریعے کیلشیم حاصل کرنا ایک بہترین ذریعہ مانا گیا ہے، لیکن پھر بھی بعض اوقات اضافی کیلشیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ خیال رہے کہ اضافی کیلشیم کو دوسری ادویات کے ساتھ نہ لیں کیونکہ اس سے دوسری دوائیوں کا اثر کم ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر کیلشیم آئرن اور اینٹی بائیوٹک کا اثر کم کر دے گا ایک وقت میں کیلشیم ایلیمینٹ 500mg سے زیادہ نہ لیں۔

نوٹ: ... اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔ اس مضمون کی طبی تفتیش حکیم رسول [illegible] عطاری نے کی ہے۔
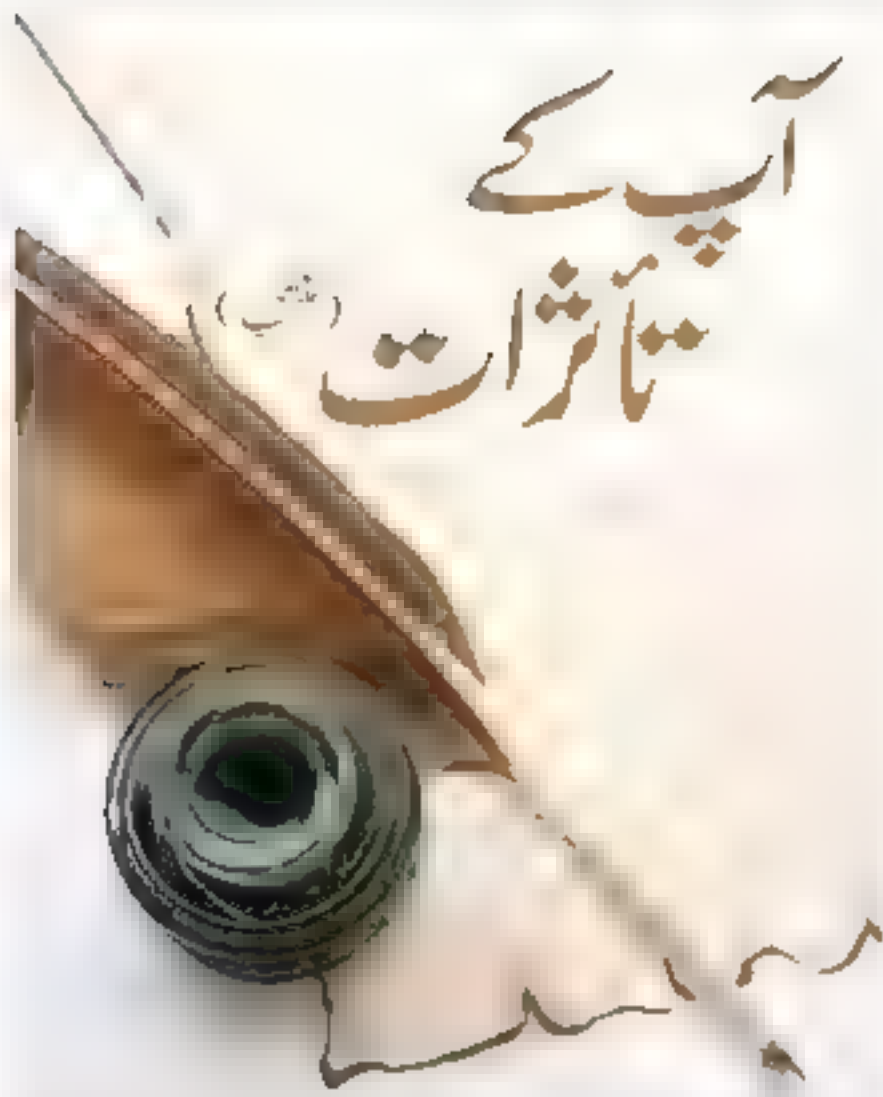
علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

① مفتی گل بادشاہ زاہد صاحب (شیخ الحدیث جامعہ سلیمانیہ رضویہ، ضلع منڈی بہاؤ الدین): دعوتِ اسلامی بہت سے مضامین پر الگ الگ کُتُب شائع کررہی ہے، لیکن "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی تو کیا بات ہے۔ اس میں ہر اعتبار سے مضامین موجود ہیں، تجارت (Trade)، فقہی مسائل اور اِزدواجی زندگی وغیرہ۔ الغرض یہ ماہنامہ مسلمان کی دنیا و آخرت کو بہتر بنانے کے لئے عظیم کاوش ہے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقّی اور کامیابی عطا فرمائے۔ اٰمین

② مولانا مشتاق احمد صدیقی صاحب (مہتمم دار العلوم صدیقیہ غوثیہ، میانہ گوندل، ضلع منڈی بہاؤ الدین): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دورِ حاضر میں مسائل کے حل کا بہترین مجموعہ ہے۔ نئے نئے عنوان مثلاً شوہر کو کیسا ہونا چاہئے؟ بیوی کو کیسا ہونا چاہئے؟ وغیرہ مضامین ازدواجی زندگی کے لئے بہت فائدہ مند ہیں۔ یہ ماہنامہ مذہبی اور اصلاحی ماہناموں میں ایک منفرد (Distinguished) مقام رکھتا ہے۔

اسلامی بھائیوں کے تاثرات

③ رمضانُ المبارک1440ھ کے شمارے میں "چیل کی چال" کہانی پڑھی، کافی سبق آموز تھی۔ یہ کہانی میں نے اپنے بچّوں کو پڑھ کر سنائی اور اس سے حاصل ہونے والا سبق ان کو اچھے طریقے سے سمجھایا کہ اسکول آتے جاتے ہوئے یا ویسے بھی گھر سے باہر کسی سے کوئی بھی کھانے پینے کی چیز لینی اور نہ کسی انجان (Stranger) آدمی کے ساتھ کہیں جانا ہے۔ (محمد عمر، کراچی)

④ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا اِجرا دعوتِ اسلامی کا ایک اچھا قدم ہے۔ اس ماہنامے کے ذریعے زندگی کے بہت سے شعبہ جات کے متعلق کافی اچھی اور درست معلومات حاصل ہوجاتی ہیں۔

([illegible])

بچّوں کے تاثرات

⑤ میں ہر ماہ بچّوں کے مضامین پہلے خود پڑھتی ہوں پھر اپنی کلاس کے بچّوں کو پڑھ کر سناتی ہوں۔ ربیعُ الاوّل 1440ھ کے شمارے میں "پہاڑوں کا فرشتہ" کے نام سے سچّی کہانی پڑھی۔ اس سے سیکھنے کو ملا کہ اچھے لوگوں کو تکلیف دینا بُرے لوگوں کا کام ہے اور بُرے لوگوں کے لئے اچھا بننے کی دعا کرنی چاہئے۔

([illegible]، راولپنڈی)

اسلامی بہنوں کے تاثرات

⑥ کئی ماہ سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" مُطالعے میں ہے۔ اس ماہنامہ میں بچّوں کی تربیت کے حوالے سے جو مضامین شائع ہوتے ہیں وہ والدین کے لئے کافی فائدہ مند ہوتے ہیں۔

(بنتِ عبدالرزاق، حیدرآباد)

⑦ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کی سعادت نصیب ہوتی رہتی ہے۔ اس ماہنامے کے ہر مضمون میں معلومات کا خزانہ موجود ہے۔ 1440ھ کے ذوالحجہ کے شمارے میں فرید کا مضمون "غریبوں کا احساس کیجئے" نے احساس دلایا کہ ان کا خیال رکھا جائے، ان کی مدد کی جائے۔ میں نے نیّت کی ہے کہ ہر ماہ حسبِ استطاعت مستحق افراد کی مدد کروں گی۔ ([illegible])

آپ کے سوالات اور اُن کے جوابات

مفتی فضیل رضا عطاری*

کیا سجدۂ شکر کے لئے وضو ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ کیا سجدۂ شکر کے لئے وضو ضروری ہے؟ (سائل: قاری ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَہَّابِ اَللّٰہُمَّ ہِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کی طرح سجدۂ شکر بھی ایسی عبادت مقصودہ ہے جس کے لئے طہارتِ کاملہ شرط ہے، یعنی یہ شرط ہے کہ حدثِ اکبر (غسل فرض کرنے والی چیز) اور حدثِ اصغر (وضو توڑنے والی چیز) دونوں سے پاک ہو۔ لہٰذا سجدۂ شکر کے لئے بھی حدثِ اکبر و اصغر دونوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”مفتاح الصلاۃ الطھور“ یعنی طہارت نماز کی کنجی ہے۔ اس حدیثِ پاک کی شرح میں علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”أجمعت الأمة على تحريم الصلاة بغير طهارة من ماء أو تراب، أي صلاة كانت، حتى سجدة التلاوة، وسجدة الشكر، وصلاة الجنازة.“ یعنی امت کا اس پر اجماع ہے کہ پانی یا مٹی سے طہارت حاصل کئے بغیر نماز پڑھنا حرام ہے، نماز کوئی بھی ہو بلکہ سجدۂ تلاوت، سجدۂ شکر اور نمازِ جنازہ بھی (بغیر طہارت حرام ہیں)۔ (شرح سنن ابی داؤد للعینی، 184)

امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن عبادات کی چار اقسام میں سے پہلی قسم بیان فرماتے ہیں: ”مقصودہ مشروطہ جیسے نماز و نمازِ جنازہ و سجدۂ تلاوت و سجدۂ شکر کہ سب مقصود بالذات ہیں اور سب کیلئے طہارتِ کاملہ شرط، یعنی نہ حدثِ اکبر ہو نہ اصغر۔ نیز یاد پر تلاوتِ قرآن مجید کہ مقصود بالذات ہے اور اس کیلئے صرف حدثِ اکبر سے طہارت شرط ہے، بے وضو جائز ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 3/557)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آنے والا نمازی نئی صف میں کہاں کھڑا ہو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر پہلی صف مکمل ہو جائے پھر کوئی شخص آئے تو وہ کہاں کھڑا ہوگا؟ بالکل امام کی سیدھ میں؟ یا سیدھی جانب؟ یا اُلٹی جانب؟ (سائل: قاری ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَہَّابِ اَللّٰہُمَّ ہِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس بارے میں اصل مسئلہ یہ ہے کہ پہلی صف پوری ہونے کے بعد کوئی شخص جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے آئے تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ کسی دوسرے نمازی کے آنے کا انتظار کرے۔ اگر وہ آجائے تو اس کے ساتھ نماز شروع کردے، اور اگر کوئی نہیں آیا اور امام رکوع میں جانے کو ہو تو اب اگلی صف میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھڑے ہونے کے لئے آنے کا اشارہ کرے (اور وہ شخص حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے پیچھے آجائے، بلانے والے کا حکم ماننے کی نیت سے نہ آئے ورنہ اس کی اپنی نماز فاسد ہوجائے گی) اور اگر اگلی صف میں کوئی اس مسئلے سے آگاہی رکھنے والا نہ ملے یا ڈر ہو کہ جس کو اشارہ کرے گا وہ نماز توڑ کر اس سے جھگڑنے لگے گا تو یہ شخص پچھلی صف میں اکیلا بالکل امام کی سیدھ میں کھڑے ہو کر نماز شروع کردے، امام کی سیدھی یا اُلٹی جانب نہ کھڑا ہو۔

البتہ عامۃً جہالت اور دینی ضروری معلومات سے دوری کی بنا پر فی زمانہ یہی حکم دیا جائے گا کہ پچھلی صف میں نیا آنے والا مقتدی، اکیلا ہی امام کی سیدھ میں کھڑا ہو جائے۔ اگلی صف میں سے کسی کو نہ کھینچے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہے

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی کام

○ درجہ دورۃُ الحدیث شریف کے طلبۂ کرام کا سنّتوں بھرا اجتماع، نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری مدظلہ العالی کا خصوصی بیان، شخصیت کو نکھارنے کے متعلق اہم نکات بیان کئے۔ 25 ستمبر 2019ء بروز بدھ ہونے والے اس اجتماع میں نگرانِ شوریٰ کا کہنا تھا کہ لوگوں سے ان کی نفسیات کے مطابق بات کریں، انہیں اہمیت دیں، جس سے بات کررہے ہیں اس کی عمر، مقام اور مرتبے کو پیشِ نظر رکھیں، جس طرح عقل مند آدمی اپنے گھر میں کوئی ایسی جگہ نہیں چھوڑتا جس سے کوئی اس کے گھر میں جھانکے اسی طرح اہلِ علم اور عقل مند آدمی اپنے کردار میں ایسی جگہ نہیں چھوڑتا جس سے لوگ اس کی شخصیت میں جھانکیں ○ 18 ستمبر 2019ء سے اوورسیز کے ذمّہ دار اسلامی بھائیوں کا سات دن کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں یوکے، کینیڈا، اٹلی، ترکی، اسپین، نیپال، سوڈان، جرمنی، عرب امارات، ساؤتھ افریقہ اور تنزانیہ سمیت 32 ممالک کے عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے مدنی مذاکروں اور نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری مدظلہ العالی و دیگر مبلغین دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کے ذریعے شرکا کی تربیت کی ○ 22 ستمبر 2019ء بروز اتوار کراچی ریجن کے ذمّہ داران کا صبح 9 تا مغرب مدنی مشورہ ہوا جس میں شہر کے تمام علاقائی مشاورت نگران، ڈویژن مشاورت نگران اور نگرانِ کابینہ نے شرکت کی۔ مدنی مشورے میں نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی شاہد عطّاری نے شرکا کی تربیت فرمائی اور انہیں مدنی کاموں میں مضبوطی پیدا کرنے کے متعلق نکات بیان کئے ○ یکم اکتوبر 2019ء بروز منگل فیضانِ مدینہ کے دُکاندار اسلامی بھائیوں کا ماہانہ تاجر اجتماع ہوا جس میں رکنِ شوریٰ مولانا محمد عقیل عطّاری مدنی نے شرکائے اجتماع کو قیمتی نکات فراہم کئے نیز دُکاندار اسلامی بھائیوں کو نماز کے احکامات سکھائے گئے اور مدنی قاعدہ کی مشق بھی کروائی گئی۔

مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد میں ہونے والے مدنی کام

○ 3 اکتوبر 2019ء بروز جمعرات کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری مدظلہ العالی نے "مُردے کی بے بسی" کے موضوع پر بیان فرمایا۔ اجتماعِ پاک میں فیصل آباد اور اس کے اطراف سے جوق در جوق عاشقانِ رسول شریک ہوئے، نگرانِ شوریٰ کی فیصل آباد آمد پر اسلامی بھائیوں کا ایسا جمِ غفیر اُمنڈ آیا کہ مسجد اور بیسمنٹ میں جگہ کم پڑ گئی جس کے بعد شرکا نے سڑکوں پر جمع ہوکر نگرانِ شوریٰ کا بیان سنا ○ مجلس جامعۃُ المدینہ کے تحت اہم مدنی مشورہ ہوا جس میں فیصل آباد ریجن کے تمام جامعاتُ المدینہ کے ناظمین اور اساتذۂ کرام نے شرکت کی۔ نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی شاہد عطّاری نے اسلامی بھائیوں کو ذہن دیا کہ وہ اطراف کے گاؤں کی جانب مدنی قافلوں میں سفر کریں، گھر گھر جا کر

نیکی کی دعوت کو پھیلائیں اور بچوں کو جامعۃ المدینہ میں داخلہ دلوانے کے متعلق اسلامی بھائیوں کو ذہن دیں ○ مجلس ائمہ مساجد کا اجلاس ہوا جس میں رکنِ شوریٰ محمد اسد عطاری مدنی نے عاشقانِ رسول کی تربیت فرمائی اور انہیں مسجد بھرو تحریک کے حوالے سے اہم تجاویز دیں۔ نگران پاکستان انتظامی کابینہ نے بھی شُرکا کی تربیت فرمائی۔

زلزلہ زدگان کے درمیان امدادی کاروائیاں 24 ستمبر 2019ء کو کشمیر اور اسلام آباد سمیت پاکستان کے مختلف شہروں میں شدید زلزلہ آیا، جس کے باعث کافی جانی ومالی نقصان ہوا۔ اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک ویڈیو پیغام جاری کیا جس میں آپ نے زخمیوں کے لئے دعائے صحت و رانتقال کرنے والے مسلمانوں کیلئے دعائے مغفرت فرمائی، نیز ذمہ داران دعوتِ اسلامی کو ہدایات جاری کیں کہ زلزلہ زدگان کی فوری امداد کی جائے۔ امیرِ اہلِ سنّت کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے "جاتلاں کشمیر" میں قائم دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ریلیف کیمپ قائم کردیا گیا جہاں سے زلزلہ متأثرین کی امداد کیلئے کھانا، پینے کا صاف پانی اور راشن کی تقسیم کا سلسلہ جاری ہے جبکہ متأثرین کے گھروں پر ٹرکوں میں بھر کر امدادی اشیاء بھی پہنچائی جارہی ہیں۔

اعراس بزرگانِ دین پر مجلس مزارات و دیگر مدنی کام

اس مجلس کے ذمہ داران نے محرم الحرام 1441ھ میں 14 بزرگانِ دین کے سالانہ اعراس میں شرکت کی، چند نام یہ ہیں: ○ حضرت بابا بلھے شاہ (قصور) ○ حضرت سلطان باہو (جھنگ) ○ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر (پاکپتن) ○ حضرت امام علی الحق شہید (سیالکوٹ، پنجاب) ○ حضرت سید محسن شاہ بخاری البلاوی (ننگری، بلوچستان) ○ حضرت سید علامہ شاہ تراب الحق قادری (جوڑیا بازار کراچی) ○ مفتیِ دعوتِ اسلامی حاجی محمد فاروق عطاری مدنی (صحرائے مدینہ کراچی) رحمۃ اللہ علیہم۔ مجلس مزاراتِ اولیا کے تحت مزارات پر قراٰن خوانی ہوئی جس میں تقریباً 1800 عاشقانِ رسول شریک ہوئے، 250 عاشقانِ رسول پر مشتمل 30 مدنی قافلوں کی آمد کا سلسلہ رہا، محافلِ نعت کا سلسلہ بھی ہوا جن میں تقریباً 2500 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، اس کے علاوہ 120 مدنی حلقوں، 90 مدنی دوروں، 1350 چوک درسوں اور سینکڑوں زائرین پر انفرادی کوشش کے ذریعے نماز اور سنّتوں پر عمل کی دعوت دی گئی۔

مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں اس مجلس کے تحت محرم الحرام 1441ھ میں پاکستان بھر میں تقریباً 105 محارِم اجتماعات ہوئے جن میں کم و بیش 1206 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، مدنی انعامات کے 400 رسائل تقسیم کئے گئے اور مبلغین دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش سے 1705 اسلامی بھائیوں نے تین دن کے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کی۔

شیخ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطاری کے والدِ محترم کے انتقال پر اظہارِ تعزیت

رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطاری کے والدِ محترم حاجی یعقوب گنگ علالت کے بعد 30 ستمبر 2019، بروز پیر رضائے الٰہی سے انتقال کرگئے۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ادا کی گئی جس میں علماومفتیانِ کرام اور کئی اراکینِ شوریٰ سمیت ہزاروں افراد شریک ہوئے۔ نمازِ جنازہ کے بعد امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے بیرونِ ملک سے بذریعہ ٹیلی فون قیمتی نکات عطا کئے اور دعا فرمائی۔ مرحوم کے سوئم کے سلسلے میں 02 اکتوبر 2019، بروز بدھ بعد نمازِ عشا جامع مسجد میمن پہاڑی والی تیل چورنگی کراچی میں محفلِ پاک کا انعقاد کیا گیا جس میں شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری مدظلہ العالی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔

ایصالِ ثواب اجتماع اور مفتی ہاشم عطاری مدظلہ العالی کا خصوصی بیان

لاہور کی ایک مسجد میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطاری اور لاہور کے مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد ثوبان عطاری کے والد کے ایصالِ ثواب کے لئے اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں اساتذہ، پروفیشنلز، اسکولوں کے پرنسپلز، اہلِ علاقہ اور دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ اجتماع پاک میں استاذُ الحدیث مفتی ہاشم خان عطاری مدنی مدظلہ العالی نے ایصالِ ثواب کے عنوان پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا۔

اسلامی بہنوں کی پاکستان کی مدنی خبریں

شعبۂ تعلیم: 1 اکتوبر 2019ء میں اسلامی بہنوں کی مجلس رابطہ وشعبۂ تعلیم کے تحت دھوراجی کالونی کراچی میں نعت خواں اسلامی بہنوں کے لئے سنّتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا۔ مجلسِ رابطہ وشعبۂ تعلیم ذمہ دار (عالمی سطح) نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور صاحبزادی عطّار سلمہا الغفار نے دعا فرمائی۔ اجتماع کے اختتام پر کئی اسلامی بہنوں نے آن لائن فرض علوم کورسز کرنے اور قراٰنِ کریم تجوید سے پڑھنے کی نیتیں کیں۔ **مدرسۃ المدینہ آن لائن کی نئی برانچ کا آغاز:** بہاولپور شہر میں 5 اکتوبر 2019ء کو 6 نئے مدارس المدینہ آن لائن للبنات کا آغاز ہوا جن کے ذریعے بہت سی طالبات درسِ نظامی اور دیگر اسلامی کورسز کرسکیں گی۔ **مجلس رابطہ کی مدنی خبریں:** اسلامی بہنوں کی مجالس میں ایک مجلسِ رابطہ بھی ہے جس کے مدنی کاموں میں ایک کام شخصیات اسلامی بہنوں سے ملاقات کرنا بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت 1 اکتوبر 2019ء میں لطیف آباد حیدر آباد میں HESCO Officer کی رہائش گاہ پر سنّتوں بھرا اجتماع برائے شخصیات منعقد کیا گیا جس میں اہلِ ثروت خواتین نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اجتماع کے آخر میں شُرَکا کو مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کتب ورسائل بھی پیش کئے گئے ○ فیصل آباد میں مجلسِ وُکَلا کی ذمہ دار اسلامی بہن نے فیصل آباد بار اینڈ لا اکیڈمی Faisalabad Bar and Law Academy سے منسلک ایک خاتون ایڈووکیٹ سے ان کے ادارے میں جاکر ملاقات کی اور انہیں دعوتِ اسلامی کی خدماتِ دینیہ سے متعلق آگاہی فراہم کی۔ خاتون ایڈووکیٹ نے فیصل آباد بار اکیڈمی میں مدنی حلقے کا آغاز کرنے کی نیت بھی کی ○ مجلس رابطہ برائے شوبز کے تحت کراچی میں ذمہ دار اسلامی بہن نے پاکستان کی شوبز سے وابستہ خواتین سے ملاقاتیں کیں اور انہیں مدنی رسائل تحفے میں پیش کئے گئے۔ **کورسز:** دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی انعامات کے تحت اکتوبر 2019ء میں پاکستان کے صوبہ سندھ، پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں 39 مقامات پر 3 گھنٹے کے "مدنی انعامات اجتماعات" منعقد ہوئے جن میں 36 ہزار سے زائد اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مبلغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور شُرَکا کو مدنی انعامات پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی ○ ملیر کراچی میں 26 ستمبر 2019ء سے فیضانِ قراٰن وسنّت کورس کے درجات (Classes) کا آغاز ہوا جن میں کئی اسلامی بہنیں شرکت کی سعادت پارہی ہیں ○ مجلس مختصر کورسز (للبنات) کے تحت 12 ستمبر 2019ء سے پاکستان کے مختلف شہروں کراچی، حیدرآباد، فیصل آباد، اسلام آباد، ملتان اور لاہور میں شادی شدہ اسلامی بہنوں کے لئے اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرنے کے حوالے سے تین دن پر مشتمل ایک منفرد کورس بنام "تربیتِ اولاد کورس" ہوا جس میں اسلامی بہنوں کو تربیت دی گئی کہ اپنی اولاد کو کس طرح دین کی طرف راغب کریں اور ان کی دینی تربیت کس طرح کی جائے؟ ○ 17 ستمبر 2019ء سے پاکستان کے مختلف شہروں کراچی، حیدرآباد، فیصل آباد، اسلام آباد، ملتان اور لاہور میں "فیضانِ عمرہ کورس" منعقد ہوا جس میں اسلامی بہنوں کو عمرے کی ادائیگی کا طریقہ بیان کیا گیا۔ **ذمہ دار اسلامی بہنوں کا سنّتوں بھرا اجتماع:** دعوتِ اسلامی کے تحت کراچی کے علاقے پی آئی بی کالونی میں 15 ستمبر

جواب دیجئے! ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ

سوال 01: حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ امّتِ محمدیہ کا یوسف کسے کہتے تھے؟

سوال 02: غوث پاک کتنے سال تک لوگوں کو وعظ و نصیحت فرماتے رہے؟

● جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ● کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے۔ ● یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بناکر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734
جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ [illegible]

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی کراچی

(ان سوالات کے جوابات ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

2019ء سے دعوتِ اسلامی کی ذمہ دار اسلامی بہنوں کا تین دن کا سنتوں بھرا اجتماع ہوا دورانِ اجتماع رکنِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی نے پردے میں موجود اسلامی بہنوں کے درمیان بذریعہ انٹرنیٹ سنتوں بھرا بیان فرمایا اور انہیں دارُ المدینہ للبنات پاکستان کے نظام کو مضبوط بنانے اور اپنے شعبے میں مدنی کاموں کو مضبوط کرنے کے متعلق قیمتی نکات بیان کئے۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

کورسز: • مجلس شارٹ کورسز کے تحت 3 اکتوبر 2019ء سے جرمنی میں آٹھ دن پر مشتمل ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع کورس کا آغاز ہوا جس میں شریک ذمہ دار اسلامی بہنوں کی ہفتہ وار اجتماعِ پاک کے انتظامات چلانے کے متعلق تربیت کی گئی • 10 اکتوبر 2019ء سے بنگلہ دیش کے شہر سید پور میں "آیئے اپنی نماز درست کیجئے کورس" کے دو درجے شروع ہوئے جن میں مقامی اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت پائی • مجلس آن لائن شارٹ کورسز کے تحت 7 اکتوبر 2019ء کو آئرلینڈ میں 12 دن پر مشتمل انگلش کورس "Let's Reform our Prayers" کا آغاز ہوا • 9 اکتوبر 2019ء کو ریاض عرب شریف میں 5 دن پر مشتمل کورس "زندگی پُرسکون بنایئے" کا سلسلہ ہوا • ممبئی ہند میں قائم دارُ المدینہ للبنات میں مجلس مدرسۃ المدینہ للبنات کے تحت 26 دن کا "ناظرہ رہائشی کورس" ہوا جس میں ہند کے مختلف شہروں سے اسلامی بہنوں نے شرکت کی اور مکمل قراٰنِ کریم تجوید و مخارج کے ساتھ سیکھنے اور پڑھنے کی سعادت حاصل کی نیز فقہی مسائل و نماز کے فرائض و واجبات اور دیگر شرعی مسائل سیکھنے کی سعادت حاصل کی نیز کورس کے اختتام پر اسلامی بہنوں نے اچھی اچھی نیتیں کیں۔

مدنی انعامات اجتماعات: • شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اسلامی بہنوں کے 63 مدنی انعامات کو اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے ہند کے مختلف شہروں (بریلی شریف، ممبئی، ناگپور، بھنڈارہ، آکولہ، بستی، سرسی، حیدرآباد، مراد آباد، کانپور، گوپی گنج، فتح پور، شاہ جہاں پور، آگرہ، گورکھپور، جامنگر، احمد آباد، کوٹہ، دہلی سمیت دیگر شہروں)، U.K کے شہروں برمنگھم، برسٹل، اسٹوک، لیسٹر، ڈربی، پیٹر بورو اور برٹن میں ساڑھے تین گھنٹے کے مدنی انعامات اجتماعات ہوئے جن میں تقریباً 2970 اسلامی بہنوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔

کفن دفن اجتماعات: اسلامی بہنوں کو شرعی طریقے کے مطابق میت کا کفن دفن وغیرہ سکھانے کے لئے ستمبر 2019ء میں ہند کے شہروں (اجمیر، سانگلہ، چِتّر پور، بیاور، جودھپور، بیکانیر، اوڈافون، بروڈہ، مدینہ گام، بھوج، نالیا، آنند کھمبات، بھروچ، جمشید پور وغیرہ) اور U.K کے شہروں (لیوٹن، نوٹنگھم، برٹن، بلیک برن، سلاؤ، ایکر نگٹن، لنکاشائر، کوونٹری، ویسٹ مڈلینڈ) میں کفن دفن اجتماعات ہوئے جن میں سینکڑوں اسلامی بہنوں نے شرکت کی اور کفن دفن کا درست طریقہ سیکھا۔

جواب یہاں لکھئے

ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ

جواب(1): ....

جواب(2): ....

نام: .... ولد: ....

مکمل پتا: ....

....

فون نمبر: ....

نوٹ: ایک سے زائد درست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

بقیہ: نمازی بڑھانے کے نسخے (بیک ٹائٹل)

◆ بعض مساجد میں شرعی طور پر معذور نمازیوں کے لئے کرسیوں کا اہتمام ہوتا ہے لیکن کئی لوگ ان کرسیوں پر بیٹھ نہیں پاتے، بعض اوقات کرسی کی سختی بیٹھنے والے کو کافی پریشان کرتی ہے، جس سے بالخصوص بڑی عمر کے نمازی آزمائش کا شکار ہوتے ہیں، لہٰذا سستی اور غیر معیاری کرسیوں کے بجائے "اچھے گدّوں والی کرسیاں" رکھی جائیں ◆ جہاں جہاں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں وہاں کچھ زیادہ تعداد میں "آرام دہ کرسیاں" رکھی جائیں، مگر جو نیچے بیٹھ سکتا ہو اسے پیچھے ہی بیٹھنا چاہئے ◆ گاؤں دیہاتوں وغیرہ میں جہاں جہاں دعوتِ اسلامی کے قافلے سفر کرتے ہیں اگر وہاں واش رُوم یا وُضو خانے کا مناسب بندوبست نہ ہو تو ممکنہ صورت میں قافلے والے اسلامی بھائی آپس میں رقم ملا کر یہ کام کروالیں، اس سے وہاں کے نمازیوں کے ساتھ ساتھ آئندہ قافلے والوں کے لئے بھی آسانی ہو جائے گی (مشورہ: جب بھی وُضو خانہ بنانا ہو تو اسے بہتر انداز میں بنانے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رسالے "وُضو کا طریقہ" کے بیک ٹائٹل پر اس کا نقشہ دیکھ لیجئے) ◆ یاد رکھئے! سہولیات دینے کے ذریعے اگر کوئی نمازی بنتا ہے تو یہ گھاٹے کا سودا نہیں بلکہ آخرت میں نفع ہی نفع ہے ◆ اسلامی بہنوں کے جہاں جہاں اجتماعات اور رہائشی کورس ہوتے ہیں وہاں بھی حسبِ موقع مشاورتوں (Counselling) کے ساتھ "مذکورہ سہولیات" مہیا کی جائیں۔ اللہ کرے کہ ہمارا بچّہ بچّہ اللہ پاک کا نام لینے والا بن جائے، ہماری مسجدیں آباد ہو جائیں، مسلمان نمازی بن جائیں اور سنّتوں پر عمل کو اپنا معمول بنالیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: یہ مضمون 8 محرم الحرام 1441ھ کے مدنی مذاکرے سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو چیک کروانے کے بعد پیش کیا جارہا ہے۔

نوٹ: مفتیانِ اہلِ سنّت سے راہنمائی لئے بغیر مساجد میں کسی قسم کی توڑ پھوڑ یا اضافی خرچ نہ کیا جائے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے دارالافتاء اہلِ سنّت سے شرعی راہنمائی کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیجئے: 03117864100 (صبح 10:00 تا شام 4:00، چھٹی: جمعۃ المبارک)

نمازی بڑھانے کے نسخے

اَز: امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

گناہوں کا سیلاب زوروں پر ہے، لوگ گناہوں کے مقامات کے قریب اور علمِ دین سکھانے والے مقامات اور مساجد سے دُور ہوتے چلے جارہے ہیں، پہلے مسجد کچی (یعنی مٹی کی دیواروں والی) بھی ہوتی تھی تو بھی نمازی عموماً پکے ہوتے تھے اور اب، وہ دور آیا کہ مسجدیں تو سیمنٹ، سریا اور ماربل وغیرہ سے پکی بنی ہوتی ہیں لیکن نمازی کچے دکھائی دیتے ہیں، مگر جسے اللہ بچائے۔ فتنوں سے بھرے اس دور میں بہت سارے مسلمان تو ویسے ہی مساجد میں نماز کیلئے نہیں آتے اور جو آتے ہیں انہیں مساجد میں ضروریات اور سہولیات (Facilities) عموماً کم یا غیر معیاری ملتی ہیں جس کی وجہ سے نفس و شیطان کو انہیں مسجد سے بھگانا آسان ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مساجد کی خدمت کی سعادت پانے والے عاشقانِ رسول سے گزارش ہے کہ مولا کریم آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائے، نمازیوں کو مزید آسانیاں فراہم کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ نمازی بڑھیں گے اور باجماعت نماز کے پابند بنیں گے، یوں آپ کیلئے ثوابِ جاریہ میں اضافہ ہو جائے گا۔ نمازی بڑھانے کیلئے عاشقانِ رسول کے دارُ الافتاء سے شرعی راہنمائی لینے کے بعد ہی ان نسخوں پر عمل کیا جائے۔ ◆ دنیا کا موسم عجیب و غریب کروٹیں لے رہا ہے جسے گلوبل وارمنگ (Global warming) کہا جارہا ہے، جیسی گرمی اب پڑ رہی ہے پہلے نہیں ہوتی تھی، لہٰذا جن کے یہاں ممکن ہو وہ اپنی مسجد میں "اے سی" لگوا لیں ◆ ٹھنڈے موسم میں فرش پر ایسی موٹی دری یا قدرے پتلا کارپٹ بچھائیں جس پر سجدے میں پیشانی بآسانی جم سکے ◆ وُضو خانے کے نل وغیرہ کو درست رکھیں، ہاتھ دھونے کیلئے صابن وغیرہ کا بھی اہتمام رکھئے ◆ وُضو خانے میں کھارے کے بجائے "میٹھا پانی" ہو ◆ مساجد کے استنجا خانوں (Toilets) کو بناوٹ اور صفائی کے اعتبار سے بہتر کروا لیا جائے اور جہاں نمازیوں کی آمد و رفت زیادہ ہو وہاں "استنجا خانوں کی صفائی" کیلئے خاص طور پر کسی شخص کو مقرّر کیا جائے جو لوگوں کا رش ختم ہو جانے کے بعد صفائی ستھرائی کرتا رہے ◆ کئی لوگ ڈبلیو سی کے ذریعے استنجا نہیں کر پاتے بلکہ انہیں "کموڈ" کی حاجت ہوتی ہے، لہٰذا ضرورت کے مطابق ہر مسجد میں کم از کم ایک کشادہ اور بڑے سائز کا کموڈ ہونا چاہئے، اس کا سوراخ بھی پچھلی سائیڈ پر ہو، اور دروازے کے باہر اس کی نشانی بھی لگی ہو، تالا لگانے کے بجائے اسے کھلا رکھئے ◆ سنا ہے کہ باہر ممالک میں "مساجد کے باہر نمازیوں کے بیٹھنے کیلئے ایک مخصوص جگہ" بنی ہوتی اور کرسیاں (Chairs) رکھی ہوتی ہیں، جہاں عموماً بڑی عمر کے نمازی حضرات (جن کے لئے بار بار گھر جانا اور آنا مشکل ہوتا ہے، وہ) عصر و مغرب کے بعد بیٹھے اگلی نماز کا انتظار کرتے ہیں، بلکہ کہیں تو "فریج" کا بھی انتظام ہوتا ہے، اس میں نمازیوں کیلئے پانی وغیرہ رکھا ہوتا ہے، یہ اچھا انداز ہے جہاں ممکن ہو کسی عاشقِ رسول مفتی صاحب سے اجازت لے کر اسے بھی اپنایا جائے ◆ بالخصوص سردیوں میں عشا کی نماز کے بعد نمازیوں کیلئے "چائے" کا انتظام کیا جاسکتا ہے مگر اس کے لئے الگ سے چندہ کیا جائے (بقیہ اندرونی جانب)

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net